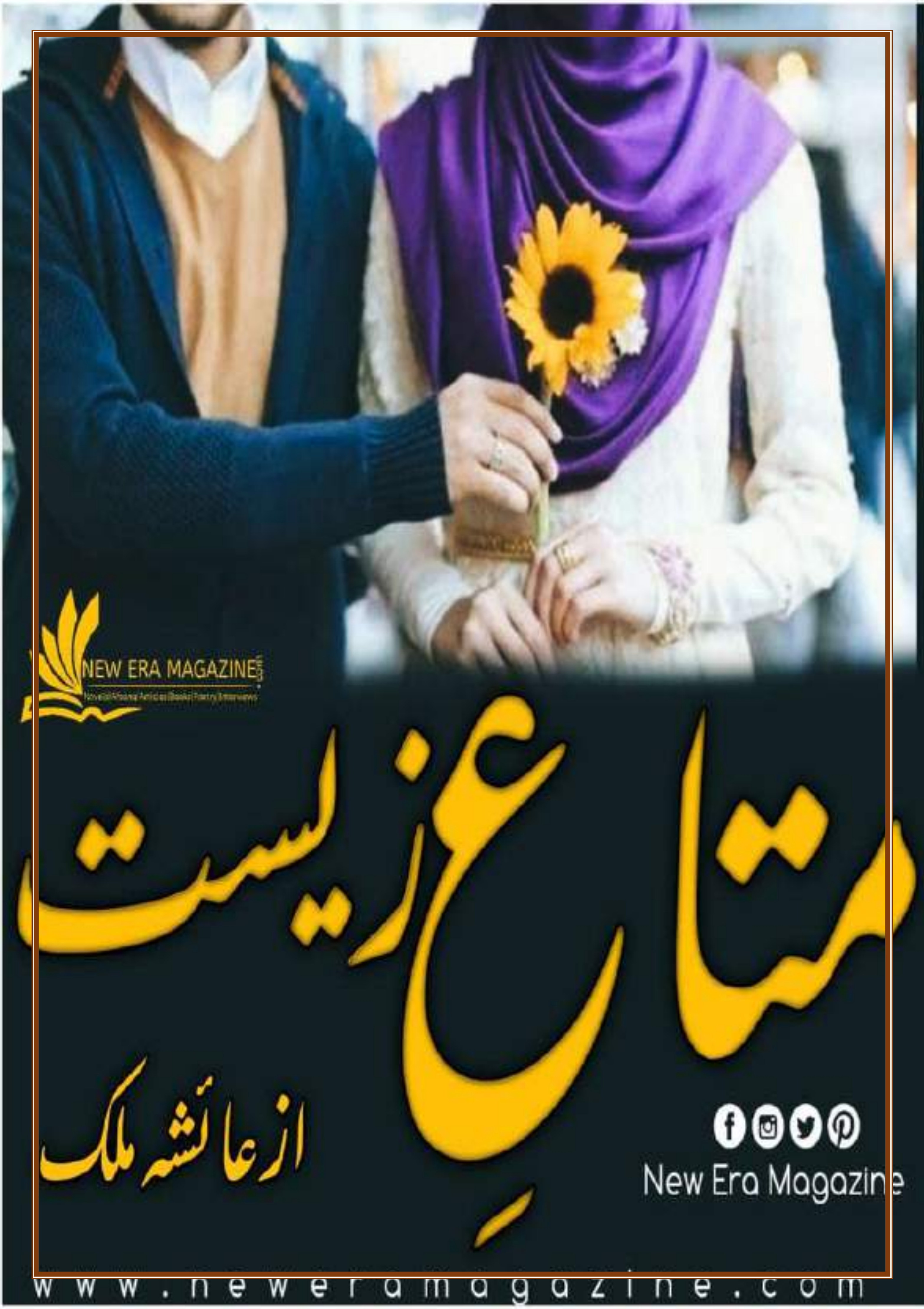
NEW ERA MAGAZINE
متاعِ زیست
از عائشہ ملک
New Era Magazine
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

متاعِ زیست

از عائشہ ملک

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

موسم کھلا کھلا تھا، یہ مارچ کے مہینے کی ایک خوبصورت صبح تھی. وہ دونوں اس وقت ایک پارک میں موجود بینچ پر آمنے سامنے بیٹھے تھے ....

وہ کالے رنگ کے لباس میں ملبوس اسے ایک معصوم سی جاپانی گڑیا لگ رہی تھی. جو اپنے ہاتھوں پہ نظریں گاڑیں جانے کس سوچ میں گم تھی . ....

پھر ایک دم اپنی گود میں دھرے ہاتھوں پر سے نظریں ہٹائے وہ اب اس کی طرف دیکھنے لگی، ایسے جیسے کچھ کہنے والی ہو ....

"اک بات بولوں، اچھا پوچھوں تم سے؟"

عنم نے بہت مان سے کہا تھا، آنکھوں میں جہاں بھر کی معصومیت تھی...

"بالکل بھی نہیں". اس نے فوراً سے پیشتر ہی صاف صاف منع کر دیا.....

"اففففففففففف ہوووووووو، کیا ہے آریان". اس نے چڑتے ہوئے کہا تھا .

"تم سے بے پناہ، بے تحاشا اور بے حد عشق. ...."

آریان نے اتنے ہی پر سکون انداز میں جواب دیا ....

"جی جی وہ تو آ رہا ہے نا مجھے اچھے سے نظر، نہیں مطلب کیا ہاں، اب میں بولوں بھی نہ.

جاؤمیں اب نہیں بولتی، کوئی بات بھی نہیں کروں گی، دیکھ لینا. ترس جاؤگے میرے منہ سے ایک لفظ سننے کے لیئے تم. بہت بولتی ہوں نامیں، جس دن میں چپ ہو گئی نا تمہیں لگ پتا جائے گا"

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا ...

وہ خاموشی سے اس نان سٹاپ بولنے والی لڑکی کو دیکھ رہا تھا، جس کی آنکھیں، باتیں اور دل بیک وقت الگ الگ سمتوں کا سفر طے کیا کرتے تھے...

وہ کہتی کچھ، کرتی کچھ اور چاہتی کچھ اور ہی تھی. وہ ایسی ہی تھی، معصوم بچوں کے جیسی، ذرا سی بات پہ روٹھ جانے والی، پھر اگلے ہی لمحے سب بھلا کر پہلے سی ہو جانے والی .

¤¤¤

یہ پنجاب یونیورسٹی کے مین کیفے کا منظر تھا، جہاں روز کی طرح آج بھی کافی رش تھا. وہ اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ اک ٹیبل پر موجود اپنے کھانے کے دیئے آرڈر کا انتظار کر رہی تھی.....

ہر تھوڑی دیر بعد وہ موبائل پر نظر ڈالتی اور وقت دیکھتی، ویٹر تھا کہ آنے کا نام نہیں لے رہا تھا اور اس کا دھیان تھا جو پیچھے لیب میں اپنے ادھورے چھوڑے ایکسپیریمنٹ پہ تھا .....

"افففففف ہووووو، یہ کھانا تو آنا نہیں ہے، اتنی دیر میں تو میں ہاسٹل جا کر کھانا کھا کر بھی آجاتی. لیب میں میرا ایکسپیریمنٹ بھی مکمل ہونے والا ہو گا ...... "

اسے انتظار سے سخت چڑ تھی. اب مسلسل پندرہ منٹ سے جو غصہ دبائے بیٹھی تھی اب پھٹ پڑی .

"کیا ہو گیا ہے ہاں؟ اتنی بھی کیا دیر ہو گئی ہے، ابھی اگلی کلاس شروع ہونے میں کافی وقت پڑا ہے. اور اتنی گرمی میں چل کر ہاسٹل جا کر آنے کی ہمت مجھ میں تو نہیں ہے"

اس کی دوستوں میں سے ایک بولی تھی .....

کہہ تو وہ سچ ہی رہی تھی، کچھ سوچ کر وہ خاموش ہو گئی، آخر ہاسٹل میں کون سا مرغ مسلم اس کا انتظار کر رہا تھا، آج منگل تھا، یعنی کہ گو بھی ڈے، آج کا ہاسٹل کا مینو اسے سخت ناپسند تھا. اس نے دنوں کے نام اپنے ہاسٹل کے مینو کے مطابق رکھے ہوئے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھے .....

اوہ شکر ہے بریانی آگئی، سوچوں کا سلسلہ توڑا اور فوراً سے پیشتر موڈ بحال کیا. وہ ایسے ہو گئی جیسے کچھ بھی نہیں ہوا تھا . کلاس، ہاسٹل، لیب سب بھول گیا، یاد رہی تو بس بریانی.....وہ ایسی ہی تھی، پل میں تولہ پل میں ماشہ۔

¤¤¤

"او میرے خدا، اب کچھ بولو بھی، تمہیں پتا ہے نا کہ میں ناراض ہوں تم سے"

وہ جو کب سے بولے چلے جا رہی تھی، اچانک چپ ہوئی ..

"ہاں ں ں بالکل، اور یہ بھی کہ اب تم مجھے مناؤ گی ہمیشہ کے جیسے، میرے ہی کان پکڑ کر، مجھ سے سوری بلوانے کے بعد. ہیں نا "!

آریان نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا. وہ بھلا کب پیچھے رہنے والوں میں سے تھا.....

"ہاں تو غلطی بھی تو آپ کی ہے نا. آپ نے میری بات نہیں سنی اور نہ ہی میرے سوال کا جواب دیا ....."

وہ کب تم سے آپ پہ آجاتی اور کب پھر سے واپس تم پہ چلی جاتی، وہ آج تک جاننے سے

قاصر تھا .

"ویسے بتاؤ تو سہی کہ میں نے تمہارے کون سے سوال کا جواب نہ دے کر گستاخی کی ہے......"

وہ سچ میں حیران تھا کیونکہ اس کے مطابق وہ عنم کی ہر ایک بات ہمہ تن گوش گزار کرتا تھا، نہ صرف یہ بلکہ اسے تو اپنی اس پاگل کی سبھی باتیں من و عن یاد ہوتی تھیں....

"وہی جو میں ابھی پوچھنے والی تھی اور تم نے پہلے ہی منع کر دیا. چلو چھوڑو، اب تو میں بھول بھی گی کہ میں پوچھنے کیا والی تھی...."

وہ سر پکڑے بیٹھ گیا یہ سوچ کر کہ یہ پاگل اس سے لڑ کیوں رہی تھی، یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی تو اسے کیا خاک خبر ہونے تھی.....

پر ایک بات تو طے تھی کہ اسے وہ ہر حال میں پسند تھی. لڑنے والی، جھگڑنے والی، بہت بولنے والی، ناراض ہونے والی، ڈانٹنے والی، سمجھانے والی اور ہنسنے اور ہنسانے والی۔......

اتنے میں اس کا فون بجنے لگا. آریان کے چہرے کے بدلتے خدوخال دیکھتے ہی وہ سمجھ

گئی تھی کہ بات کی نوعیت کیا ہو سکتی ہے۔فون پہ بات کرنے کی غرض سے وہ اس سے کچھ دور فاصلے پہ جا پہنچا تھا، جہاں اسے بات کرتے ہوئے یقین تھا کہ آواز محدود رہے گی۔اگلے دو سے تین منٹ اپنی بات مکمل کرنے کے بعد وہ لوٹ آیا۔وہ جانتا تھا کہ اس کے سامنے بیٹھی یہ لڑکی اس سے کوئی سوال نہیں پوچھے گی،اور آج سے قبل کب اس کے اندازے غلط ہوئے تھے جو آج ہوتے،اور یہ تو پھر اس کا یقین تھا .....

"مجھے جانا ہو گا،ابھی، تم چلی جاؤ گی خود یا چھوڑ آؤں پہلے تمہیں؟"

"چھوڑنا ضروری ہے کیا؟"

وہ ایک دم اداس ہو گئی تھی۔وہ آریان کی بات میں سے کوئی اور ہی مطلب نکال چکی تھی........

ہاں اس کام میں تو وہ ماہر تھی، خود ہی خود سوچ کر، کسی بھی بات کو پکڑ کر اس میں سے سوال بنا کر کے خود سے ان کے جواب دینے والی......

وہ عنم کی نیچر سے اچھی طرح واقف تھا،اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً اس فضول عادت سے چڑ چکا ہوتا.......

مگراس کی جگہ کوئی اور ہوتا ہی کیوں، کوئی اور ہو بھی کیسے سکتا تھا.......۔

"جانتی ہو نا کہ تم میری متاعِ زیست ہو، اور جب تک زیست ہے تب تک تو مجھ سے چھٹکارا حاصل کرنا ذرا مشکل ہے. اور وہ کیا ہے نا کہ یہ کام صرف ایک ہی صورت میں ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ نہیں ......"

وہ جانتی تھی کہ کہ اب آگے وہ کیا کہنے والا ہے، اور یہ سب وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی، سننا تو در کنار....

اس لیئے فوراً آریان کی بات کاٹ کر بولی.....

"میں چلی جاؤں گی، آپ فکر نہ کریں"

وہ بینچ سے اٹھ کھڑی ہوئی......

"تمہارے پاس دو منٹ ہیں "

آریان یہ کہہ کر خاموشی سے عنم کے سامنے کھڑا ہو گیا. وہ آنکھیں بند کیئے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہی تھی، آگے بڑھ کر اسکے قریب ہوئی اور اس کے چہرے پر پھونکا،

"اپنا بہت سا خیال رکھیے گا ...."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہمیشہ کی طرح بس مسکرا کے رہ گیا تھا. ...

اچھا چلو پھر، میں نکلتا ہوں، تمہیں سٹاپ تک چھوڑ کے، وہ بنا کچھ بھی کہے آریان کے ساتھ چل پڑی

¤¤¤

بریانی ختم ہونے تک وہ پھر سے پہلے جیسی ہو گئی تھی. وہ ایک وقت میں ایک ساتھ بہت سے کام اکٹھے کرنے والوں میں سے تھی اور یہی وجہ تھی کہ اس کا دماغ ہر وقت کسی نہ کسی سوچ میں گم ہوتا تھا....

"اس ویک اینڈ تم میں سے کسی نے گھر تو نہیں جانا؟ "

اب وہ پلیٹ اک طرف سرکاتے شروع ہوئی تھی، اور بنا اپنے ساتھ بیٹھی تین اور لڑکیوں میں سے کسی کے بھی جواب کا انتظار کیے بولی .....

"وہ کیا ہے کہ جس نے جانا ہے بے شک چلا جائے، میں نے اس ویک اینڈ یہ دو چیپٹرز کرنے ہیں، اگلے مہینے مڈٹرم ہیں، تو بعد میں میرے پاس ٹائم نہیں ہو گا، اور بھی کام ہیں، تم میں سے جس بھی کسی نے سمجھنا ہے تو جمعہ کو شام 5 اور ہفتہ کی صبح 11 بجے

ہاسٹل گراؤنڈ آجانا"۔۔۔۔۔۔۔

وہ بنا کسی کے جواب کا انتظار کیئے ایک بار پھر اپنی بات مکمل کرتی، ٹیبل پر بل رکھتی اپنا بیگ لیئے جاچکی تھی۔۔۔۔۔ ۔

ٹیبل پر موجود اساور، ربیسہ اور ذرفہ اسے جاتا دیکھ رہی تھیں، اس کے سامنے کچھ کہنے کی ہمت تو کسی میں نہیں تھی، کیوں کی لیکچر، اسائنمنٹ، پراجیکٹ سے لے کر شاپنگ تک ہر کام میں انہیں اس مغرور لڑکی کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ تینوں دوست اِس وقت اسلام آباد کے ایک فلیٹ میں موجود تھے۔میز پر کچھ استعمال شدہ ڈسپاسیبل برتن، بچا ہوا کھانا، اور بکھرا کمرہ اب سے کچھ دیر قبل ہونے والی کارروائی کا منہ بولتا ثبوت تھے۔

یہ پارٹی اُن میں سے ایک کے فیئر ویل میں دی گئی تھی، جو اگلی شام کراچی روانہ ہونے والا تھا۔اور اس وقت صوفے پر آڑھا ترچھا لیٹا ہاتھ میں پکڑے پزا کے آخری سلائس سے پوری طرح انصاف کرنے میں مصروف تھا۔

ارحب نے اُس سے روانگی کا وقت کنفرم کیا اور پھر اپنے ساتھ بیٹھے تیسرے دوست کو

مخاطب کرتے ہوئے بولا، "تم ماسیوں والے کام پھر کر لینا، پہلے کل کا پلان ڈسکس کر لیتے ہیں۔"

"میری کل آفس میں ایک اہم میٹنگ ہے، کچھ فورن کلائنٹس کے ساتھ، تو مجھے صبح جلدی نکلنا ہو گا۔ تم کل یونی سے آف لے لینا، اور اس لارڈ صاحب کو ائیر پورٹ ڈراپ کر دینا، میں جلدی فارغ ہو گیا تو وہی ملوں گا تم دونوں کو۔"

عجلان جوان دونوں کا کیا بکھیرا سمیٹنے میں مصروف تھا، اس نئے ملنے والے آرڈر کو لے کر منہ بنا گیا۔

"یار پلاننگ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہاں موجود تمام افراد کی رائے لی جائے، تم نے جب سب کچھ خود ہی طے کرنا ہوتا تو اس سو کالڈ فار میلیٹی کی بھی کیا ضرورت"

۔وہ بیچارا تو بس ان دونوں کے حکم ماننے کے لیئے تھا۔ سوتیلوں والے سلوک پر وہ ہمیشہ ہی نالاں دکھائی دیتا تھا۔

ان دونوں کی نوک جھونک تو روز کے معمول میں سے تھا، اس لیئے ان کی پرواکیئے بناوہ صوفے پر سیدھے ہوتے ہوئے بولا۔

"کراچی میں میرے رکنے کے لیئے فلیٹ کا انتظام ہو جانا چاہیے اب تک ارحب، وہاں مجھے میری ضرورت کی ہر ایک چیز مل جانی چاہیئے، میں تین ہفتوں تک رکوں گا وہاں، ان تین ہفتوں میں مجھے تم دونوں کی کوئی شکایت موصول نہ ہو، وگرنہ حالات کے ذمہ دار تم لوگ خود ہو گے۔ ارحب تم یہاں کے کام نپٹا کر لاہور چلے جانا، اپنا کام ختم کر کے میں بھی وہیں آجاؤں گا۔ عجلان تم یہیں رکو گے، اپنے ایگزامز دے لو پھر اس بارے میں سوچیں گے، تب تک تم بس اپنی آنکھیں، کان اور فون کھلا رکھنا"

آرڈر تو یہ تھا جو وہ لارڈ صاحب ان دونوں کو دے کر نا جانے کہاں جا چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

¤¤¤

اسے گھر واپس آئے تین گھنٹے ہو چکے تھے، مگر وہ اب تک ویسے کی ویسی بیٹھی تھی، اپنی سوچوں میں گم، اپنے بیڈروم میں ہوتے ہوئے بھی کہیں اور۔ بائیں ہاتھ سے مسلسل دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو گھما رہی تھی۔

وہ ایسا لاشعوری طور پر کر رہی تھی۔ یہ انگوٹھی چاندی کی تھی، جس میں پکھراج جڑا تھا۔ جس دن سے اس نے یہ پہنی تھی، یہ اس کی ذات کا حصہ بن گئی تھی۔

سوچیں تھیں کہ ختم ہونے کا نام نہ لے رہی تھیں اور وہ تھی کہ بس سوچے ہی چلے جا رہی تھی، دنیا و مافیا سے بے خبر۔

اتنے میں اس کی چھوٹی بہن اندر آئی، اور اسے یاد دلایا کہ اس کے لائیبریری جانے کا وقت ہو گیا۔ خیالوں میں وہ ایسی گم تھی بھول ہی گئی کہ وہ اپنے گھر سے کافی دور ہر شام لائبریری جاتی تھی۔ پورے دن میں یہ اس کا سب سے پسندیدہ وقت ہوتا تھا کیونکہ یہ اس کا اپنا وقت ہوتا تھا جسے وہ کسی صورت نہ چھوڑ سکتی تھی، نہ کسی سے بانٹ سکتی تھی۔ اب وہ دشمنِ جان کسی میں تو نہیں آتا تھا نا۔ اسے تو حق تھا، اس کے حواسوں پہ سوار ہونے کا. اک وہی، بس وہی تو یہ کر سکتا تھا اور وہ کر چکا تھا۔

نہیں میں نہیں جاؤں گی، مجھے کوئی تنگ نہ کرے، سونا چاہتی ہوں میں۔ وہ اسے سوچنا چاہتی تھی، بس اسے۔ آخر یہ اس کا پسندیدہ مشغلہ بن گیا تھا، کیونکہ وہ اس کا اپنا تھا جسے وہ کسی صورت نہ چھوڑ سکتی تھی، نہ کسی سے بانٹ سکتی تھی۔

¤¤¤

یہ پنجاب یونیورسٹی گرلز ہاسٹل کے فرسٹ فلور کے ایک کمرے کا منظر تھا، جہاں دنیا و مافیا سے بے خبر وہ کانوں میں ہیڈ فونز ڈالے لیپ ٹاپ میں پوری طرح مگن تھی۔ اور

جس وقت وہ اپنا 'می ٹائم' گزار رہی ہو، اس وقت اسے چھیڑنا بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف تھا۔

اس کے بیڈ سے کچھ فاصلے پر ایک اور بیڈ تھا، جو اس کی کلاس فیلو ذرفہ کا تھا۔ ذرفہ کا تعلق اسلام آباد کے متوسط طبقے کے ایک خاندان سے تھا. وہ اپنے دو بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی۔ گھر والوں نے بہت محنت و محبت سے پالا تھا، وہ بہت ذہین تو نہ تھی مگر کافی محنتی تھی۔ کافی خاموش طبع تھی، دل کی بھی بہت اچھی تھی، بس ایک مسئلہ تھا کہ روتی بہت تھی، ذرا سی بات ہوتی نہ تھی اور اس کا رونا شروع۔

اور ان چھ ماہ میں جو انہوں نے ساتھ اس کمرے اور یونیورسٹی میں گزارے، اس کی اچھی خاصی تو نہیں پر کافی بننے لگی تھی اپنی اس سڑو سی روم میٹ سے۔

اس وقت بھی وہ اپنے بیڈ پہ بیٹھے رونے کا شغل فرما رہی تھی، ابھی اسے اپنا رونا شروع کیئے کچھ منٹ ہی ہوئے تھے کہ اس کے برابر والے بیڈ سے کشن اڑتا ہوا اس تک آیا۔

"یارررر تمھارا مسئلہ کیا ہے ہاں؟ اک تو بات ہوتی نہیں ہے اور تمھاری آنکھوں میں موجود پانی کی ٹینکیاں بہنے کو تیار رہتی ہیں۔ اففففففف ہووووو، اوپر سے سوں سوں کر کے اتنا برا روتی ہو، یار رونا ہی ہے تو ذرا طریقے سے رو۔ میرے ڈرامے کا سارا مزہ

کرکراکردیا۔اب بول بھی دو، یہ آنکھیں پھاڑے، منہ کھولے مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟"

وہ جو سانس لینے کو رکی تھی، ایک بار پھر سے اپنی بات مکمل کرنے لگی۔

"اچھا ادھر دیکھو، تمہارے اس منہ پہ نا، نہ تمہارا چشمہ سوٹ کرتا اور نہ ہی یہ آنسو، دیکھو، آلریڈی تم کافی بھاں بھاں کرچکی ہو، اب مجھے بتادو تاکہ تمہارا مسئلہ حل کروں۔ اور میری ابھی دو ایپیسوڈ رہتی ہیں، وہ بھی دیکھنی مجھے۔"

وہ بولے چلے جارہی تھی، بنا اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو بولنے کا موقع دیئے ہوئے۔اور زرفہ بیچاری اپنا رونا بھول کر اس لڑکی کو گھورے جارہی تھی، اور اسے سمجھنے سے قاصر تھی۔ وہ پل میں کچھ اور پل میں کچھ ہو جاتی تھی۔ وہ ایک ہی وقت میں نہ صرف اسے چپ کروا رہی تھی، بلکہ ڈانٹ بھی رہی تھی اور سمجھا بھی۔ اور ایسا صرف وہی کرسکتی تھی۔ کیونکہ وہ اپنی طرز کی ایک ہی تھی۔

وہ اس وقت رپورٹنگ روم میں موجود تھا، اسے کراچی پہنچے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی اور وہ ایئرپورٹ سے سیدھا یہیں آیا تھا۔

"ایجنٹ آر رپورٹنگ سر۔۔۔"

اس نے آتے ہی سیلوٹ کیا،اس وقت اس کمرے میں جو کہ جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس تھا،ایجنٹ آر اور اس کے سینئر آفیسر کے علاوہ دو اور ممبرز تھے جن میں سے ایک سویلین جبکہ دوسرے یونیفارمڈ پرسن تھے۔

وہ اس وقت کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے،اور وہ جانتا تھا کہ اس پریشانی کا سبب کیا ہے؟ان کی ٹیم کا ایک مشن جس پر وہ پچھلے چھ سال سے کام کر رہے تھے،ایک بار پھر اپنی تکمیل کے قریب پہنچ کر بری طرح ناکام ہوا تھا۔یہ مشن گھمبیر صورتحال اختیار کر گیا تھا۔نا صرف یہ، بلکہ ان کی ٹیم کے دو جوان مردوں کی شہادت کی صورت انہیں نا قابلِ تلافی نقصان بھی پہنچایا جا چکا تھا۔

ایک سینئر ایجنٹ ڈی جو پہلے روز سے اس مشن سے جڑے ہوئے تھے،اور دوسرا ایک جونیئر ایجنٹ ایل جسے شاید شہادت نے خود چُنا تھا،ابھی دو ماہ پہلے ہی وہ اِس ٹیم کا حصّہ بنا تھا،اب اُن میں موجود نہ رہے تھے۔

"آخر کیوں سر، کیوں؟ہم اُن کے اتنے پاس آکر بھی کیوں اُن تک نہیں پہنچ پا رہے ؟ وہ ہم سے زیادہ طاقتور نہیں ہیں پھر بھی ہم اُن تک پہنچنے میں ناکام ہیں، کیا ہم واقعی اس

ذمہ داری کے اہل ہیں بھی کہ نہیں؟ ہم اپنے کئی قیمتی جوان کھو چکے ہیں جن میں آج دو اور کا اضافہ ہو گیا ہے "

اُس کی آنکھوں کے سامنے لیپ ٹاپ پر اس کے ٹیم ممبرز کی مسخ شدہ لاشوں کی تصویریں تھیں۔اُس کا خون کھول رہا تھا۔دماغ کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔اور آنکھیں غصّے سے لال تھیں۔اُس نے مُٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔

"کول ڈاؤن جوان، یہ جوش کا نہیں، ہوش کا وقت ہے۔اپنے جذبات کو قابو میں رکھو، کہیں یہ تمہیں اس حال میں نہ پہنچا دیں کہ بعد میں سوائے پچھتاوے کے کچھ نہ بچے۔"

وہ اسے ڈانٹ کر سمجھا رہے تھے، لہجہ البتہ نرم تھا۔

"اب میری بات غور سے سنو، اب ہم اس بساط کو بالکل نئی طرز سے اُن پر ہی اُلٹ دیں گے، اب ان کے حساب کا وقت ہوا چاہتا تھا۔آج اِسی سلسلے میں پلاننگ کے لیئے آپ سب کو یہاں فوری طور پر بلایا گیا ہے "

"آئی ایم سوری سر۔مجھے معاف کر دیں، میں ایک پل کے لیئے ہی سہی پر خود پر قابو نہ رکھ پایا۔مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں اِس کھیل کے لیئے اپنے مہرے بدلنے ہونگے، کہیں نہ کہیں کچھ تو ہے جو ہم مِس کر رہے ہیں، کچھ ایسا جو ہم دیکھنے سے قاصر ہیں، یا شاید

ہمیں گمراہ کرنے کے لیئے کچھ اور دکھایا جارہا ہے۔"

وہ اب پوری توجہ وانہماک سے اگلا لائحہ عمل سوچ رہا تھا۔

¤¤¤

وہ انمول تھی۔اور وہ ایسی کیوں تھی یہ بھی اک معمّہ تھا،جسے اب تک کوئی حل نہ کر پایا تھا،اور کوئی کر بھی کیسے سکتا تھا؟سوال کرنے والوں کو وہ لاجواب کر دیتی تھی،بولنے والوں کی بولتی بند تو باقیوں کے لیئے اس کی ایک گُھوری ہی بہت ہوتی تھی۔بہت بار وہ بِنا اک بھی لفظ کہے اگلے کو اس کی حدود یاد دلا دیا کرتی تھی۔

اپنے اصولوں کی پکی تھی،وہ سب کو پل بھر میں سمجھ جاتی تھی،اور اسے سمجھنا تو دور، سمجھنے کی کوشش کرنا بھی جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔بلا کی ذہین تھی،ہمیشہ سے نہ صرف اساتذہ بلکہ ساتھی طلباء کی بھی پسندیدہ تھی۔کتابوں سے عشق تھا اسے،اور سینکڑوں کُتب اس کی دوست تھیں،دوسروں پہ بھروسہ کرنا،کسی سے دل کا حال کہنا گناہ سمجھتی تھی،دوستی تو پھر بہت خاص رشتہ تھا،اور اس کے لیئے خاص ہونا کون سا آسان کام تھا۔

"وہ کل جو کوئز ہے نا وہ تیار نہیں ہے میرا، اور اسائنمنٹ بھی بنانی رہتی ہے، اتنا عجیب ٹاپک دیا ہے سر نے کہ ڈیٹا ہی نہیں مل رہا"۔ ڈرتے ڈرتے اس نے اپنا مسئلہ پیش کیا۔

"ذری (وہ ذرفہ کو ذری کہا کرتی تھی) پہلی بات تو یہ کہ اپنی سُستی یا کاہلی کی بہانوں سے وضاحت کرنے سے بہتر ہے کہ وہ وقت تم مسئلے کے حل کو تلاش کرنے میں صَرف کرو۔ دوسری بات یہ ہے کہ ٹاپک مشکل نہیں ہے بلکہ تمھاری سَرچ اَپروچ غلط ہے، اگر بس سٹاپ پہ بیٹھ کر تم ایروپلین کا انتظار کرو گی، تو ہو گیا کام۔"

وہ اس سے بات کرنے کے ساتھ ساتھ لیپ ٹاپ پر تیزی سے انگلیاں چلا رہی تھی، ایک پل کے لیئے ٹھہری اور پھر کہنے لگی۔

"میں نے تمھیں ای میل اٹیچمنٹ میں کچھ لنکس بھیجے ہیں، دو ریسرچ اور ایک ریویو آرٹیکلز ہیں، ان سے بن جائے گی تمھاری اسائنمنٹ۔ اور ہاں شام کو نیچے کینٹین سے میرے لئیے فرائز اور مینگو شیک لے کر ٹھیک 5:30 بجے لان میں آ جانا، میں اپنا کوئز ریوائز کروں گی تو تمھیں بھی کروا دوں گی تیار۔ اور ہاں آخری بات، اب اپنی یہ رونی صورت یہاں سے فوراً غائب کرو، مجھے ڈرامہ دیکھنے دو، آج کا کوٹہ ختم، اب اگر روئی تو میرے ہاتھوں مرنے کو تیار رہنا۔۔۔"

عجیب تھی یہ لڑکی، جانے آئیڈیلزم کے کون سے بت تھے، جن کے سوا، اور جن کے پار اسے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ بہت ہنس مکھ تھی، محفل کی جان، ہاں مَن موجی تھی، کب، کہاں، کیسے، کیا کہہ یا کر گزرے، کوئی نہیں جان سکتا تھا۔ کبھی اتنی میٹھی کہ بس اور اگلے ہی لمحے اتنی کڑوی کہ خدا کی پناہ۔۔۔،

ذرفہ انمول کو دیکھتے سوچ رہی تھی۔۔

¤¤¤

"تمہارا اِس بارے میں کیا خیال ہے ایجنٹ آر، اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟" یہ سوال اب اُس سے وہاں بیٹھے یونیفارمڈ پرسن نے کیا۔

"سر مجھے لگتا ہے کہ ہم چاہتے یا نا چاہتے ہوئے بھی اِس مشن میں کئی لوگوں کو شامل کر چکے ہیں، اور کیا وہ سبھی لوگ قابلِ اعتبار ہیں بھی کہ نہیں، یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا ہے، میں اِس کیس کو ڈے ون سے فالو کر رہا ہوں، مجھے شک ہے کہ ہم میں سے ہی کوئی ہے جو ہمارے دشمنوں سے ملا ہوا ہے۔ سر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اپنی تسلی کرنے کا ایک موقع دیجئے، میں انشاءاللہ آپ کو مایوس نہیں کروں گا"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کے چہرے پر بلا کا اعتماد تھا، ایسے جیسے وہ جو کچھ کہہ رہا ہے، محض شک نہیں ہے، بلکہ وہ اِس بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔

وہاں بیٹھے تینوں نفوس اب اسے غور سے سُن رہے تھے، کیونکہ اُس کا پختہ انداز انہیں اس بات کو نئے سرے سے سوچنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"میں چاہ کر آفیشلی تمہیں ابھی اِس مشن کا حصّہ نہیں بنا سکتا، کیونکہ تم ابھی ابھی اپنا پچھلا مشن مکمل کر کے آئے ہو، اور فوراً ہی تمہیں اگلا مشن نہیں سونپا جا سکتا۔ اور ویسے بھی ہم فی الحال اِس پر وقتی طور پر کام روک رہے ہیں، ہمارے دشمنوں کو اُن کی جیت کا یقین ہونے دو، ہم اپنا اگلا وار اب پوری تیاری کے بعد تب کریں گے جب ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو گا۔ اِس وقت تمہیں یہاں بُلانے کا مقصد چیلنجنگ سٹریٹیجی اور پلاننگ میں تمہاری رائے لینا تھا۔ کیونکہ تم ہماری آن گراؤنڈ ٹیم کے علاوہ پلاننگ ٹیم ممبر بھی ہو۔ "

اب کے بار اُس کے سینئر آفیسر بولے تھے۔

"ہاں تمہارے جذبہ شوق کی قدر کرتے ہوئے، میں اَن آفیشلی تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم اپنے تئیں اس پر کام کر سکتے ہو، پر یاد رہے، ہر بار کی طرح کچھ اُصول و

ضوابط ہونگے، جن پر کسی صورت کمپرومائز نہیں کیا جائے گا۔"

وہ ہمہ تن گوش اپنے آفیسر کے آرڈر کو سُن رہا تھا۔

"تمہارے ذِمّے کاموں میں سے کوئی بھی کام متاثر نہیں ہونا چاہیے، آفیشل کام کے لئیے تمہیں جب جہاں بُلایا گیا، تمہیں آنا ہو گا۔اپنی آفیشل ڈیوٹی کے لئیے تمہیں ہر ممکن مدد فراہم کی جاتی ہے مگر اِس وقت یہ ایک اَن آفیشل اضافی کام ہے، جس کے لئیے تمہیں نہ اپنی پرانی ٹیم کو استعمال کرنے کی اجازت ہو گی، نہ ہی ادارے کی جانب سے کسی بھی قسم کی کوئی بھی مدد میسّر ہو گی۔ دوران مشن پکڑے یا مارے جانے پر یہ ادارہ ذمہداری قبول نہیں کرے گا، نہ ہی تمہیں عون کرے گا۔ یہ سب تم اچھے سے جانتے ہو، کسی بھی قسم کے نقصان کی صورت میں ساری ذمہداری تمہیں قبول کرنی ہو گی، کیا اِس کے بعد بھی اس اَن آفیشل اسائنمنٹ کو شروع کرنا چاہو گے؟"

"یس سر، میں ہر ذمہ داری قبول کرنے کو تیار ہوں، میں اپنے اِس ادارے سے کسی بھی قسم کی امداد کی اُمید نہ رکھوں گا نہ ہی اِس سارے عمل کے دوران کہیں پر بھی ادارے یا اس کی دی گئی کسی بھی شناخت کا استعمال کروں گا سر۔ کامیاب ہونے کی صورت میں مجھے کسی انعام یا ترقی کی طلب نہیں اور ناکام ہونے کی صورت میں، میرا استعفیٰ آپ

کے ٹیبل پر ہو گا سر۔اور مجھے یقین ہے کہ ایسا وقت کبھی نہیں آئے گا۔مجھے بس آپ کی اجازت اور دعا چاہیئے سر۔"

"اللہ تمہیں تمہارے اس مشن میں کامیاب کرے، میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہونگی، مجھے تم پر پورا یقین ہے۔" وہ اب دل سے اسے دعا دے رہے ہیں۔

دن بھر کام نِمٹانے میں وہ اِتنا مگن تھا، کہ اُسے کھانے پینے سمیت کسی شے کا ہوش نہیں تھا۔اب کہیں جا کر فارغ ہوا تھا۔ تھکن کی وجہ سے سر درد کر رہا تھا، تبھی اس نے جلدی سونے کا ارادہ کیا۔ابھی بستر پر لیٹا ہی تھا، کہ نیند کی دیوی اُس پر مہربان ہونے لگی تھی، مگر وہ خود غرض کیسے ہو سکتا تھا؟

وہ جانتا تھا کہ وہ پاگل سی لڑکی اُس کے انتظار میں ہلکان ہو رہی ہو گی۔

فون آن کرتے ہی میسج بھیجا گیا۔

"آر یو دئیر؟"

اور آریان کی توقع کے عین مطابق اگلے دس سیکنڈ میں جواب آیا تھا۔

"ایز آلویز ہئیر فار یو۔"

وہ جانتا تھا، یہ محض لفظی دعویٰ نہیں تھا۔ وہ ہمیشہ سے اُس کی ایک پُکار پر جی جان سے حاضر ہوتی تھی۔

"کیسی ہو؟ "

"میں ویسے کی ویسی" ایک بار پھر فوراً سے جواب آیا تھا۔

"ہمم یعنی کہ بہت اچھی" آریان پل بھر کے لیئے اپنی تھکن بھول گیا تھا۔

"آپ کیسے ہیں؟ بہت تھک گئے ہونگے نا، کھانا کھایا؟ یقیناً بھول گئے ہونگے، خیر، کچھ کھالیجیے گا، دن کو پھر سے کام کے چکر میں بھول جائیں گے آپ۔ اور سونے سے پہلے پیروں کے تلوؤں کی تیل سے مالش کر لینا، اس سے نیند بھی اچھی آئے گی اور تھکن بھی اُتر جائے گی۔ کام کے چکر میں اپنا خیال رکھنا مت بھولیئے گا۔۔۔۔"

وہ ایک ہی میسج میں سب کچھ کہہ رہی تھی، اپنے پوچھے ہوئے سوالوں کے جواب بھی خود سے دے کر، جیسے وہ جانتی ہو کہ کیا جواب آئے گا۔۔۔

"ہمم تم بھی رکھنا، گڈ نائٹ" وہ محض یہی کہہ سکا۔ آنکھیں تھکن اور نیند کے غلبے کی وجہ سے لال تھیں، اُس کے لیئے مزید آنکھیں کھولنا دُشوار ہو رہا تھا۔

"چلیں سو جائیں اب آپ گڈ نائٹ، اللہ حافظ" اس سارے عمل میں مشکل سے پانچ منٹ لگے ہونگے، پر یہ پانچ منٹ آریان اور عنم کے لیئے سب کچھ تھے۔

وہ جو پچھلے تین دن سے لاتعداد باتیں سوچے بیٹھی تھی کہ جب بات ہو گی تو یہ کہوں گی، وہ پوچھوں گی، اب اِن پانچ منٹ پر ہی خوش ہو گئی تھی۔ کیونکہ عنم کے لیئے آریان کے آرام سے بڑھ کر تو نہیں تھی نا، اپنی بات کرنے کی خواہش۔ وہ جانتی تھی کہ گڈ نائٹ کا میسج اِس بات کا اشارہ ہے کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتا ابھی۔ اگر یہ تھا تو پھر یہ ہی سہی۔۔۔۔ محبوب کی چاہ سے بڑھ کر تو نہیں تھی اُس کی اپنی خواہش۔۔

کچھ ایسا ہی تھا آریان اور عنم کا بے لوث اور پاکیزہ سا تعلق، ایک دوسرے کے بنا ادھورے تھے وہ تو ایک دوسرے کو مکمل کیا کرتے تھے۔ دور ہو کے بھی ہمیشہ پاس تھے، اور بنا کچھ بھی کہے ایک دوسرے کے دل کی ہر ایک بات جان لیتے تھے۔ نا کوئی گلہ تھا، نا شکوہ۔ تھا تو بس مان، بھروسہ اور یقین آریان کا اپنی متاعِ زیست عنم اور عنم کا اپنے دُشمنِ جان آریان پر۔۔۔۔

¤¤¤

وہ اس وقت ڈنر کے بعد ابر آلود موسم میں چاند کی آنکھ مچولی کا مزہ لے رہی تھی۔ لان

کے ایک کونے میں درخت کے ساتھ بینچ پر بیٹھی وہ کسی سوچ میں گم تھی۔لان میں اس وقت کافی رونق تھی پر وہ ہمیشہ کے جیسے سب سے کٹ کے الگ تھلگ اپنی دنیا بسائے بیٹھی تھی۔اسے ڈھونڈتے ذرفہ اس تک پہنچی تھی، پھولی سانس بتا رہی تھی کہ وہ بھاگتے ہوئے آئی ہے۔

"تم یہاں بیٹھی ہو،اور میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں، تمہارا فون بھی روم میں تھا۔۔۔"

"ایسی کیا قیامت آگئی کہ تم مجھے ڈھونڈ رہی تھی ہاں۔دو پل سکون کا سانس نا لینے دینا مجھے۔۔۔"

انمول نے شدید چڑتے ہوئے کہا، جیسے اُسے اِس وقت ذرفہ کا بلا بُلائے چلے آنا اور اُسے ڈسٹرب کرنا ایک آنکھ نہ بھایا ہو۔لہجے سے بے زاری ٹپک رہی تھی۔

"یار رروہ کیا ہے نا کہ ساتھ والے روم میں آج ایک بار پھر سے چوری ہو گئی ہے،وہ بسمہ بتا رہی تھی کہ ابھی کل ہی اس نے بھائی نے اس کے لیئے باہر سے فون بھیجا تھا، ابھی تو اس نے کسی کو دکھایا بھی نہیں تھا،روم میں ٹیبل پر رکھ کر گئی تھی واشروم، واپس آئی تو نہیں تھا۔اس کی روم میٹ کہتی میں نے نہیں دیکھا،پر مانو نا مانو مجھے نا اُسی پر

شک ھے۔ "

ذرفہ خبرنامہ پڑھ کر اب اپنا تجزیہ شروع کر چکی تھی۔

(تمہیں شک ہے، جبکہ مجھے یقین)

"آہاں اب آئے گا نامزہ، اب آیا اُونٹ پہاڑ کے نیچے۔" انمول جوش سے بولی۔

"ہاہہہہ تم خوش ہو رہی ہو، اتنی عجیب اور بے حس کب سے ہو گئی تم؟" ذرفہ سچ میں حیران ہوئی تھی۔

"چلو، تمہیں دکھاتی ہوں، اب آئے گا اصلی مزہ، 'مسٹری لوسٹ فون' اکسپٹیڈ۔ "

وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ قدم اب تیزی سے جائے وقوعہ کی جانب بڑھے تھے۔

دروازے پر ہلکی سی دستک کے بعد وہ اندر داخل ہوئی تھی، پورا کمرہ کسی کباڑ خانے کا منظر پیش کر رہا تھا۔ بسمہ بیڈ پر بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی، اور اس کی روم میٹ بسمہ کے پھیلے کپڑے اور چیزیں دیکھنے میں مصروف تھی، جیسے سوچ رہی ہو کہ اگلا ہاتھ کس پر مارنا ہے۔

انمول بسمہ کے بیڈ پر بیٹھ گئی، جبکہ ذرفہ دروازے کے پاس ہی حیران کھڑی تھی۔

"ہاں تو بسمہ دماغ پر زور ڈال کہ بتاؤ کہ آخری بار تم نے اپنا فون کب استعمال کیا تھا۔" انمول نے آتے ہی انویسٹیگیشن شروع کر دی۔

"یہی کوئی آدھ ایک گھنٹہ پہلے بھائی سے ہی سکائپ پہ بات کر رہی تھی، اس کے بعد یہاں ٹیبل پر ہی رکھا تھا۔" بسمہ نے روتے روتے کہا۔

"ہمم تو تمہارے نئے فون کے بارے میں کس کس کو پتا تھا؟" اگلا سوال۔

"کسی کو بھی نہیں، ابھی کل ہی تو آیا تھا، اور آج صبح سم کارڈ ڈالا تھا۔ گل افشان (روم میٹ) سے پوچھ لو بے شک۔ "فوراً سے پیشتر جواب آیا۔

ہاں اُس سے تو پوچھوں گی ہی، (ان فیکٹ یہ سارا پلان ان ڈائریکٹلی اُسی سے تفتیش کا ذریعہ ہے) وہ کچھ سوچتے ہوئے اب اس کی روم میٹ کی طرف متوجہ ہوئی۔ "ہاں تو گل افشاں، تم اس وقت کہاں تھی؟"

بہت ہی بیسِک سا سوال، انتہائی معصومانہ انداز سے کیا گیا۔

"وہ وہ میں تو باہر تھی، میری کال آ گئی تھی، وہ سن رہی تھی، مم مجھے کیا پتا، میں تو بسمہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے بعد آئی تھی کمرے میں، میں نے تو اس کے ساتھ پورے کمرے میں مل کر ڈھونڈا بھی، پر نہیں ملا، اس کو کلک کیا ضرورت تھی اتنا مہنگا فون ہاسٹل منگوانے کی، وارڈن نے پہلے دن کہا تھا، کہ ہاسٹل انتظامیہ ذمہ دار نہ ہو گی۔"

وہ بلاوجہ بہت زیادہ بول رہی تھی، اور وہ بھی بتا رہی تھی جو اُس سے پوچھا بھی نہیں گیا تھا۔ ایسا عموماً وہی لوگ کرتے ہیں جو گھبرا جاتے ہیں، اور اپنی غلطی چھپانے کی کوشش میں ہوں۔ اب اگر چور کی داڑھی میں تنکا نہ ہو، تو پھر گبھراہٹ کیسی؟؟

یہ کیس تو اس کی سوچ سے بھی زیادہ آسان نکلا تھا، وہ مسکرائے بِنا نہ رہ سکی۔

پھر ذرفہ سے مخاطب ہو کر کہا، "ذرا سیل تو دینا۔" ذرفہ جو آلریڈی دروازے کے پاس ہی ہاتھ میں اپنا فون پکڑے کھڑی تھی، فوراً سے اگے بڑھ کر اسے پکڑا گئی۔ وہ ابھی تک ویسے کی ویسی کھڑی تھی، اور سمجھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی کہ یہ لڑکی آخر کرنا کیا چاہتی ہے؟ وہ آج سے پہلے کب سمجھ آئی تھی جو اب آتی۔

"ہاں تو بسمہ، بات بہت سمپل سی ہے، چونکہ تمہارا فون لیٹیسٹ ماڈل ہے، اور ابھی امپورٹ ہو کر آیا ہے، تو اس کے ٹریکنگ آئی ڈی سے اسے ایکٹیو لی مانیٹر کیا جا سکتا ہے۔ اور جیسے کہ تم نے کہا کہ ابھی آدھے گھنٹے پہلے ہی تم نے فون یوز کیا ہے، تو یہ تو اور بھی

اچھی بات ہے، ابھی زیادہ ٹائم نہیں گزرا۔ ویسے بھی، اب ہاسٹل گیٹ بند ہو چکا ہے، تو نہ ہی فون، نہ فون چُرانے والا باہر جا سکتا تھا۔ رکو ابھی، میں فون پر ابھی پتا لگوا دیتی ہوں۔ یہ کچھ منٹوں کا کام ہے"

اب وہ تینوں اُسے دم سادھے سُن رہی تھی، سمجھ تو اُن میں سے کسی کو کچھ نہیں آ رہا تھا، مگر اس ٹائم کوئی بھی سوال کرنے کی ہمت نہیں کر سکا۔ گل افشاں کے چہرے کے بدلتے تاثرات اسے صحیح معنوں میں مزہ دے رہے تھے۔

"وہ وہ فون تو میں نے اپنے نمبر سے بھی کیا تھا، وہ فون بند ہے، بند فون کا کیسے پتا لگ سکتا بھلا؟"

یہ سوال کم، تسلی زیادہ تھی، جو گل افشان نے خود کو دی تھی۔ آواز اگرچہ کم تھی، پر انمول سُن سکتی تھی۔

"ہمم، تم کتنی سمجھدار ہو نا، گل افشاں (یہ تعریف تھی کہ طنز) لیکن وہ کیا ہے نا کہ میں فون اسے نہیں کسی اور کو کر رہی ہوں۔ لو لگ گیا فون" اس نے فون کو کان سے لگاتے ہوئے کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسلام علیکم سر آپ کی چھوٹی سی مدد کی ضرورت پڑ گئی ہے، آپ کا ذیادہ ٹائم نہیں لگے گا" وہ فون پر کسی سے مخاطب تھی۔

"ایکچولی کیا ہے نا کہ میری ہاسٹل میٹ کا لیٹیسٹ ماڈل فون ابھی کچھ دیر پہلے اس کے روم سے چوری ہوا ہے، میں نے آپ کو فون کی ڈیٹیلز سینڈ کی ہیں، ذرا ٹریس تو کر دیجئے۔۔۔جی جی ٹھیک، اچھا سہی، مطلب وہ فون کوئی بھی دوسرا یوز نہیں کر سکے گا، اووو ٹھیک ٹھیک۔۔۔بیچ بھی نہیں سکے گا۔ یہ تو بہت اچھی بات بتائی آپ نے مجھے، بیچنے والے کو ٹریک کر کے رپورٹ کر دیا جائے گا۔۔۔۔۔گڈ ہو گیا سر۔۔۔اووو تھینک یو سو مچ سر۔۔۔آپ نے میری بہت بڑی مشکل آسان کر دی۔جی شکریہ، اللہ حافظ۔۔"

بسمہ خوشی میں یہ بھول گئی کہ جب اُس نے فون کا کسی کو نہیں بتایا تھا تو انمول کو فون کی ڈیٹیلز کیسے پتا چلیں؟ اور ذرفہ منہ کھولے یہ سوچ رہی تھی کی اُس نے تو انمول کو اپنے فون کا پاس کوڈ بتایا ہی نہیں تو پھر؟ اور انمول کو نمبرز کبھی یاد نہیں رہتے تھے، ایسا وہ خود اسے بتا چکی تھی، انفیکٹ انمول نے اپنا خود کا نمبر بھی فون میں سیو کر رکھا تھا، تو پھر وہ کیسے کسی کو فون کر سکتی تھی۔۔۔

"لو بسمہ ہو گیا تمہارا کام، جو فون لے کہ گیا ہے وہ تو سمجھو گیا اب۔ " نظر گل افشاں پہ تھیں، جس کا ایک رنگ آ رہا تھا تو ایک جا رہا تھا۔۔۔

"ویسے میں تو یہی مشورہ دوں گی، کہ ایک بار پھر پوری تسلی سے روم میں دیکھ لو، کیا پتا یہیں کہیں اوپر نیچے آ گیا ہو۔۔۔ بلکہ تم رہنے دو، پریشانی میں تمہیں کب نظر آئے گا، گل افشاں کو کہو وہ دیکھ دیتی ہے اچھے سے، کیوں گل افشاں؟؟؟" ہائے رے معصومیت، وہ اب پر سکون انداز میں اگلا لائحہ عمل بتا رہی تھی، وہ اُن تینوں کو بِنا اُن کی مرضی کے لیڈ کر رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں ہاں یہ صحیح کہہ رہی ہے، یہاں ہی کہیں ہو گا، تم دیکھنا، میں دعا پڑھ کے دیکھتی ہوں، مل جائے گا۔۔۔ "

گل افشاں نے فوراً تائید کی۔

"او کے بسمہ، تو میں اب چلتی ہوں، فون مل جائے تو مجھے بتا دینا، ویسے بھی ۱۱ بجے تک میں جاگ رہی ہوتی ہوں۔ اب وہ شان بے نیازی سے ذرفہ کو اسکا فون پکڑاتے اپنے کمرے کی جانب جا چکی تھی، اور گل افشاں تیزی سے فون ڈھونڈنے میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔

روم میں پہنچتے ہی ذرفہ نے سوال کر ڈالا، "آخر تھا کیا یہ؟ کیا ثابت کرنے کی کوشش کر رہی تھی تم؟؟" اور وہ ادائے بے نیازی سے اگنور کرتی رہی۔

ابھی پندرہ منٹ بھی نہ گزرے ہوں گے کہ بسمہ نے آکر بتایا کہ اسے فون اپنے ہی کمرے سے مل گیا ہے، گل افشان نے ہی ڈھونڈ کر دیا ہے۔۔۔

بسمہ کے جانے کے بعد ذرفہ نے ایک بار پھر سے سوالات کی بوچھاڑ کر دی، انمول بولی تو بھی صرف اتنا۔۔۔

"میں ضرور بتا دیتی تمہیں کہ میں نے یہ کیوں اور کیسے کیا، اگر تھوڑی دیر پہلے تم لان میں مجھے جج کرنے کی غلطی نہ کر چکی ہوتی تو۔۔۔میں عجیب یا بے حِس نہیں، انمول ہوں۔۔۔یو بیٹر ناٹ فارگٹ دِس اگین ایور۔۔۔۔"

یہ ایک تنگ و تاریک گلی کے کونے میں واقع ایک چھوٹا سا خستہ حال مکان تھا، جس کی دیواریں بوسیدہ حال میں ڈھے جانے کے قریب تھیں۔۔۔۔ٹوٹے ہوئے دروازے پر لگا تالا گزرنے والوں کو منہ چڑا رہا تھا۔۔۔ویسے بھی اس گلی بلکہ محلے میں سے گزرنے والے لوگ تھے ہی کتنے۔۔۔۔

گلی کے کونے سے اندر کی جانب مڑتا وہ بوڑھا فقیر اب تیز قدموں سے اس مکان کی جانب بڑھ رہا تھا، رات کے اس پہر مکمل خاموشی تھی۔۔۔اس نے اپنے کندھوں پر ایک گٹھڑی اٹھا رکھی تھی، دروازے پر پہنچ کر اس نے تالا کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔۔۔اندر کمرے میں اس کا انتظار کرنے والا ایجنٹ آر پہلے سے وہاں موجود تھا۔۔۔

اس نے آتے ہی اپنا سامان رکھا، اور سیلوٹ کرنے کے بعد اپنے اس روپ سے چھٹکارا حاصل کرنے میں مصروف ہو گیا۔ ایجنٹ آر آگے بڑھا، اور بابر یعنی بوڑھے فقیر کی لائی ہوئی گٹھڑی کھولنے لگ گیا۔ اس میں سے اپنی مطلب کی چیزوں کی مکمل جانچ پڑتال اور تسلی کرنے کے بعد اٹھا اور آگے بڑھ کر بابر کے کندھے پر تھپکی دی۔۔۔

"بہت خوب بابر، بہت خوب، تم نہیں جانتے تم نے میری کتنی بڑی مشکل آسان کر دی ہے۔۔اگلے کچھ عرصے میں، میں ایک آفیشل اسائنمنٹ کے لیئے آؤٹ آف ٹاؤن جا رہا ہوں، میرے پیچھے تم سنبھال لینا، اور تم جانتے ہو کہ مجھ سے رابطہ کیسے کرنا ہے۔۔۔"

کراچی میں اپنے سبھی کام نپٹانے کے بعد اب وہ ایئر پورٹ پر تھا، وہ جانتا تھا کہ اُسے

کب، کہاں، کیا اور کیسے کرنا ہے۔۔۔۔

¤¤¤

اِس وقت انمول لاہور کے انار کلی بازار میں شاپنگ میں مصروف تھی۔اسے یہاں آئے کافی ٹائم ہونے کو تھا، مگر اب تک کی جانے والی شاپنگ میں اس کے اپنے لیئے کچھ بھی نہیں تھا۔وہ ایسی ہی تو تھی، خود سے پہلے ہمیشہ دوسروں کا سوچنے والی۔۔۔خیر وقت کم اور مقابلہ سخت تھا،،اگلے ہفتےاُس کے ڈیپارٹمنٹ کا اینول ڈنر تھا، جس کے لیئے اپنے ساتھ ساتھ پوری پلٹون (ذرفہ،اسور اور ربیسہ) کی بھی شاپنگ اس اکیلی کو ہی کرنی تھی، کیونکہ وہی تو کرتی تھی۔۔۔اس کے ساتھ آنے والی تینوں لڑکیاں اب بری طرح تھک گئی تھیں، تب ہی اس نے پہلے اُنہیں فارغ کرتے ہوئے اب واپس ہاسٹل بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔

اب وہ اپنی شاپنگ کی غرض سے ایک شاپ میں داخل ہوئی تھی،اُس کا ارادہ اپنے لیئے کوئی ڈیسنٹ سا پارٹی ویئر منتخب کرنے کا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر کی کوشش کے بعد وہ بالآخر دو ڈریسز پسند کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔۔۔

ایک پیچ کلر کی میکسی تھی، جس پر بہت لائٹ سا وائٹ پرل ورک تھا،اور دوسرا پستہ کلر

کا فراک تھا، جس پر کندن کا کام تھا۔۔۔وہ دونوں ڈریسز ٹرائے کر کے دیکھنا چاہتی تھی، پر دونوں ٹرائے روم اِس وقت بزی تھے، اُس نے کچھ دیر تو انتظار کیا، پر اب وہ اُکتانے لگی تھی، سیلز گرل سے مخاطب ہوئی۔۔۔

"کیا یہاں کوئی اور ٹرائے روم نہیں ہے، مجھے تھوڑی جلدی ہے، آئی کانٹ ویٹ دیٹ مچ۔۔۔آئی ہیو ٹو گو۔۔۔اِٹس ارجنٹ۔۔۔"

سیلز گرل نے شاپ کے بالکل کونے والے ٹرائے روم کی طرف اشارہ کیا (جس کو دور سے دیکھنے پر سٹور روم کا گمان ہوتا تھا) اور کہا، وہ جینٹس ٹرائے روم ہے، مگر آجکل ناٹ ان یوز ہے، اگر وہ چاہے تو وہاں جا سکتی ہے۔۔۔اُسے اس وقت یہ موقع غنیمت سے کم نہ لگا تھا، فوراً دونوں ڈریسز لیئے وہاں چلی گئی۔۔۔

ٹرائے روم تھوڑا چھوٹا تھا، لائٹ بھی ڈِم تھی، اُسے کلاسٹر وفوبیا تھا، اور وہ جانتی تھی کہ وہ زیادہ دیر اندر نہیں رُک سکے گی۔۔۔اُس نے پہلے پستہ کلر کا ڈریس ٹرائی کیا، جو اُسے خود پر کچھ بہت خاص پسند نہیں آیا تھا، اور اب وہ پیچ کلر کی میکسی میں تھی، جو اُس پر بہت جچ رہی تھی۔۔۔پر اب اُسے اندر گھبراہٹ ہو رہی تھی، اس سے پہلے کہ وہ گھٹن کی وجہ سے چکرا کہ یہیں گر جاتی،، اُس نے سانس لینے کے غرض سے،، تازہ ہوا کے

لئیے دروازے کی ناب گھما دی تھی۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیئے لمبے لمبے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی، اور اُسی وقت کوئی بہت تیزی سے ٹرائے روم میں داخل ہوا۔۔۔ جینٹس ٹرائے روم میں لڑکی، وہ حیران ضرور ہوا تھا، پر اِس وقت حیرانی سے زیادہ ضروری اِس صورتحال کو سنبھالنا تھا۔۔۔ اِس سے پہلے کہ وہ لڑکی زور سے چیختی، آنے والا اُس کے مُنہ پر مضبوطی سے ہاتھ جما چکا تھا۔۔۔ اور وہ آنکھیں کھولے اس اچانک پیش آنے والی صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

" ششششش، آواز مت نکالنا، میں ہاتھ ہٹا رہا ہوں۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں کہوں گا، میں کسی غلط ارادے سے نہیں آیا۔۔۔ میں اندر آتے ہوئے نہیں جانتا تھا کہ اندر کوئی ہے، اور ویسے بھی یہ جینٹس ٹرائے روم ہے، تمہارا اِس میں کیا کام۔۔ اور آ ہی گئی تھی، تو کم از کم ڈور تو لاک کرنا چاہیئے تھا۔۔۔۔ "

اُس کی آنکھوں اور آواز میں غصّہ چھلک رہا تھا۔ وہ فُل بلیک ڈریس میں تھا، چہرے پر بلیک ماسک تھا، جس سے سوائے آنکھوں کے کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا، اور سر پر پی کیپ تھی۔۔

اُس کے ہاتھ ہٹانے پر اُس نے لڑکی کو دیکھا، جس کے آرام و سکون میں رتی بھر بھی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔وہ حیران ہوئے بنا نہ رہ سکا۔۔۔

(اُس لڑکے کے بولنے کے دوران وہ اپنے بیگ میں ہاتھ مار کر اُس میں سے کچھ نکال چکی تھی)

"اووو مسٹر، آرام سے، میرے ہاتھ میں موجود یہ سرنج ایک منٹ میں تمہارا کام کر سکتی ہے، اسے خالی سرنج سمجھ کر حیران مت ہونا،، اس میں موجود ائیر. بلز کی فارم میں تمہاری وینز میں داخل ہوتے ہی تمہارے دماغ تک پہنچ جائیں گے،،، اور اِس سے بننے والا ویکیوم تمہیں کچھ ہی دیر میں مفلوج کر دے گا۔۔۔ اگر کبھی تمہیں انجیکشن لگوانے کا اتفاق ہوا ہو،،، تو یہ جانتے ہو گے، کہ انجیکشن کبھی بھی ڈائریکٹ نہیں لگتا، پہلے اُس میں سے ائیر. بلز ریموو کرنے پڑتے ہیں، کیونکہ ہیومن باڈی میں ڈائریکٹلی ائیر انجیکٹ نہیں کی جا سکتی۔۔۔۔

پہلی بات اِس ٹرائے روم کے باہر جہاں جینٹس کا سائن بورڈ ہے،، وہیں "ناٹ اِن یوس" بھی لکھا ہے، تو اصولاً تو آپ کو بھی یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔ دوسری بات، باقی ٹرائے روم اویلیبل نہیں تھے، اور مجھے جلدی تھی، اور ہاں تیسری اور آخری بات

کہ ڈور اس لئیے اوپن کیا، کیوں کہ مجھے گھٹن ہو رہی تھی۔۔۔اب اپنا راستہ ناپیں اور مجھے چینج کرنے دیں کیونکہ پہلے میں آئی تھی۔۔۔۔۔"

اُس نے اپنی بات مکمل کی،اور بڑی آسانی سے اُسے باہر دھکیل کر ایک بار پھر سے ڈور لاک کر چکی تھی۔۔۔۔

اور ریان اِس عجیب لڑکی کو دیکھ کر نا صرف حیران بلکہ اُس سے متاثر بھی ہوا تھا۔۔۔پہلے پہل وہ پیچ کلر کی میکسی میں اُسے ایک معصوم سی بھولی سی لڑکی سمجھا تھا، پر وہ تو کسی پٹاخے بلکہ ایٹم بم سے ہر گز کم نہیں تھی۔۔۔وہ اپنی طرز کی ایک ہی تھی، ریان نے آج تک جتنی لڑکیاں دیکھ رکھی تھی، وہ اُن سے بالکل الگ تھلگ تھی۔۔۔

"اف ہو و، میں اس لڑکی کو کیوں سوچ رہا ہوں؟؟ "

اُس نے اپنے خیال پر فوری سر جھٹکا اور آگے بڑھ گیا کیونکہ آلریڈی وہ اسی لڑکی کی وجہ سے لیٹ ہو چکا تھا۔۔۔

آریان پچھلے کچھ دنوں سے بہت زیادہ مصروف تھا۔یہی وجہ تھی کہ وہ عنم سے بات نہیں کر پایا تھا،اور نہ ہی عنم نے اُسے ڈسٹرب کیا تھا۔۔۔اس کا ماننا تھا کہ زبردستی کا

ٹائم لینے، یا کسی کو بار بار اپنے ہونے کا احساس دلانے سے کہیں بہتر ہے کہ خاموشی اختیار کر لی جائے۔۔۔اگر ہمارے نا ہونے سے کسی کو کوئی فرق نہ پڑے، ہمارا ہونا یا نہ ہونا ایک برابر ہو، تو ایسے میں نا ہونا ہی بہتر ہے۔۔۔

یعنی یہ خاموشی بھی کسی کام کی نہیں

یعنی میں بیان کر کے بتاؤں کہ اداس ہوں

وہ بار بار میسج لکھ کر مٹا دیتی تھی، اور ایسا وہ کئی دنوں سے کئی بار کر رہی تھی، بس طے کر لیا تھا کہ اس بار پہل وہ نہیں کرے گی۔۔۔

اوڑھ لی ہے خاموشی، گفتگو نہیں کرنی

دل کو مار دینا ہے، آرزو نہیں کرنی

اب تمہاری راہوں میں دھول بھی نہیں ہونا

اور تم کو پانے کی جستجو نہیں کرنی

احترام ہے دل میں اس قدر ترا جاناں

بات بھی بچھڑنے کی بے وضو نہیں کرنی

اب یقین بھی کوئی میں نہیں دلاؤں گا

اب کوئی شکایت بھی روبرو نہیں کرنی

وہ اب کی بار روٹھے بیٹھی تھی۔۔۔وہ لاپرواہ تو نہ تھا، پر جانے کیوں، اِس بار دانستہ یا نادانستہ طور پر ہی سہی، وہ اِسے ہرٹ کر چکا تھا۔۔۔

اگر آپ جانتے ہوں کہ کوئی آپ کی فکر میں گھل رہا ہو، آپ کے لئیے پریشان ہو، آپ کی پرواکرتا ہو، تو اُسے فار گرانٹڈ نہیں لینا چاہیے۔۔۔قدر کرنے والوں کی قدر کرنا فرض عین ہوتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

¤¤¤

انمول کو ہاسٹل واپس آئے کافی دیر ہو چکی تھی،،اور وہ جب سے آئی تھی، کسی سوچ میں گم تھی،،،یوں دن دیہاڑے چہرے پر بلیک ماسک،اور بناوٹی آواز،وہ پُراسرار سا تھا۔۔۔اُس کے ہاتھ مضبوط مگر انتہائی سخت تھے، جیسے مشقّت کے عادی ہوں،،کچھ تو تھا اُن شہد رنگ آنکھوں میں جس نے انمول کو گہری سوچ میں ڈال دیا تھا۔۔۔

عموماً وہ کسی سے اتنی آسانی سے متاثر نہیں ہوتی تھی،،اور نہ ہی کسی کو اتنی ویلیو دیتی کہ

اُسے سوچا جائے،،ہاں متجسّس وہ تھی،اپنے جیسے انمول لوگ اور چیزیں اُسے ضرور اپنی طرف متوجہ کرتی تھی،،کچھ تو تھا جس نے اِن پانچ منٹ کے مختصر ٹکراؤ کے نتیجے میں اُسے اُس گمنام اور پُراسرار شخص کو سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

¤¤¤

رات کے دو بج رہے تھے،ہر سو خاموشی کا عالم تھا،پورا گھر تاریکی میں ڈوبا تھا۔اس گھر کے مکین تو ویسے بھی رات دس بجے ہی سو جاتے تھے،اور اس وقت تک اپنی آدھی نیند بھی پوری کر چکے ہوتے تھے۔۔۔

وہ بھی سو رہی تھی،اس کے کمرے کی کھلی کھڑکی سے اسے دیکھتا ہوا چاند بھی اس لڑکی کے اس سفرِ عشق پہ حیران تھا۔وہ اِس سارے سفر میں اُس کے ساتھ رہا تھا، محرمِ حال بن کر، گواہ تھا اس پورے سفر اور مسافت کا۔۔۔وہ ہر روز سونے سے پہلے کچھ دیر چاند سے باتیں کرتی تھی اُسے اپنا ہمراز بنا کر، بلاشبہ وہ چاند ہی تھا جو گزرتے وقت کے ساتھ اِس لڑکی کا بہترین دوست بن گیا تھا۔۔۔۔

اچانک اُس کے سرہانے رکھا فون وائبریٹ ہوا،اور اگلے پانچ سیکنڈز میں وہ فون اب اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیسی ہو؟"

اس نے میسج پڑھا،اِس وقت آنکھیں نیند میں ڈوبی ہوئی تھیں،موبائل کی روشنی کی وجہ آنکھیں کھولنے پر وہ تنگ ہو رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک "یکلفظی جواب۔۔۔اگلے ہی پل وہ جواب دے چکی تھی۔۔

(لو جی گئی ناراضگی گھاس چرنے،،کچھ دیر تو اگنور کر لیتی،یا تھوڑا لیٹ جواب دیتی،اب کہاں گئی سیلف رسپیکٹ ؟؟مگر نہیں،یہاں تو کہانی ہی الگ تھی،،جانے کس ڈھیٹ مٹی کی بنی تھی وہ)

"تم سچ میں ٹھیک ہونا؟ "آریان کو تسلی نہیں ہوئی تھی،تب ہی ٹھیک کے جواب میں فوراً کہا تھا۔۔۔

"ہمم "ایک بار پھر سے یکلفظی جواب،وہ اسے پریشان کر رہی تھی۔بہت بولنے والے اگر خاموش ہو جائیں تو پریشانی کی بات تو تھی نا۔۔۔

"کچھ نہیں کہو گی،کچھ پوچھو گی بھی نہیں؟"جب اگلے پانچ منٹ تک اس ہمم کے بعد کوئی اور میسج نہ آیا،تو سامنے سے سوال کیا گیا۔۔۔۔

"نہیں"۔دو ہی سیکنڈ بعد جواب آیا۔۔۔

"کیوں نہیں؟"وہ بھی اپنی طرز کا ایک ہی تھا، کب چھوڑنے والا تھا، بات کی تہہ تک پہنچے بغیر۔۔۔

"پتا نہیں"۔وہ بہت چپ تھی۔۔۔

"ناراض ہو؟"سوال کیا گیا۔۔۔

"نہیں"ایک بار پھر سے وہی جواب۔۔۔

"پھر بات کیوں نہیں کر رہی؟"اب وہ سچ مچ پریشان ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ جو یہ سوچے بیٹھا تھا کہ آج اتنے دنوں بعد جب وہ رابطہ کرے گا، تو آگے بیٹھی لڑکی اس سے لڑے گی، ناراض ہو گی، اور گلے شکوے کرے گی، وہ تو اسے منانے آیا تھا، پر وہ تو ایک دم خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

"کر تو رہی ہوں، اور کیسے کروں؟"بلا کی معصومیت تھی۔۔۔

"میں بہت زیادہ مصروف تھا، بالکل بھی وقت نہیں تھا، کھانے پینے کا ہوش تک نہیں، سوری کام بہت ہی زیادہ تھا، بس اس لیئے رابطہ نہیں کر سکا، تم تو جانتی ہو نا میرے کام

کی نوعیت، میرے لئیے بھی بہت مشکل تھا کہ تم سے رابطہ نہ کرنا، آئی ایم سوری۔۔۔ "

وہ آج تین ہفتوں بعد اس سے رابطہ کر رہا تھا، اور اپنے نا ہونے کی صفائیاں دے رہا تھا۔ جانتا تھا کہ وہ اس پاگل لڑکی کو ہرٹ کر چکا تھا۔۔۔

وہ یکلفظی ریپلائی کرنے والا لڑکا، آج اپنی صفائی کے لئیے لمبے چھوڑے میسج لکھ رہا تھا۔۔۔ وہ آلریڈی اسے بہت دکھ دے چکا تھا، اگرچہ ایسا اس نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا، پر پھر بھی، ہو تو گیا تھا نا۔۔۔اب وہ کچھ بھی کر کے اسے منانا چاہتا تھا۔۔۔ حالانکہ وہ اس بات سے بہت اچھے سے باخبر تھا، کہ وہ منانا نہیں جانتا تھا۔۔۔

"تت تم، تم جو سزا دو گی، مجھے منظور ہے، جو کہو گی، جیسے کہو گی، بس مان جاؤ۔ تم غصہ کر لو، ڈانٹ لو، مگر پلیز کچھ تو کہو، خدارا خاموش مت ہو، میں نہیں سہہ سکوں گا۔۔۔"

"تم ٹھیک ہو؟" بالآخر اس کی عنم کو اس پر ترس آ ہی گیا تھا، جو اس نے خاموشی کا بندھ توڑا تھا۔۔۔

"ہمم، اب ٹھیک ہوں" اس نے فوراً جواب دیا۔

"میں جانتی ہوں کہ تم مصروف تھے، میں نے کوئی صفائی تو نہیں مانگی، پر اچھا لگا کہ تم نے دی، اب نہیں ہوں ناراض میں، ڈونٹ وری، آئی ڈونٹ نیڈ یور سوری، کیپ اٹ ٹو یور سیلف، کہیں اور کام آجائے گا۔۔"

اور وہ مان گئی تھی ہمیشہ کے جیسے۔۔۔اتنی ہی آسانی سے۔۔۔

"اچھا، تو تم کیا کر رہی تھی؟"آریان نے بات بدلنی چاہی تھی۔۔۔

"رات کے دو بجے پکوڑے تل رہی تھی، کھاؤ گے؟

وہ بری طرح سے چڑی تھی۔۔۔

"ہاہاہاہاہاہاہا، ہاں ضرور، تم کھلانے والی بنو، میں آجاتا ہوں کھانے۔۔۔"

وہ اب اسے مزید تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔

"انسان بن جاؤ، ذیادہ اچھلو مت"

"کچھ کہا نہیں ہے، تو مطلب ہر گز نہیں ہے کہ کچھ کہوں گی بھی نہیں"

"تم نے تو خود پوری رات الو کی طرح پہرا دینا ہوتا نا، جاگتے رہو، پر مجھے سونے دو سکون سے، بزی تم ہوتے ہو، تو فارغ میں بھی نہیں ہوتی"

"اور بہت شوق ہو رہا نا پکوڑے کھانے کا، تو جا کہ خود بنا کر کھالو، میرا دماغ کیوں کھا رہے ہو؟ کیا اتنا عرصہ کھانے کو کچھ نہیں ملا، کہ اب یہ سب بھی شروع کر دیا ہے۔۔۔"

"خبردار، جو تمھارا اب ایک بھی میسج آئے تو، سو اور سونے دو، گڈ نائٹ اور ہاں آئندہ ٹائم لے کر میسج کرنا، نہیں تو ریپلائی نہیں کروں گی۔۔۔"

اور وہ ایک ہی رو میں بہت سارے میسیجز کیئے اب جا چکی تھی، اپنا غصہ، ناراضگی، گلہ شکوہ، دھمکی سب جتا کر اور وہ خوش تھا کہ اس کی بولنے والی عنم پھر سے اپنی اصل حالت میں واپس آ گئی تھی، کتنا مِس کیا تھا نا، آریان نے ان باتوں کو۔ کاش کہ وہ جان سکتی۔۔۔

ایجنٹ آر اِس وقت ایک بلند منزلہ عمارت کے تہہ خانے میں کاغذوں کے پلندے میں سر جھکائے محو تھا۔۔اس عمارت جس کے باہر ایک فلور مل کا بورڈ لگا تھا کا تہہ خانہ دراصل ایک سیف ہاؤس تھا جہاں ایجنٹ آر اپنے نان آفیشل اسائنمنٹ پر کام کر رہا تھا۔۔

اُس کے سامنے کی میز اور دیوار پر کئی اشخاص کی تصویریں اور معلومات آویزاں

تھیں۔۔کچھ تصاویر پر سرخ رنگ کے مارکر سے کراس کا نشان لگایا گیا تھا۔۔مشن کی ساری ہسٹری اپنے سامنے کھولے وہ کیس کی پیچیدگیاں ڈھونڈ رہا تھا۔۔وہ اس کیس سے جُڑے تمام لوگوں کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر کیا وجہ ہو سکتی تھی کہ اُن کا فُول پرُوف پلان ہر بار ناکام ہو رہا تھا۔۔ایسا تبھی ممکن ہے جب اُن کی ٹیم کا کوئی بندہ دشمنوں سے ملا ہو۔۔اِس کیس سے جُڑے ہر شخص کی تفصیلات_ جس میں اُن کا ورکنگ ریکارڈ، مشنز کی ڈیٹیلیز،اور دیگر معلومات شامل تھیں_ اُس کے پاس تھی۔۔۔

آخر کون تھا وہ،جو وطن کی مٹی کا سودا کئیے بیٹھا تھا؟کون تھا،جو بِک گیا تھا؟وہ ہر حال میں اُس ضمیر فروش کو تلاش کرنا چاہتا تھا،اور یہ سب اُسے اکیلے کرنا تھا،کیونکہ یہ اِس کا اپنا فیصلہ تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ اُسے اپنی ٹیم کی مدد نہیں مل پائے گی،اور موقع کی نزاکت بھی یہی تھی،کہ اپنی پرانی ٹیم میں سے کسی کو شامل نہ کیا جائے۔۔۔

جب آپ کے اپنوں میں سے کوئی آپ کے دشمنوں میں شامل ہو جائے تو یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے،اور یہی وجہ تھی کہ وہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔۔وہ شکی مزاج نہ تھا،مگر اُس کی جاب کی نوعیت ہی ایسی تھی،جہاں اُسے سکھایا گیا تھا کہ اپنے

سائے کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرو۔۔

یہ آگ و پانی کا کھیل تھا، یہ ملکی سلامتی کا معاملہ تھا، یہ اِس مٹی کے قیمتی جوانوں کے خون کا معاملہ تھا۔۔ وہ پُر عزم تھا، اُسے اپنے رب کے بعد اپنی قابلیت پر پورا یقین تھا۔۔۔

اُسے نئی ٹیم بنانی تھی، ایک ایسی ٹیم جس پر وہ اعتماد کر سکے، جو اس کے خواب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اس کا ہاتھ بن سکیں۔۔۔ بالآخر وہ چار لوگ چُن چکا تھا جن کے بارے میں وہ بلا جھجک یہ کہہ سکتا تھا کہ وہ جان تو دے سکتے ہیں پر دھوکہ نہیں۔۔۔

اپنی نئی ٹیم کو چُنتے ہوئے وہ پُر امید تھا کہ وہ اپنی منزل کی جانب راستے کی صحیح سمت پر گامزن ہے۔۔

اب وہ اپنا پرسنل موبائل فون آن کر رہا تھا، آفیشل موبائل فونز اور کور آئی ڈی کارڈز وہ مشن ایکسیپٹ کرتے ہی سبمٹ کروا آیا تھا یعنی اب اُسے اگلے تمام کام ایجنٹ آر نہیں بلکہ اپنی اصل شناخت آیان بن کر کرنے تھے۔۔

فون آن کرتے ہی اُس نے عجلان کا نمبر ملایا جو تیسری گھنٹی پر اُٹھا لیا گیا۔۔۔

"ہائے ڈوڈ کیسے ہو؟ کب واپس آؤ گے لاہور سے؟ اسلام آباد تمہارے بغیر اُداس ہو گیا ہے، تم تو کراچی کے بعد لاہور کو ہی پیارے ہو گئے، میرے ایگزامز کب کے ختم ہو گئے، تم نے کہا تھا کہ مجھے بھی بُلا لو گے، پر تم تو نہ خود آئے اور نہ ہی بُلایا۔اور تو اور مجھ بیچارے معصوم کو تم اُس ظالم ارحب کے حوالے کر گئے، مت پوچھو اس نے میری ناک میں دم کرر کھا تھا۔۔۔"

عجلان نے اکسائٹڈ ہو کر اپنی سٹوپڈ باتوں کی بوچھاڑ کر دی، کیونکہ وہ جب بھی کسی مشن کے لیئے جاتا تھا، عجلان یا ارحب کو رابطہ کرنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی، وہ خود اِن سے رابطہ کیا کرتا تھا۔

"اسلام علیکم، انگریز کی اولاد، مانا کہ تمہاری ماں انگریز تھی، پر باپ تو ہم میں سے ہی تھا نا، اور مسلمان ہائے ہیلو نہیں، سلام کرتے ہیں۔۔اب آتے ہیں تمہارے سوالوں کی جانب، تو اُن کا جواب میں تمہیں تب دوں گا جب مجھے اگلے ایک گھنٹے میں زیرو پوائنٹ سے پِک کرنے آؤ گے، اور ہاں آتے ہوئے ارحب کو بتا کر نا آنا، آج اُس سے مل کر تم پر ہوئے مظالم کا بدلہ لیتے ہیں۔۔۔

دسمبر 2020

مقام: اسلام آباد

وقت: دوپہر تین بجے

وہ تین ہفتوں بعد اسلام آباد واپس آیا تھا، دو ہفتے کراچی میں رُک کر ڈیٹیلز اور بریفنگ دینے کے بعد وہ لاہور گیا تھا، جہاں اُسے آفیشلی پچھلا مشن مکمل ہونے کے بعد کچھ عرصے کا آف دیا گیا تھا۔۔اور اب وہ چھٹی پر تھا، جو کہ دراصل ایک نئے مشن کے آغاز کا عندیہ تھا۔۔ریان لاہور ایک ہفتہ رُکا تھا، اور اُس دوران ماضی کی کچھ حسین یادیں تازہ کر آیا تھا۔۔وہ لاہور ہی تو تھا، جہاں اُسے چار سال پہلے انار کلی بازار میں ایک دن وہ اچانک ملی تھی۔۔۔اُسے آج بھی یاد تھا جب وہ ایک مشن کے سلسلے میں کسی کا پیچھا کر رہا تھا اور اپنے پُراسرار حلیے کی بدولت کہ کہیں کسی کو اُس پر شک نہ ہو، چینج کرنے کی غرض سے ایک شاپ کے ٹرائے روم گیا تھا۔۔۔

(خیر فی الوقت حال میں واپس آتے ہیں، ماضی کا ذکر تفصیل سے پھر کبھی سہی۔۔)

ٹھیک ایک گھنٹے بعد جب وہ زیرو پوائنٹ پہنچا تو اُس نے عجلان کو اپنا انتظار کرتے ہوئے پایا۔۔عجلان ریان کو بہت گرمجوشی سے ملا، ایسے جیسے وہ تین ہفتوں نہیں بلکہ تین سالوں بعد لوٹا ہو،،، اور پھر پورے راستے ارحب کے خلاف لگائی بجھائی کرتا رہا،، آج

ارحب کے ستارے واقعی میں گردش میں تھے، بیچارے کو کیا معلوم کہ اُس کے خلاف کیا معرکہ آرائی ہونے والی ہے۔۔

اگلے آدھے گھنٹے میں وہ اپنے فلیٹ میں تھے، ارحب معمول کے مطابق لیٹ واپس آیا اور آتے ساتھ ہی کچن کا رُخ کیا، کیونکہ پورا دن بزی رہنے کی وجہ سے اسے کچھ بھی کھانے پینے کا ٹائم نہیں ملا تھا۔۔اور اِس وقت وہ بھوک سے بلبلا رہا تھا۔۔آفس سے نکلنے سے پہلے اُس نے خاص طور پر عجلان کو فون کر کے کہا تھا کہ کچھ بنا کہ رکھ دے۔۔ اور اب اپنے سامنے خالی مُنہ چڑاتے ہوئے فریج کو دیکھ کر اُسے سخت غصہ آیا تھا اور وہ بنا کچھ بھی سوچے سمجھے عجلان پہ چڑھائی کرنے دوڑا تھا مگر یہ کیا روم تو خالی تھا، روم تو کیا انفیکٹ پورا فلیٹ خالی تھی، ابھی وہ عجلان کو فون کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ اُس کا خود ہی فون آ گیا، اور ارحب کو فوری طور پر ٹیرس پر آنے کو کہا گیا، جہاں اُس کے لئیے خاص کھانا منتظر تھا۔۔۔

ارے واہ، آج تو مزہ آ گیا، ویسے کیا ہو گا مینو میں، وہ ٹیرس کی طرف جاتی سیڑھیاں چڑھتے سوچ رہا تھا۔۔۔

کھلی فضا میں قرینے سے سجے ریسٹورنٹ سٹائل ٹیبل اور اُس پر سجے کھانے جنہیں کور کیا

گیا تھا اس کی بھوک کو اشتعال دلا چکے تھے۔۔۔

"ارےےےے واہ،، عجلان چیتے ہو تم تو، قسم سے اتنے زوروں کی بھوک لگی تھی کہ مت پوچھو،، ویسے یہ سارا اہتمام کس خوشی میں، کوئی خاص بات ہے کیا؟؟

اچھا بتاؤ مینو میں کیا ہے؟ مجھ سے ذرا انتظار نہیں ہو رہا۔۔۔ "

ہاں صحیح کہا، انتظار تو ہم سے بھی نہیں ہو رہا،، مینو میں مکے، گھونسے، تھپڑ، جوتے اور ڈنڈے ہیں، آپ کیا لینا پسند کریں گے؟؟

سوال عجلان سے کیا گیا تھا، پر جواب پیچھے سے کہیں اور سے آیا تھا، اور مڑنے کے اگلے ہی پل ارحب کو ساری کارستانی سمجھ آ گئی تھی، پر اب دیر ہو گئی تھی اور بچنے کا کوئی راستہ نہ تھا، کیونکہ وہ دونوں اِس پر بُری طرح ٹوٹ چکے تھے، اور یہ بیچارا یہی کہتا رہ گیا کہ پہلے کچھ کھانے تو دو، خالی پیٹ لڑنا گناہ ہوتا ہے۔ اور اُن دونوں کے مطابق وہ اسے کھلا ہی تو رہے تھے۔۔

ستمبر: 2016

مقام: لاہور

انمول، ذرفہ، اسا اور ربیسہ اِس وقت اپنے مڈٹرم پیپرز ختم ہونے کی خوشی میں آؤٹنگ پر نکلی تھیں، اب اگلے ڈیڑھ ماہ تک آزادی تھی، اور اس کے بعد فائنلز تھے،، اور اچھے لوگ وہی ہوتے ہیں جو ہر پل کو پوری طرح جئیں۔۔ خوش ہونے یا سیلیبریٹ کرنے کے لئیے کسی موقع کی تلاش کرنے والے ہمیشہ ناخوش ہی رہتے ہیں ۔۔ کل کس نے دیکھا ہے، جو ہے، آج ہے، ابھی ہے، تو کیوں نا اس لمحے کو کھل کر جیا جائے، کچھ حسین یادیں ان گزرتے پلوں سے وابستہ کی جائیں،، اگر ہم آنے والے وقت کی فکر میں اپنا آج گنوادیں تو ہمارا کل بے رونق اور بدمزہ ہو جائے گا۔۔۔

وہ چاروں اِس وقت اولڈ لاہور میں تھیں، اگرچہ وہ پہلے بھی یہاں کئی بار آچکی تھیں، پر چاروں اکٹھے ایک ساتھ نہیں آئی تھیں۔۔ انمول ہمیشہ کے جیسے انجوائے کرنے کی بجائے اِدھر اُدھر دیکھنے میں مصروف تھی،، جانے کسے تلاش کر رہی تھی،، جبکہ وہ تینوں فوڈ سٹریٹ کے روڈ سائڈ پر کھڑے کیا کھایا جائے یہ سوچ رہی تھیں۔۔

¤¤¤

اچانک انمول کو کچھ دُور کوئی دکھائی دیا اور وہ تیزی سے اُس جانب بھاگی،، اور وہ تینوں اُسے آواز ہی دیتی رہ گئیں۔۔ انمول اب سڑک کنارے کھڑی تھی، اور کافی غور سے

ایک خواجہ سرا کو دیکھ رہی تھی، بلکہ یہ کہنا بجا ہو گا کہ گھور رہی تھی۔۔ابھی اس عمل کو دو منٹ ہی گزرے ہونگے اور وہ جان گئی کہ یہ وہ نہیں ہے جس کی اُسے تلاش ہے۔۔ خیر اب واپس جانے کے سوا کوئی راستہ تھا نہیں،اور یہ سوچ کر وہ واپسی کی طرف مڑی، پر سگنل کھل چکا تھا،روڈ پر کافی رش تھا اور وہ اکیلے روڈ کراس کرتے ہوئے ہمیشہ کنفیوژ ہو جاتی تھی۔۔۔

(ہاں جی،سب کو کنفیوژ کرنے والی لڑکی بھی کنفیوژ ہوتی تھی، عجیب ہے نا؟؟ نہیں عجیب نہیں انمول ہے۔۔۔)

ریان اُس وقت وہاں اپنے کسی دوست کے ساتھ فوڈ سٹریٹ آیا ہوا تھا،اور پچھلے پانچ منٹ سے روڈ پر آگے پیچھے ہوتے ہوئے ایک لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو روڈ کراس کرنے کی کوشش میں ناکام ہو رہی تھی،،وہ کچھ دیر تک تو دیکھتا رہا اور پھر جا کر انمول سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا،اور گاڑیوں کو ہاتھ دیتا ہوا روڈ کراس کرنے لگا،انمول نے جب دیکھا کہ کوئی اور اُس کے قریب روڈ کراس کر رہا ہے،تو چپ چاپ اس کے پیچھے ہو لی تاکہ اُس کے پیچھے پیچھے روڈ کراس کر لے۔۔روڈ کراس کرتے ہوئے نہ انمول نے اپنے ساتھ روڈ کراس کرنے والے شخص کو دیکھا،اور نہ ہی ریان اُس سے ایک قدم

آگے ہونے کی وجہ سے اُسے دیکھ پایا تھا۔۔۔

وہ تینوں جو پچھلے بیس منٹ سے غائب انمول کا انتظار کر رہی تھی، آتے ہی اُس پر برس پڑی، کہاں غائب ہو گئی تھی؟؟ تم ہمارے ساتھ آئی تھی کہ اکیلے گھومنے؟؟ ہمیں لگا واپس چلی گئی ہو گی پر تم تو تمہارا بیگ اور سیل بھی یہیں چھوڑ گئی تھی۔۔۔

"وہ وہ مجھے لگا، کہ وہ وہ وہ ہے، پر وہ وہ نہیں تھا۔۔"

انمول جو تقریباً بھاگتے ہوئے آئی تھی، اپنی سانس بحال کرنے کے لئے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے بولی۔۔

"ہیں ہیں کون؟ کون وہ؟ کون نہیں تھا؟ کس کی بات کر رہی ہو؟ وہ کون کوئی جن تھا کہ بھوت؟ یا کوئی ٹی-وی سٹار؟؟ کہاں تھا؟؟۔۔ "اسا اور اُس کی آدھی ادھوری بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اور ربیسہ جیسے سمجھ گئی تھی، کیونکہ اِس سے پہلے دو آدھ بار بھی ایسا ہو چکا تھا، جب وہ انمول کے ساتھ باہر آئی تھی۔۔۔

"اس بار پھر کوئی فقیر ہی ہو گا، یا کوئی ریڑھی والا، کیوں انمول؟؟ " وہ انمول سے

مخاطب تھی، جبکہ باقی دو سمجھنے سے قاصر تھی کہ یہ کس زبان میں کیا بات ہو رہی ہے؟؟

"نہیں،اِس بار نہ فقیر،نہ کوئی ریڑھی والا تھا،بلکہ ایک خواجہ سرا تھا۔۔"

"سیریئسلی؟انمول تم ایک خواجہ سرا کے پیچھے بھاگی تھی؟؟آر یواِن یور سینسس؟؟"

اس بار تو ربیسہ بھی حیران تھی،وہ جانتی تھی کہ انمول پاگل ہے،مگر کیا وہ اِس حد تک پاگل ہو سکتی ہے،اسے ہر گز اندازہ نہیں تھا۔۔

¤¤¤

چلو اچھا ہوا تم آئی تو،ایک تو میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں اور پھر مجھے کچھ چیزیں بھی خریدنی ہیں ابھی،کل گھر کے لیئے نکلنا ہے،ربیسہ کا گھر لاہور کے قریب ہی سیالکوٹ سے تھا،اور وہ تقریباً ہر ویک اینڈ ہی گھر جاتی تھی،مگر پچھلے دو ہفتوں سے وہ نہیں جا پائی تھی،پیپرز کی وجہ سے۔۔۔اساور کا تعلق کشمیر سے تھا اسی لیئے وہ صرف گرمیوں کی چھٹیوں میں ہی جا سکتی تھی۔۔۔انمول اور ذرفہ دونوں کا تعلق اسلام آباد

سے تھا، اگرچہ لاہور سے اسلام آباد کا فاصلہ بہت زیادہ نہ تھا، اور اگر انمول چاہتی تو وہ بھی ذرفہ کے جیسے چار گھنٹوں کا سفر کر کے ہر ہفتے نا سہی ہر مہینے تو گھر جا سکتی تھی، مگر وہ صرف سمسٹر بریک میں ہی گھر جاتی تھی۔۔

اسا ور جاننا چاہتی تھی کہ آخر کون تھا وہ جس کے لئیے وہ ایسے پاگلوں کے جیسے بھاگ کے گئی تھی، اور متجسس تو ذرفہ بھی تھی، مگر پوچھنے کی ہمت نہیں تھی اُس میں، اُس روز لاسٹ فون مسٹری کے بعد والی عزت ابھی نہیں بھولی تھی۔۔ جانتی تو ر بیسہ بھی کچھ خاص نہیں تھی، سوائے اِس کے کہ انمول میڈم کسی ان دیکھے، انجانے، گمنام شخص کی تلاش میں ہے،، اور یہ مرضِ شوق انہیں بچپن سے لاحق ہے،، ہاں اب نا قابل علاج ہو چکا ہے۔۔ وہ بیچاری سمجھی تھی کہ کوئی آئیڈیل یا کرش ہو گا، پر انمول کو دیکھ کہ ایسا لگتا نہ تھا کہ اُسے بھی کسی پر کرش ہو سکتا ہے۔۔ پر سوال تو یہ تھا کہ پھر ایسا کون تھا جسے انمول پاگلوں کی طرح ہر شخص میں ڈھونڈ رہی تھی یہاں تک کہ فقیر اور ریڑھی بان تک نہ چھوڑے تھے اس نے، جس پر ذرا سا شک ہوتا کہ یہ وہ ہو سکتا ہے، فوراً چڑھ دوڑتی تفتیش کرنے، اور آج تو اُس نے حد ہی کر دی تھی، مطلب کہ خواجہ سرا۔۔۔

خیر یہ سوال اب معمہ بن چکا تھا، اور تجسس نے اُن تینوں کو اِس بات پر مجبور کر دیا تھا کہ

وہ اب اِس معمے کو سلجھائیں۔۔۔

"ہاں تو انمول پھر کب بتا رہی ہو اس بارے میں ؟" سوال ربیسہ نے کیا تھا۔۔

"ہاں بتاتی ہوں چلو اندر تو چلتے ہیں، کب سے یوں بھکاریوں کی طرح سٹریٹ کارنر میں کھڑے ہیں۔۔۔"اب وہ تینوں اندر داخل ہو گئی تھیں۔۔۔اور اب انمول کے بے مثال شوق کی کہانی شروع تھی۔۔

"میں ایک ایسے گمنام شخص کی تلاش میں ہوں،، جسے آج تک میں نے نہیں دیکھا، نہ ہی میں اُس کے بارے میں کچھ بھی جانتی ہوں کہ وہ کہاں ہے اور کیسا ہے،، مگر پھر بھی میں جانتی ہوں کہ وہ ہے، وہ ہر جگہ ہے، وہ کبھی بھی کہیں بھی مل سکتا ہے، کسی بھی روپ میں، اُس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا، سوائے اُس کے جسے وہ خود اجازت دے اپنے تک آنے کی۔۔ "

"تو تم یہ کہہ رہی ہو کہ تم ایک انجانے شخص کی محبت میں گرفتار ہو؟؟" سوال کرنے والی ذرفہ تھی۔۔

"نہ نہ یہ کوئی پیار یا محبت نہیں ہے، میں اُس احساس کو نام نہیں دے سکتی، ہاں پر کچھ تو

ہے۔۔"انمول نے وضاحت کی تھی۔۔

"اچھا، تو تمہیں اِس بات کا یقین کیوں ہے کہ وہ تمہیں کبھی کہیں یونہی راہ چلتے مل جائے گا، اور ایک لمحے کے لئے فرض کرو کہ مل بھی گیا تو تم اُسے پہچانو گی کیسے، جب تم اُس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی، نہ نام نہ شکل؟ تو آخر اُسے پہچانو گی کیسے ؟؟"

اب کی بار پوچھنے والی ربیسہ تھی۔۔۔

"مجھے وہ ملے گا، کب، کہاں، کیسے اور کیوں، میں یہ نہیں جانتی، پر مجھے یقین ہے کہ ایک دن میری اِس تلاش کا مجھے صلہ ملے گا، کیونکہ جس چیز کو شدت سے چاہا اور مانگا جائے، تو ایسا کیسے ممکن ہے کہ وہ آپ کو نہ ملے ؟؟! اگر آپ کا عقیدہ یا ایمان کمزور ہو تو معجزے آپ کے لئیے نہیں ہیں، کیونکہ معجزے بھی اُن کے لیئے ہی ہوتے ہیں، جو اُن کے ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔۔ مجھے یقینِ کامل ہے کہ میری طلب اور چاہ اُسے مجھ تک لائے گی۔۔۔ اور رہی بات کہ میں اُسے پہچانوں گی کیسے تو یاد رکھو، جو دِکھتا ہے، وہ ہوتا نہیں، اور جو ہوتا ہے وہ دِکھتا نہیں، جس دن آپ اِس راز کو پا لیں، آپ کے لیے باقی رازوں سے پردہ ہٹ جاتا ہے۔۔ کچھ چیزوں اور لوگوں کے لیئے دیدہ بینا نہیں دیدہ دل چاہیئے ہوتا ہے۔۔۔"

¤¤¤

ریان اب کھانا چھوڑے اس عجیب لڑکی کی عجیب دلیلیں سُن رہا تھا، وہ یہ فیصلہ کرنے سے قاصر تھا کہ یہ یقین کی کون سی منزل تھی؟؟ چونکہ لڑکی کی پیٹھ اُس کی جانب تھی، سو وہ اِس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہا تھا، پر وہ دیکھنا چاہتا تھا، اور وہ کیوں دیکھنا چاہتا تھا یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔ بالآخر وہ تھوڑی تگ و دو کے بعد اُس کا چہرہ دیکھنے میں کامیاب ہو گیا تھا، اور اُسے حیرت کا جھٹکا تو تب لگا تھا، جب اُس نے دیکھا کہ یہ تو وہی لڑکی ہے، جس سے یہ اُس روز شاپ میں ٹکرایا تھا،، یعنی وہ غلط نہیں تھا اس لڑکی کے بارے میں اپنی رائے قائم کرنے میں، کیونکہ کچھ تو تھا اِس لڑکی میں جو اِسے باقیوں سے الگ کرتا تھا، جس کی وجہ سے دونوں دفعہ وہ اس لڑکی سے متاثر ہوا تھا۔۔۔

¤¤¤

دسمبر 2020

مقام: اسلام آباد

عنم کا یہ ہفتہ بہت مصروف گزرا تھا، وہ اپنی ایک کزن کی شادی میں شرکت کے لئے

گاؤں گئی ہوئی تھی اوراِس پورے ہفتے میں اُسے ایک پل بھی میسر نہ آیا تھا کہ آریان سے بات کر پاتی، عموماً بات ہوناہو، روز وہ ایک آدھ میسج ضرور کر دیا کرتی تھی، اُس کام میں مشغول دُشمنِ جان کو اپنے ہونے کا احساس دلانے کے لیئے،، پر پچھلے ایک ہفتے میں وہ ایسا نہ کر سکی تھی، اور کسی نے اِس بات کو بہت شدت سے محسوس کیا تھا۔۔

آج گاؤں سے واپس آنے کے بعد اُس نے آریان سے بات کرنے کا سوچا اور تبھی اُس کے لئے ایک میسج ٹائپ کیا۔۔۔

"لگتا ہے مصروف لوگ ہمیں بھول گئے، ہم نے یاد نہیں کیا، تو ہمیں بھی یاد نہ کیا گیا،، ہائےےےےے

اُسے ہم یاد آتے ہیں مگر فرصت کے لمحوں میں..

مگر یہ بھی سچ ہے کہ اُسے فرصت نہیں ملتی"

اگلے پانچ منٹ میں جواب آیا تھا۔۔

"اطلسی زمین کا ہر کونہ خوبصورت ہے،، مگر میرے لئے نہیں،، کیونکہ تمھاری کمی صرف تمھارے ہونے سے پوری ہو سکتی ہے کوئی دوسرا اس کا ہم عصر نہیں ہو سکتا"

"ارے واہ آج تو سڑو، کھڑوس اور بورنگ لوگ بھی شاعرانہ ہوئے ہیں، واہ کیا بات ہے، یہ کمال کس وجہ سے؟؟"عنم کی جانب سے فوراً طنزیہ سوال آیا تھا۔۔

"تمہاری صحبت کی وجہ سے، اگرچہ میں اظہار میں تمہاری طرح ایکسٹرو ورٹ نہیں ہوں مگر اِس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ میں سڑو، کھڑوس یا بورنگ ہوں،، ویسے تمہیں ہر گز شرم نہیں آتی کہ تم میرے بارے میں یہ سب سوچتی ہو،، توبہ توبہ۔۔"

"استغفر اللہ،، شرم کس بات کی؟؟ اب جو سچ ہے وہ ہے، اور سچ بولنے میں جس نے کی شرم، اُس کے پھوٹے کرم،، اور ویسے بھی میں کیا سوچتی ہوں آپ کے بارے میں، اِس سے زیادہ اہم یہ ہے کہ میں آپ کو سوچتی ہوں، کیا یہ کم ہے؟؟"

اُس سے باتوں اور عجیب کی لوجک میں آج تک کوئی جیتا تھا، جو آج آریان جیت جاتا۔۔۔

دسمبر 2020

مقام: اسلام آباد

ریان اور عجلان مل کر بہت اچھے سے ارحب کی چھترول کر چکے تھے، اور اب تینوں

لڑنے کے بعد بُری طرح تھک چکے تھے،اور کھانا کھا رہے تھے،جو ریان نے آرڈر کر کے منگوایا تھا۔۔ کھانے کے بعد عجلان نے اُن تینوں کے لئے کافی بنائی تھی،اور ریان نے اُن دونوں کو اپنے آنے والے مشن کی بریفنگ دینی تھی،جس کی ٹیم کے چار ممبرز میں سے دو،عجلان اور ارحب تھے۔۔۔

اگرچہ اُنہیں اپنی ٹیم میں شامل کرنے کا فیصلہ ریان نے اکیلے کیا تھا،مگر اب وہ اِن دونوں کو پورے اعتماد میں لے کر،مشن کو ڈسکس کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ خوشی خوشی نہ صرف اِس مشن کو قبول کر کے اِس کا ساتھ دیں گے،،بلکہ تن،من، دھن کی بازی لگانے میں اک پل کے لیئے نہ رُکیں گے،نہ سوچیں گے سب کچھ نثار کرنے سے پہلے۔۔اس ٹیم کے تین ممبرز یہاں موجود تھے،ریان،ارحب اور عجلان، اور چوتھے ممبر کے بارے میں ریان ابھی کچھ بتانا نہ چاہتا تھا،اس کے لئے وہ صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا۔۔ابھی وہ مشن ڈسکس کر کے ڈیوٹیز اسائن کرنا چاہتا تھا۔۔

ارحب ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں مینیجنگ ڈائریکٹر تھا،اور دراصل وہ وہاں تعینات کروایا گیا تھا،کیونکہ وہ ملٹی نیشنل کمپنی ایک نام نہاد پولیٹیشن کی تھی،جو منی لانڈرنگ، سمگلنگ اور منشیات کے کاروبار میں ملوث تھا۔۔ارحب کا کام اُس کے خلاف ٹھوس

NEW ERA MAGAZINE

شواہد اکٹھے کرنے اور اُس کے ہر آنے والی سر گرمی کے متعلق اپنے افسران کو آگاہ کرنا تھا۔۔۔

عجلان اسلام آباد کی ایک نجی یونیورسٹی میں ایم ایس آئی ٹی میں ان رول تھا،،دراصل وہ ایک ہیکر تھا،اور ریان اور ارحب کے ساتھ اُنھی کے ادارے میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا تھا،،اِس یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینے کا مقصد یونیورسٹی سٹوڈنٹز میں تیزی سے پھیلنے والی منشیات پر چیک اینڈ بیلنس رکھنا تھا۔۔۔

کافی کے بعد اب وہ تینوں سر جوڑے بیٹھے ہوئے تھے،،اور ریان انہیں مشن کی ناکامی اور اپنے جوانوں کی شہادت کے بارے میں بریفنگ دے رہا تھا،اور ساتھ ہی اُس ان آفیشل اسائنمنٹ کا،جو وہ ایکسیپٹ کر آیا تھا۔۔اب انہیں اگلا لائحہ عمل طے کرنا تھا۔۔۔

¤¤¤

ستمبر 2016

مقام:لاہور

ریان اِس لڑکی کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا،،نہ جاننے کی کوئی کوشش یا خواہش

رکھتا،،اگراِس لڑکی نے اسے بیک وقت حیران ومتاثر نہ کیا ہوتا،،اوراِس وقت وہ ویسے بھی فری تھا،توسوچا کیوں نااِس مسٹری گرل کے پزل کو سلجھایا جائے،،ویسے بھی اُسے مسٹریز بہت پسند تھی۔۔

انمول کھانا کھانے کے بعد اب بل پے کررہی تھی،تب ہی ریان اپنے دوست سے ایکسکیوز کرکے اٹھا۔۔اور تیزی سے دروازے کی جانب بڑھا تاکہ انمول اور اُس کے گینگ سے پہلے باہر جاسکے،اُس کے کام کی نوعیت اور طبیعت اُسے اِس بات کی اجازت نہ دیتے تھے کہ یوں گلی محلے کے لوفر لفنگوں کے جیسے شریف لڑکیوں کا پیچھا کرے۔۔ہاں وہ الگ بات،کہ وہ اس سے پہلے بھی کئی بار لڑکیوں کا پیچھا کرچکا تھا،پروہ لڑکیاں شریف ہرگزنہ تھیں۔۔۔

(چچچچ کتنا غلط سوچ رہے ناآپ،اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا کہ ریان گلی محلے کا کوئی لوفر یا لُفنگا تھا۔۔ہاں وہ پیچھا کرنا اُس کی جاب کی کنسا ئمنٹز تھیں،اور یہ پیچھا کرنا اُس کا ذاتی فیصلہ تھا۔۔۔)

ریسٹورنٹ سے نکلنے کے تھوڑی ہی دیر بعد وہ جان گیا تھا کہ اِن لڑکیوں کی منزل کیا ہے،کیونکہ وہ ایک آٹو رکشہ والے سے کرائے پر بحث کررہی تھی،اور بحث کرنے والی

کوئی اور نہیں یقیناً انمول ہی تھی اور ریان بہت انہماک سے اِس مسٹری گرل کی عجیب لاجکز سُن رہا تھا۔۔۔

آٹو والے کا کہنا تھا، کہ رات آٹھ بجے سے ریٹ چینج ہو جاتے ہیں، اور چونکہ وہ چار لڑکیاں تین مختلف ہاسٹلز سے تھیں، تو وہ کم کرائے پر ہرگز نہیں جا سکتا۔۔اور انمول اُسے بتانے انفیکٹ لڑ کر منوانے میں لگی تھی، کہ اُسے آٹو والے کو روکتے اور بات شروع کرتے ہوئے ٹائم سات بج کر پچپن منٹ تھا، تو آٹھ بجے والا رُول اپلائی نہیں ہوتا،،اور وہ آٹو تین نہیں ایک ہاسٹل جو کہ تینوں میں سب سے آخر میں تھا کے لیئے ہی بُک کر رہی تھی،،(انمول اور ذرفہ ہاسٹل 2،اسا ور ہاسٹل 5 جبکہ ربیسہ ہاسٹل 9 کی تھی اور تینوں ہاسٹلز ایک ہی لائن میں ترتیب سے تھے)تو دو اور جگہ دس سے پندرہ سیکنڈ کے لئے رُکنا کسی بھی کھاتے میں نہیں آتا۔۔۔

اور بالآخر دس منٹ کی بحث کے بعد وہ پورے سو روپے کم کروانے میں کامیاب ہو گئی تھی،اور اِس وقت اُس کی خوشی دیدنی تھی،،آٹو والا کچھ دیر اور سُنتا تو یقیناً پاگل ہو جاتا, اور اُس کے ساتھ کی باقی تینوں لڑکیاں انمول کی اِس بارگیننگ پر شرمندہ ہو رہی تھیں

۔۔۔

ذرفہ کا کہنا تھا کہ آٹو والے غریب ہوتے ہیں،اِس لئے اُن بیچاروں سے بحث نہیں کرنی چاہئیے، یہ ناانصافی اور حق تلفی ہے،،اور انمول اب اُسے بتارہی تھی کہ سٹوڈنٹ سے زیادہ کوئی غریب نہیں ہوتا،،اور سٹوڈنٹ کو اپنے حق کے لیے خود آواز اُٹھانی چاہیے،، اور اگر اتنے ہی فضول پیسے تھے ذرفہ کے پاس تو کھانے کا مینو دیکھتے ہوئے وہ ڈیش کی بجائے پرائز کیوں دیکھ رہی تھی،اور اوبریا کریم پہ نہ جانے کا مشورہ کیوں دیا تھا اُس نے؟؟اور آٹو والا جتنے بنتے ہیں اُس سے کہیں زیادہ لے رہا تھا،، کسی کو اُس کے جائز حق سے زیادہ حق دینا بھی ناانصافی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

اور ذرفہ بیچاری اُس لمحے پہ پچھتا رہی تھی جب اُس نے بولنے کے لیے مُنہ کھولا تھا۔۔ اور یہ بھی کہ انمول کی زیرک نگاہ سے کب کوئی بچ پایا تھا، جو وہ بچ سکتی۔۔اور کچھ دور کھڑا ریان اب ہنس ہنس کر دوہرا ہورہا تھا،، کوئی اتنا آؤٹ سپوکن کیسے ہو سکتا ہے؟؟ اِس سے پنگا لینا آ بیل مجھے مار کے مترادف تھا۔۔اور ایک ذرفہ تھی، جو اتنی بار مار کھا لینے کے بعد بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

¤¤¤

دسمبر 2020

مقام: اسلام آباد

روز بہت صبح اُٹھنے والی عنم آج کافی دیر سے سو کر اُٹھی تھی،،اور آج کا پورا دن وہ ریلیکس ہو کر گزارنا چاہتی تھی،،لائف میں رولز ہونا از آ گڈ تھنگ،، مگر پوری لائف سٹرکٹ رولز کے مطابق گزار دینا از ناٹ فائن۔۔ کبھی کبھی کچھ روٹین سے ہٹ کر بھی ہونا چاہیے۔۔۔

ویسے بھی سال اپنے اختتام پر تھا،،اور اگلا سال شروع کرنے سے پہلے سیلف ایکپلائزیشن اور سیلف ریئلائزیشن بہت اہم تھیں،،اس لیئے آج کا دن عنم نے خود کے نام کیا،،نو رولز،نو پیپلز فار آ ڈے۔۔۔

سب سے پہلے ایک اچھا سا ناشتہ ہونا چاہیے،پھر اُس کے بعد اپنا فیورٹ کام بُک ریڈنگ،اور پھر کچھ شاپنگ اور باہر ایک اچھا سا لنچ،،اُس کے بعد موووی اور لاسٹ میں لانگ ڈرائیو کے بعد گھر پر ایک اچھا سا ڈنر۔۔آج کے لیئے پلان وہ ڈیسائڈ کر چکی تھی،اور اب اُس پر عمل کرنے کی باری تھی اب۔۔۔

سب سے پہلے اُس نے فون آف کیا،،ہم لوگ فون کے دور میں بغیر فون کے جینا بھول گئے ہیں،،عادت خواہ کسی چیز کی ہو یا انسان کی،ایک حد سے بڑھنے لگے تو بے ضرر

نہیں رہتی۔۔

عنم اُن لوگوں میں سے تھی جو چیزوں یا لوگوں کو اپنی عادت نہیں بننے دیتی تھی،،اور جب اُسے لگنے لگتا کہ کوئی چیز یا شخص اُس کی عادت بننے لگا ہے، تو خود کو فوراً اُس سے الگ کر لیتی تھی۔۔اُسے بس ایک ہی خوف لاحق تھا کہ کبھی ڈیپنڈ نہ ہوا یموشنلی کسی پر۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اُس کی لائف یا موڈ کسی چیز یا دوسرے انسان کے مرہون منت ہوں۔۔۔

وہ بہت حد تک اپنی اِس عادت اور اُصول کو قائم رکھ پائی تھی، ہاں اِس سب کا اطلاق ایک شخص کے لئے نہیں ہوتا تھا،، ہو ہی تو نہیں سکتا تھا،،اُس کے لیے تو عنم کے سارے ریڈار خراب ہو جاتے تھے، اُس کی دفعہ سارر رولز اور اصول جانے کہاں چلے جاتے تھے۔۔۔

خیر بریک فاسٹ اور ایک اچھی کتاب پڑھنے کے بعد اب وہ ایک مال کا رُخ کر چکی تھی،، جہاں اِس کا ارادہ گھومنے اور ونڈو شاپنگ کا تھا بجائے زیادہ کچھ خریدنے کے۔۔۔وہ مختلف برانڈز کی دکانوں میں گھوم رہی تھی، اور سوائے ایک دو چیزوں کے اُسے کچھ بہت خاص پسند نہ آیا تھا، مگر خریدا اُس نے اِن ایک دو چیزوں میں سے بھی

کچھ نہیں تھا،، کیونکہ عنم کے مطابق انسان کو بس اُتنا اور اُسی وقت خرید نا چاہیئے جتنا جس وقت ضرورت یا ضروری ہو۔۔۔

اب کافی دیر دکانوں میں گھومنے اور ونڈو شاپنگ کے بعد وہ کچھ کھانے کے ارادے سے اوپر فوڈ کورٹ گئی،، اور لمحے کے ہزارویں سیکنڈ میں وہاں اپنے دشمنِ جان کو پہچان گئی تھی،، کچھ پل بے یقینی، حیرانی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے تھے،، وہ یہاں اِس وقت،، اُسے تو اِس وقت دوسرے کسی شہر میں اپنے کسی آفس میں کام کر رہے ہونا چاہیے تھا،، پر شاید وہ مجھے سرپرائز دینا چاہتا ہو،، مگر میں نے تو اُسے نہیں بتایا کہ میں یہاں ہوں تو پھر کیسے ؟؟ خیر اس کے لئے پتا کرنا کون سا مشکل تھا۔

اتنا سوچ کر وہ اپنے قدم اُس کی طرف بڑھانے ہی لگی تھی، کہ ایک دم آریان کے سامنے ایک ماڈرن سی لڑکی کو جو کافی معیوب سے ویسٹرن ڈریس میں ملبوس تھی،، اُس سے ہنستے ہوئے باتیں کرتے دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئی تھی۔۔ تو مطلب وہ اکیلا نہ تھا،، وہ یہاں کسی اور کے ساتھ تھا،، سرپرائز تو واقعی عنم کو مل چکا تھا، اب مگر خوشی نہ تھی، ہاں بے یقینی اور حیرت اپنی جگہ قائم ودائم تھی۔۔۔

(جو دِکھتا ہے وہ ہوتا نہیں، جو ہوتا ہے وہ دِکھتا نہیں)

www.neweramagazine.com

ضروری نہیں جو جیسے دِکھ رہا ہو، ہمیشہ وہ ویسا ہی ہو،، ضروری نہیں ہے کہ جو ہماری آنکھ دیکھے وہ ہمیشہ سچ بھی ہو۔۔۔

کچھ سوچ کر دُور کھڑے رہتے ہوئے اُس نے آریان کو کال کی تھی، جسے بُری طرح اگنور کیا گیا (شاید فون سائلنٹ پر ہو، خود کو دی جانے والی یہ پہلی تسلی ہرگز نہ تھی)۔۔۔

دوسری بار پھر نمبر ملایا گیا، اِس بار فون پر نظر ڈالی گئی مگر اٹینڈ نہ کیا گیا (شاید وہ کال کٹنے کے بعد خود کرے، ایک اور جھوٹی تسلی)۔۔۔

ایک آخری کوشش،، ایک بار پھر سے نمبر ملایا گیا، اِس بار فون اُٹھا لیا گیا، یعنی دُشمنِ جان نے اُس پر رحم کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔۔۔

"ہاں ہیلو، کیا ہوا؟؟ فون کیا تم نے خیریت، کچھ ارجنٹ تھا تو ٹیکسٹ کر دیتی۔۔" ایک ہی سانس میں کہا گیا، جیسے فون سُننے والے کو فون کاٹنے اور بات ختم کرنے کی بہت زیادہ ہی جلدی تھی۔۔۔

"تم کہاں ہوا بھی، کیا کر رہے ہو؟؟" عنم نے حد درجہ اپنی آواز کی کپکپاہٹ چھپانے

کی کوشش کی تھی۔۔۔

"سیریئسلی، تم نے یہ پوچھنے کے لئے کال کی؟ مجھے لگا جانے کیا قیامت آگئی ہے؟ کام کررہاہوں، بزی ہوں، میٹنگ میں ہوں، فری ہو کر خود بات کروں گا، ٹیک کیئر۔۔"

اور فون کاٹ دیا گیا تھا۔۔

اور ایک قیامت ہی تو تھی جو آکہ گزری تھی، جسے برپا کرنے والے کو اِس کی خبر بھی نہ تھی۔۔۔کام، میٹنگ، بزی۔۔کچھ تھا جو عنم نے خود میں ٹوٹتے پایا تھا۔۔

کیا اب بھی وہ کہہ سکتی تھی، کہ آنکھوں دیکھا، کانوں سُنا غلط تھا؟ کیا اب بھی کوئی دلیل تھی، اُس دشمنِ جان کے حق میں۔۔

اور اُسے لگا تھا کہ وہ اگلا قدم نہ لے پائے گی، اُسے اپنا دل اور قدم دونوں بہت بھاری اور بوجھل ہوتے دکھائی دیئے تھے۔۔۔

عنم جیسے گھر پہنچی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی، دُکھ یا غم اُسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر ہر گز نہ ہوا تھا، کیونکہ وہ اُس کا، صرف اُس کا ہے، یہ یقینِ کامل تھا،، پتھر پہ لکیر کے جیسے تھا۔۔ بُرا اُسے آریان کے جھوٹ سے لگا تھا، جیسے اُس نے فون پر بات کی تھی، اُس

لہجے پر رونا آیا تھا، غصہ اُسے خود پر آیا تھا کہ کیوں خود سے ایکسپکٹ کر بیٹھی تھی، وہ ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی تھی۔۔ کیا اُسے اپنے پیار پہ بھروسہ نہ تھا؟؟ وہ وہاں جب اُس کے لیئے تھا ہی نہیں تو پھر کیسے ہو سکتا تھا؟

ہم انسان اتنے سیلفش کیوں ہو جاتے ہیں؟ جسے چاہیں، جس سے محبت کریں، اُس پر حکومت کرنا اپنا فرضِ عین سمجھنے لگتے ہیں،، اُس سے یہ اُمید رکھتے ہیں کہ وہ ہر پل، ہر لمحہ ہمارے لیئے میسر ہو، اُس کی اپنی کوئی زندگی، مرضی یا خوشی نہ ہو،، وہ ہمیں اپنے ہر ایک عمل کا جوابدہ ہو، پیار انسان کو تنگ دل تو نہیں بناتا، پھر ہم کیوں ہو جاتے ہیں؟؟ ہر انسان کو اُس کی پرسنل سپیس چاہیے ہوتی ہے، اور رشتوں کا دم گھٹنے لگتا ہے جب ہم انہیں قید کرنے کی کوشش کرتے ہیں، خدارا اپنی ناقص عقل، شک کی عادت، اور یقین کی کمی کو پوزیسونس کا نام مت دیں،، پیار آپ کو پرواز کے لیئے پر دیتا ہے، آپ کے پر کترتا نہیں ہے۔۔

دو گھنٹے رونے کے بعد عنم کو عقل آ گئی تھی، اور اُسے افسوس ہوا تھا خود پر کہ وہ ایسے کیوں بی ہیو کر رہی تھی، آریان ان دنوں بہت زیادہ مصروف تھا، کام کے سلسلے میں ٹریولنگ بہت زیادہ تھی،، وہ عموماً آدھی رات کو فری ہوتا تھا، اور عنم اُس وقت سو رہی

ہوتی تھی بس یہی ایک وجہ تھی کہ وہ صحیح سے ٹائم نہیں دے پارہا تھا،، یہ سچ تھا کہ اُسے آریان کی، اُس کی باتوں کی، اُس کے ٹائم کی، اُس کے پرواہ کرنے کی غرضیکہ ہر اک شے کی عادت ہو گئی تھی، اور کچھ عادتیں نشے کی لت کے جیسے ہوتی ہیں، انسان خود کو ادھورا اور بے سکون پاتا ہے اُن کے بغیر۔۔

وہ آریان کو بہت شدت سے مِس کر رہی تھی۔۔ وہ اُس سے ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتی تھی، اُس سے لڑنا اور جھگڑنا چاہتی تھی، وہ یہ بھی چاہتی تھی کہ وہ روٹھے اور آریان اُسے بہت مان سے منائے، اُس کی سٹوپڈ نا ختم ہونے والی باتیں اور عجیب و غریب لاجک سُنے،، اُس سے دن بھر کا احوال پوچھے، کچھ اپنے دل کا حال کہے،، ہاں بس یہی کچھ تو چاہتی تھی وہ۔۔ پر یہ بات اُسے کون سمجھاتا کہ پریکٹیکل اور رئیل لائف خوابوں اور خیالوں کے جیسے نہیں ہوتی،، ہم جو کچھ، جیسا چاہیں، ہمیں ہمیشہ وہ سب ویسا مل جائے ایسا عنم کی بُکس اور ناولز میں تو ہو سکتا تھا پر اصل میں نہیں۔۔

اور بھی غم ہیں زمانے میں محبت کے سوا،،

راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا،،

¤¤¤

وہ تینوں پچھلے چار گھنٹوں سے ڈسکس کر رہے تھے،اور اپنی اپنی فنی مہارت اور قابلیت کی بناپر شک کے جواز پیش کر رہے تھے،،عجلان اور ریان کا ماننا تھا کہ کوئی ہائی اتھارٹی آفیسر اِس میں ملوث تھا،،جبکہ ارحب کو لگتا تھا،کہ اُن کا دشمن اُن کی ٹیم میں سے نہیں ہے،ہاں وہ جو کوئی بھی ہے،وہ اِن سے بہت زیادہ طاقتور ہے،اور اِن کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔۔

ایک بار شک کا بیج دل میں اُگ جائے تو اُس سے پُھوٹنے والی خودرو جھاڑیوں سے نجات حاصل کرنا مشکل ہے۔۔سب سے پہلے شہید ہو جانے والے کا لنک ڈھونڈنا تھا، اُن کی حاصل کردہ انفارمیشن سے سب سے زیادہ خطرہ کس کو تھا؟ بالآخر کافی تھک ودو کے بعد وہ تین سسپیکٹس پر متفق ہوئے تھے،اور تینوں کے ذمّے اِن سے ریلیٹڈ ایک ایک انفارمیشن اکٹھی کرنی تھی،از سرِ نو،کیونکہ اُنہیں اپنے سوا اب کسی پر بھی بھروسہ نہ کرنا تھا،،جو انفارمیشن اُن کے پاس آلریڈی موجود تھی اُسے وہ کراس چیک کرنا چاہتے تھے،کوئی لوپ ہول باقی نہ بچے،کیونکہ غلطی کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔۔ اُنہیں ہر صورت سو فیصد نتیجہ لانا تھا،اِس سے کم کچھ بھی قابل قبول نہ تھا۔۔

یہاں سے اب تینوں کو الگ ہونا تھا،،عجلان کو جس ٹارگٹ پر کام کرنا تھا،وہ فل وقت

ملک سے باہر تھا، سو اُس کی واپسی سے پہلے اُسے یہاں کی ساری معلومات جمع کرنی تھی، اُس کے پاس زیادہ وقت نہ تھا، اور اُسے اپنا کور خود چوز کرنا تھا، کچھ ایسا کہ وہ ٹارگٹ تک ڈائریکٹ رسائی حاصل کر سکے۔۔۔ اور یہ جان سکے کہ اُن کا دشمن آخر اُن کی ٹیم میں سے کس سے ملا ہوا ہے، کن ذرائع سے وہ دونوں روابط قائم کیئے ہوئے تھے۔۔۔

ارحب کو اپنی کمپنی کے تھرو ہی، اپنی ڈائریکٹر کی پوسٹ کا استعمال کرتے ہوئے اپنے ٹارگٹ کے ساتھ بزنس ڈیل کرنی تھی، اور اُس کے ساتھ پارٹنر شپ کر کے اپنے ٹارگٹ کا اعتماد حاصل کرنا تھا اور پھر اُس کے اہم راز جان کر اُسے اپنے ہی لوگوں کے ہاتھوں تباہ کرنا تھا۔۔۔

ریان نے خود کو ایک فارن انوسٹر ظاہر کرنا تھا، جو در اصل انڈر گراؤنڈ اسلحہ اور منشیات خریدنے والا بن کر اپنے ٹارگٹ سے ملنے والا تھا۔۔۔ اگرچہ اِس کام میں خطرہ سب سے زیادہ تھا، کیونکہ اُسے ایک اللیگل کام کرنا تھا، اور اِس دوران پکڑے جانے پر اُسے کوئی بچانے والا نہ تھا، یقیناً وہ بھی ٹارگٹ ایل ذی ڈان کے جیسے اپنے ہی دشمنوں میں گردانا جاتا اور اپنی ہی ٹیم کے ہاتھوں مار دیا جاتا تھا۔۔ پر رسک تو لینا تھا، دشمن کو شکست دینے کے لئے اب وہ اُس کے دوست کے روپ میں اُس سے ملنا چاہتا تھا۔۔

اِس پورے مشن کے دوران اُنہیں ایک دوسرے سے ڈائریکٹ رابطہ رکھنے کی ہر گز کوشش نہ کرنی تھی،تاکہ کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے،،ہاں اُنہوں نے رابطے کے لئے ڈراپ استعمال کرنا تھا۔۔ یہ رابطے کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس میں آپ ایک طے شدہ مقام،جو کوئی بھی ہو سکتا ہے،پر اپنا پیغام کوڈورڈ میں چھوڑ آتے ہیں،اور متعلقہ شخص وہ پیغام (ڈراپ) اُٹھا لینے کے بعد وہاں ایک مخصوص سگنل چھوڑ جاتا ہے، جسے سروسنگ سگنل کہا جاتا ہے، جس کا مطلب ہوتا ہے کہ پیغام موصول ہو گیا ہے۔۔ انٹیلیجنس میں یہ طریقہ سب سے زیادہ کارآمد ہے اور استعمال کیا جاتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

¤¤¤

فائنل پیپرز ختم ہو چکے تھے،،اب دو ہفتے کی سمسٹر بریک تھی،،اور انمول کی کزن کی شادی تھی، جس کے لئے اُسے اسلام آباد جانا تھا۔۔۔ وہ اِس وقت لاہور کے بس ٹرمینل پر موجود تھی،،اور لمبی قطار میں کھڑی ٹکٹ لینے کا انتظار کر رہی تھی۔۔ رش بہت زیادہ تھا،اور اُسے اُمید نہ تھی کہ اُسے ٹکٹ مل پائے گی۔۔

بیس منٹ کے انتظار کے بعد وہ کاؤنٹر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔پر 4 بجے والی بس میں اب جگہ نہ رہی تھی، گاڑی چلنے میں بس پندرہ منٹ ہی رہ چکے تھے،،اُس نے

ایک آخری سی کوشش کرنا چاہی اور کاؤنٹر سے پتا کیا، کہ کیا کوئی ایسا ہے جس نے ایڈوانس بکنگ کی ہو، پر وہ اب تک نہ آیا ہو؟ یہ آخری اُمید تھی، کیونکہ ایڈوانس بُکنگ کی صورت میں آپ کو ہر حال میں بس چلنے سے آدھا گھنٹہ پہلے ٹکٹ کلیکٹ کرنا ہوتی ہے، بصورتِ دیگر، آپ کی ٹکٹ کینسل ہو جاتی ہے۔۔

اور اِس کے بعد والی دونوں گاڑیاں اکانومی بسسز تھیں، جو راستے میں کئی جگہ کافی ٹائم کے لئے رُکتی ہیں، جس سے ایک تو یہ کہ بہت دیر ہو جاتی اور دوسرا یہ زیادہ سیف بھی نہ تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سخت مایوس ہوئی تھی یہ جان کر کہ ایسا نہیں ہے، سامان کے ساتھ بار بار ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا آسان نہ تھا، نہ سامان چھوڑ کر وہ جاسکتی تھی۔۔ وہ ابھی اسی شش و پنج میں تھی، کہ کسی نے اُسے پکارا۔۔

"ایکسکیوز می۔۔ کین آئی ہیلپ یو؟؟"

"Excuse me, Can I help you?"

مدد کی آفر کرنے والا ریان تھا۔۔۔

)وہ یہاں اتفاقاً آیا تھا،اُس دن کے بعد اُسے انمول نظر نہ آئی تھی،نہ ہی وہ اِس بارے میں کچھ سوچ یا کر پایا تھا،،اور ایک کنسائنمنٹ کی وجہ سے وہ امریکہ چلا گیا تھا۔۔وہ دو دن پہلے ہی واپس آیا تھا،اور اب عجلان کے ساتھ اُسے اسلام آباد جانا تھا (

"یس پلیز،آئی رئیلی نیڈ ٹو گو تو اسلام آباد اینڈ آئی کانٹ فانڈ اینی سیٹ ہئیر،،از دیئر اینی ادر ٹرمینل نیئر؟ "

"yes please, I really need to go to Islamabad and I can't find any seat here,, is there any other terminal near?"

انمول نے جواب دیا۔۔وہ اپنے بیگز اُٹھاتے ہوئے بولی،ارادہ تھا کہ کسی اور پاس کے ٹرمینل پر ٹرائی کرتی ہے،کیونکہ یہاں انتظار کرنا بے فائدہ تھا۔۔

"ایکچولی،میں نے اسلام آباد کے لئے بُک کی تھی،اور ٹکٹ بھی لے چکا،بٹ مائی فرینڈ از ناٹ کومنگ،،اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دے سکتا ہوں ٹکٹ۔۔"ریان ٹکٹ دکھاتے ہوئے بولا۔۔۔

"اوو شیور وائے ناٹ۔۔۔"

وہ اُس کے ہاتھ سے ٹکٹ لیتی آگے جا چکی تھی۔۔وہ یہ سمجھی تھی کہ اِس نے ٹکٹ جس کسی کے لئے لیا ہے، وہ نہیں آرہا، سو بِنا سوچے سمجھے، کچھ بھی پوچھے، وہ اب بس کے اندر داخل ہو چکی تھی،، ہیلپر اُس کے بیگز اب مخصوص جگہ پر رکھ رہا تھا۔۔

اور ریان ایک بار پھر حیران ہوا تھا، اور اُسے عجیب بھی لگا تھا، پر خیر پہلے کب اِس لڑکی میں کچھ بھی عام لڑکیوں کے جیسے تھا جواب ہوتا۔۔

اب وہ عجلان کو فون ملا چکا تھا، اور اُسے بتا رہا تھا کہ وہ اپنا انتظام خود کر لے، کیونکہ وہ ریان کے بتائے ہوئے ٹائم تک ٹرمینل نہیں پہنچا تھا، تو سزا تو بنتی تھی لیٹ ہونے کی۔۔۔

انمول سیٹ نمبر 28 ڈھونڈنے کے بعد اب جا کہ سیٹ 27 پہ بیٹھ چکی تھی، جو کہ ونڈو سیٹ تھی،، یہ سوچ کر کہ جس کسی کی بھی تھی، وہ اب تک خالی تھی تو مطلب کوئی نہیں آنے والا۔۔ ابھی اُسے سیٹ ہوئے ایک منٹ بھی نہ گزرا تھا، کہ ریان کچھ فائلز اور ایک بریف کیس لئے بس کے اندر داخل ہوا، اور اُس کے سر پر کھڑا ہو گیا۔۔

"یہ میری سیٹ ہے میڈم۔۔"ریان نے اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے بظاہر سیریس لہجے میں کہا۔۔۔

آپ کی تھی،اب تو میری ہوگئی نا،ابھی باہر آپ نے خود تو مجھے ٹکٹ دی تھی،وہ ریان کے سامنے ٹکٹ لہراتے ہوئے بولی۔۔اوہاں،یاد آیا،میں نے آپ کو ٹکٹ کی پیمنٹ نہیں کی،تو آپ وہ لینے آئے ہونگے یقیناً۔۔اووو سوری،میں بھول ہی گئی،ابھی دیتی ہوں،،اب وہ یہ کہہ کر بیگ میں سے پیسے نکالنے لگی۔۔۔پر جب ریان ٹس سے مِس نہ ہوا،نہ پیسے لئے اُس نے،تو اُسے تھوڑا عجیب لگا۔۔۔دیکھو مسٹر،کچھ بھی اُلٹا سیدھا سمجھنے یا مجھے جج کرنے کی کوشش نہ کرنا۔۔اور نہ ہی یہ سمجھنا کہ میں زیادہ پیسے دوں گی، تم جانتے نہیں ہو مجھے،،وہ ہمیشہ کے جیسے نان سٹاپ بولے جارہی تھی،،،اور ابھی وہ بیگ میں ہاتھ ڈالے کچھ ڈھونڈ ہی رہی تھی،کہ اُس کی ساتھ والی سیٹ پر ریان بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

جی،جی،جانتا ہوں کہ کسی کو اُس کے حق سے زیادہ حق دینا ناانصافی ہے،تو یقیناً آپ مجھے اُتنی ہی پیمنٹ کریں گی،جتنی بنتی ہے۔۔۔

وہ نا سمجھی سے اُسے دیکھ رہی تھی،اور اِس سے پہلے کہ کسی نتیجے پر پہنچتی،وہ ایک بار پھر

بولا۔۔

اور یہ بھی کہ بیگ میں موجود آپ کے ہاتھ میں جو خالی انجکشن ہے،اُس کے ائیر بلز وینز میں جاتے ہی بندے کو مفلوج کر دیتے ہیں۔۔رائٹ؟؟؟

وہ مُنہ کھولے اِس عجیب و غریب شخص کے مُنہ سے اپنی کہی باتیں سُن رہی تھی،،جو اُس نے دو مختلف جگہوں پر مختلف وقت کہے تھے،،حیرانی لازم تھی۔۔سب کی بولتی بند کروانے والی،آج پہلی بار چُپ ہوئی تھی،وہ نہیں جانتی تھی کہ کیا کہے۔۔۔

"میں مانتا ہوں میں نے آپ کو ابھی تھوڑی دیر پہلے بس کی 28 نمبر ٹکٹ دی ہے،پر یہ سیٹ جس پر اِس وقت آپ بیٹھی ہوئی ہیں،یہ 27 نمبر ہے،اور اِس کا ٹکٹ میرے پاس ہے۔۔۔"

اُس نے انمول کے ہی انداز میں ٹکٹ لہراتے ہوئے کہا۔۔۔

"اووو سوری،وہ ایکچولی،وہ وہ میں،ونڈو سیٹ،آئی مین کمفرٹیبل نہیں،،اوکے سوری، میں اُٹھ جاتی ہوں۔۔۔"

)یہ انمول ہی تھی،جو ہڑبڑا گئی تھی،کنفیوژ ہو گئی تھی،ایسا پہلی بار ہوا تھا۔۔۔(

"اٹس فائن، آپ بیٹھی رہیں، ویسے بھی یہ سیٹ واکنگ وے کی سائڈ آتی ہے، تو آپ کو پرابلم ہو گی آنے جانے والوں کی وجہ سے، آئی ول مینج۔۔۔"

اور وہ بنا کچھ بھی جتائے اب اپنی فائل کھولے اُس میں گم ہو چکا تھا،، وہ انمول کو اپنے ہونے کی وجہ سے ان کمفرٹیبل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ انمول اُس کے ہوتے ہوئے ان سیف فیل کرے، یا اُسے غلط سمجھے۔۔

دسمبر کی یخ بستہ ہواؤں کو آنکھیں بند کیئے محسوس کر رہی تھی،، دن کو ہونے والے واقعہ کا اثر اب تقریباً زائل ہو چکا تھا۔۔ وہ پُرسکون ہو چکی تھی،، صد شکر کہ دُشمنِ جان سے کوئی بحث نہ کی تھی، نہیں تو اِس وقت وہ خود پچھتا رہی ہوتی۔۔

اتنے میں اُس کا فون بجا، آریان کا تھا،، اُس نے کاٹ دیا۔۔ دوبارہ فون بجا، اِس بار پھر اگنور کر دیا گیا۔۔ تیسری بار فون بجنے پر اُس نے فون ہی آف کر دیا۔۔ وہ اِس وقت صحیح سٹیٹ آف مائنڈ میں نہیں تھی،، بس اِسی لئے ابھی بات نہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔ آریان جانتا تھا کہ وہ ناراض تھی، کیونکہ وہ اُس سے بہت روڈلی بات کر چکا تھا اگرچہ اُس کی انٹینشنز غلط نہ تھیں، نہ ایسا کچھ کرنے کا ارادہ تھا پر اب ہو تو چکا تھا نا۔۔

اور جب غلط ہو جائے، پھر چاہے جان بوجھ کر، یا پھر غلطی سے، ہمیں چاہیے کہ دل

www.neweramagazine.com

کشادہ کر کے آگے بڑھ کر کمیونیکیٹ کریں۔۔۔کیونکہ جب تک ہم بات نہ کریں گے، ڈسکس نہ کریں گے، تو حل کیسے ہونگے مسئلے؟ جب ہم انا کے بت کھڑے کر لیں، اور یہ سوچ کر پیچھے ہٹ جائیں کہ ہم ہی کیوں پہل کریں، جب کہ ہم غلط بھی نہ ہوں، تو غلط فہمیاں اپنی جگہ بنا لیتی ہیں،، اور جس رشتے یا تعلق میں غلط فہمیاں آ جائیں،، وہاں فاصلے یقینی ہو جاتے ہیں۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ عنم سے بات کر کے اُسے کلئیر اور خود کو جسٹیفائی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ اپنی متاعِ زیست کو دُکھ نہیں دے سکتا تھا۔۔وہ نہیں آنے دے سکتا تھا کوئی بھی غلط فہمیاں یا دوریاں۔۔۔یہ تو ان دونوں نے شروع سے طے کر رکھا تھا، کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے، اگلے کی بات سُنے بنا کوئی جذباتی فیصلہ نہیں کریں گے وہ،، تو پھر وہ ایسا کیوں کر رہی تھی۔۔۔کچھ تو تھا، جو کہیں غلط تھا، اگرچہ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا، مگر وہ یہ ضرور جانتا تھا کہ اُسے سب صحیح کرنا تھا، اور وہ بھی جلد از جلد بنا مزید وقت گنوائے۔۔

¤¤¤

یہ سوچ کر وہ اب گاڑی نکال چکا تھا،، اور ڈیڑھ گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد اب اُس کے گھر

کے لان میں تھا۔۔اور تھوڑی ہی دیر کی محنت اور کوشش کے بعد اب بالکنی میں موجود تھا۔۔ کھڑکی سے اندر جھانکا تو وہ اپنے ہی خیالوں میں کھوئی اپنی گود میں دھرے ہاتھوں کو گھورنے میں مگن تھی۔۔وہ یقیناً کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی،،اور اُس کی خاموشی اور گہری سوچ آریان کو تشویش میں مبتلا کرنے کے لئے کافی تھیں۔۔

کھڑکی پر ہونے والی ہلکی سی دستک پر وہ اپنے خیالوں کی دُنیا سے باہر آئی،اور سامنے اُسے پاکر بھی خیال ہی کا گمان ہوا،،تب ہی زور سے آنکھوں کو رگڑا،،پر وہ تو وہی تھا،، کیا میں اتنا زیادہ سوچ رہی ہوں کہ اب وہ خوابوں اور خیالوں سے نکل کر باہر آگیا ہے؟؟ وہ وہیں کھڑا مُسکرا رہا تھا،پھر اِسے باہر بالکونی میں آنے کا اشارہ کرکے ریلنگ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔اور ہونق بنی اُسے دیکھتی ہی رہ گئی،،پھر بیڈ سے اُتر کر چپل پہنی،بال پیچھے باندھ کر کیچر لگایا اور شال سمیٹتے باہر بالکونی میں آگئی۔۔

دسمبر کی سرد رات،اور روح جما دینے والی سردی میں وہ بالکنی میں کتنے آرام سے کھڑا تھا۔۔

"اووہ آپ سچ میں یہاں،پر کیسے،لیکن آپ یہاں کیوں آئے ہیں،جانتے ہیں نا کہ آپ

کو آنا الاؤ نہیں ہے۔۔"عنم کی جانب سے سوال در سوال پوچھے گئے۔۔

"ہاں میں یہاں، اور کس لیئے،، میرا نہیں خیال کہ یہ بتانے کی ضرورت ہے، اگر ایک نے اصول توڑا ہو، تو اُس کی جوابی کارروائی میں دوسرے کا اصول توڑنا کاؤنٹ نہیں ہو گا،،"آریان عنم کو اُسی کے انداز میں اُسی کے بنائے رولز یاد کروا رہا تھا۔۔

"میں نے کوئی رول بریک نہیں کیا۔۔"وہ دنیا جہاں کی ساری معصومیت اپنے چہرے پر سجا کر بولی۔۔۔

"اوہ رئیلی، فون کیوں آف کیا بِنا بات کیے؟؟ یہ بھی تو الاؤ نہیں تھا نا۔۔۔ خیر سوکس کیوں نہیں پہنی تم نے؟ اتنی ٹھنڈ ہے، بیمار ہو جاؤ گی۔۔"

"آپ کو پتا ہے، مجھے سوکس سے اُلجھن ہوتی ہے،، خیر آپ اندر آجائیں باہر بہت ٹھنڈ ہے،، ہاتھ ٹھنڈے ہو جائیں گے آپ کے۔۔۔ "

"ہیں کیا؟ ہاتھ ٹھنڈے ہو جائیں گے کا مطلب؟ کیا ہاتھ الگ ہیں؟؟"وہ حیرانی سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا، وہ واقعی نہیں سمجھا تھا اِس بات کا مطلب۔۔

"ٹھنڈے ہاتھوں والے لوگ بے وفا ہوتے ہیں،، "ہمیشہ کے جیسے ایک عجیب و

غریب سی لاجک پیش کی گئی،، جس پر آریان کا فلک شگاف قہقہہ گونجا تھا۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ تھامے اب روم میں داخل ہو چکی تھی،،اور سلائیڈنگ ڈور بند کر رہی تھی۔۔اب وہ دونوں آمنے سامنے کچھ اِس طرح بیٹھے تھے کہ عنم بیڈ پر تھی،اور آریان سامنے سنگل سیٹر صوفے پر۔۔۔

"سوکس پہنو پہلے،اُلجھن نہ ہو نا ذرا اب تمہیں،اور نا یہ کہ میں بھول گیا بات۔۔پھر بات ہو گی اور کوئی،،پہنو پہلے،فوراً۔۔"وہ حکم جاری کر چکا تھا۔۔۔

اور ہمیشہ کے جیسے حکم کی تعمیل میں سر جھک گیا تھا،"جی اچھا" ہاں وہ الگ بات دل صلواتیں سُنانے کو بے چین تھا۔۔وہ عنم کو منہ بناتے ہوئے سوکس پہنتا دیکھ رہا تھا،اور نہایت خاموشی سے اِس منظر کو اپنے موبائل میں قید بھی کر چکا تھا۔۔

¤¤¤

گاڑی موٹر وے پر رواں تھی،،اور سفر جاری تھا،،اگلا آدھ ایک گھنٹہ انتہائی خاموشی سے گزرا،اور انمول بھی اب تک نارمل اور کمفرٹیبل ہو چکی تھی۔۔اور کانوں میں ہیڈ فونز ڈالے اپنے فون میں کوئی ڈرامہ دیکھنا ہی چاہ رہی تھی کہ اتنے میں اُسے ذرفہ کی

کال آگئی جو آخری پیپر والے دن ہی گھر چلی گئی تھی،،البتہ انمول جو کہ دو تین دن رُکنے کے بعد آج جا رہی تھی،،اور اگلے پانچ سے سات منٹ وہ دونوں باتیں کرتی رہی،،انمول اُسے اپنے گھر کزن کی شادی پر آنے کا انویٹیشن دے رہی تھی۔۔،،ریان اب تک ایک فائل سٹڈی کر چکا تھا اور اب دوسری کھولے بیٹھا تھا۔۔

کال ختم کرنے کے بعد اب وہ سوچ رہی تھی کہ کیا اور کیسے کیا جائے،،دسمبر کا مہینہ شروع تھا اور ٹھنڈ بہت زیادہ تھی،،اور انمول کو اِس وقت چائے کی طلب ہو رہی تھی۔۔پھر کچھ سوچ کر اُس نے اپنے بیگ میں سے ٹریولنگ مگ نکالا،جو کہ فُل چارجڈ تھا،اور اب وہ اپنی بوتل سے اُس میں پانی ڈال رہی تھی۔۔اگلے پانچ منٹ میں اُس کی لائٹ ریڈ سے گرین ہو گئی جس کا مطلب تھا کہ پانی بوائل ہو چکا ہے۔۔ریان اب فائل کی بجائے اُسے پڑھنے میں لگ گیا تھا۔۔

"ڈو یو نیڈ اینی ہیلپ؟"ریان نے ازراہِ مروت پوچھا۔۔

Do you need any help?

"یس شیور،وائے ناٹ"،،وہ تو جیسے اسی انتظار میں تھی،،اپنے سامنے پڑے دو ڈسپازیبل گلاسسز جو بس انتظامیہ کی جانب سے پانی کے لئے مہیا کیے گئے تھے،ریان کو

پکڑا گئی اور اپنے بیگ سے اب ٹی بیگ اور ایوری ڈے ساشے نکال رہی تھی، پھر اُس نے باری باری دونوں گلاسسز کو جواب بطور کپ استعمال ہو رہے تھے میں ٹی بیگ، ایوری ڈے اور پانی شامل کیا،، پھر بیگ سے ہی آئسکریم سٹک نکالی اور مکس کر کے ایک کپ اُسے دے گئی،، یہ آپ لے لیں۔۔ یہ احسان تھا کہ کیا ریان سمجھ نہ سکا۔۔۔

اور اُس کے کسی بھی ایکسپریشن یا ری ایکشن سے پہلے ہی بول پڑی۔۔۔

"میرے پاس اِس ٹائم شوگر نہیں ہی ہے،، میں تو شوگر فری بھی یہ لیتی ہوں،، آپ کو اگر نہیں پینی تو دیکھ لیں۔۔ اور ہاں اس ایمر جنسی چائے کی بیس پر میری کوکنگ ابیلیٹی کو جج مت کیجئے گا،، اس ٹائم ایسی ہی ہو سکتی ہے۔۔"

یہ بیگ تھا کہ عمرو عیار کی کوئی زنبیل جس میں نا جانے کیا کیا تھا،، وہ یہی سوچ کر رہ گیا۔۔۔

"جی تھینکس بٹ نو تھینکس، میں چائے نہیں پیتا۔۔" ریان نے آرام سے منع کرتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں تو نہیں پیتے تو پہلے بتانا چاہیئے تھا نا،، اب تو بن گئی ہے،، تو پینی تو پڑے گی،، رزق

ہے ضائع تو نہیں کر سکتے نا۔۔۔"وہ تو چڑ ہی گئی تھی۔۔۔

یہ لڑکی کیا چیز تھی،،وہ اب اُسے ایسے ڈانٹ کر کہہ رہی تھی جیسے جانے کتنے عرصے کی شناسائی ہو،،کوئی نہ کہہ سکتا تھا کہ وہ اِس شخص سے براہ راست پہلی بار مل رہی تھی۔۔۔

"جی"،اور وہ چپ چاپ چائے کا کپ لبوں سے لگا چکا تھا۔۔اور یہ پہلی بار تھی کہ ریان نے چائے ٹیسٹ کی تھی،، عجیب تھی یہ ٹیسٹ لیس شوگر فری ٹی،،پر اب کیا کہہ سکتے تھے،کچھ کہنے کی غلطی وہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

¤¤¤

"یس شیور،،چائے آپ بنائیں میں پکوڑے بنا دیتی ہوں۔۔چائے بنانا سکھائی تھی نا میں نے۔۔یاد ہے؟؟"عنم نے آریان کو یاد دلایا۔۔

"بہت اچھے سے،، بھول سکتا ہوں کیا؟؟وقت کتنی تیزی سے گزرتا ہے،ابھی کل کی بات لگتی ہے وہ شوگر فری،ٹیسٹ لیس چائے "

"کتنے ڈیش ہیں نا آپ،اُس ٹائم تو نہیں بولے تھے کچھ بھی،چپ چاپ پی گئے تھے،،

اب دیکھو ذرا۔۔"

"اِس ڈیش میں کیا آتا ہے، خود ہی فل بھی کر دو اب۔۔ہاں تو اُس ٹائم بولتا تو تم نے وہی چائے میرے اُوپر اُنڈیل دینی تھی۔۔اب شیرنی سے پنگا کون لیتا بھلا۔۔ "

"گُھنے، میسنے، اور اور باقی خود ہی لگالیں ڈیش میں، وہ اس وقت اتنے ہی القاب یاد آرہے ہیں۔۔ "انمول فوراً بولی۔۔۔

وہ کہتے ہوئے کچن کی جانب بھاگی تھی۔۔

اور اگلے آدھے گھنٹے میں وہ دونوں چائے اور پکوڑے بنا چکے تھے،، اور ایک بار پھر روم میں موجود تھے،، ریان رات کے ایک بجے پکوڑے کھانے میں مگن تھا،، اور وہ بس اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اگلی بار نا، ج آدھی رات کو میسج کر کے پوچھنا جب کہ کیا کر رہی ہو تو بریانی بنانے کا کہنا،، تاکہ نیکسٹ ٹائم جب آؤں تو بریانی کھانے کو ملے مجھے۔۔ "

وہ پکوڑے کھاتے ہوئے بولا۔۔

"تم آنے والے ہو، بتا دیتے تو بنا دیتی۔۔اگلی دفعہ انشاءاللہ بنی ہوئی ملے گی،، پر یوں

رات کے ایک دو بجے نہیں، لنچ پر آنا تو۔۔۔"

"جو حکم۔۔پر ابھی اجازت دو چلتا ہوں۔۔

انشاءاللہ زندگی رہی تو پھر حاضر ہو نگا،، ٹھنڈ زیادہ ہے، دھیان رکھنا اور بیمار مت ہو جانا،
اور ابھی سو جاؤ بہت لیٹ ہو گیا ہے۔۔۔"

"جی بہتر۔۔"وہ کہتے بیڈ سے اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور ہمیشہ کے جیسے مُنہ ہی مُنہ میں
دعاؤں کا ورد کر کے اُس پر پھونک رہی تھی،، جو اُس کے سامنے ہاتھ باندھے، مسکراتا
ہوا کھڑا تھا۔۔

"اللہ کی امان میں دیا،، اپنا بہت سا خیال رکھئے گا۔۔۔اور صحیح سلامت واپس آیئے گا،،
ڈرائیو دھیان سے کرنا اور پہنچ کر ہو سکے تو ایک ٹیکسٹ کر دینا۔۔۔ "

وہ مُسکراتا ہوا اب بالکنی سے ہی نیچے اُتر رہا تھا، بالکل ویسے ہی جیسے آیا تھا۔۔۔اور وہ پیچھے
کھڑی اُسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

¤¤¤

"اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو ایک بات پوچھوں آپ سے؟"ریان نے چائے پیتے ہوئے

پوچھا۔۔۔

"جی نہیں،،اگر آپ کو لگتا ہے کہ بات مائنڈ کرنے والی ہے تو مت پوچھیں،،اچھا چلیں پوچھ لیں،،آپ بھی کیا یاد کریں گے کہ کس سے پالا پڑا ہے۔۔۔ "

"کس سے پڑا ہے؟؟" وہ بول پڑا۔۔۔

"انم۔۔۔انمول،،مجھے انمول کہتے ہیں۔۔"

"بالکل صحیح کہتے ہیں۔۔۔ "وہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دے گیا۔۔

"جی جانتی ہوں میں۔۔"وہ کوئی پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔۔

"آپ کس کی تلاش میں ہیں؟؟کیا پتا میں آپ کی مدد کر سکوں کچھ اِس بارے میں۔۔۔ "

"دیکھیئے مسٹر آریان،،پہلی بات تو یہ کہ مجھے فری ہونے والے اور اپنی لمٹ کراس کرنے والے لوگ زہر لگتے ہیں،،دوسری بعد کہ آپ کو اگر مدد کا اتنا ہی شوق ہے تو کوئی ٹرسٹ یا فاؤنڈیشن کھول لیں،،اور لوگوں کی مدد کر کے اُن سے دعائیں لیں۔۔ تیسری اور آخری مگر سب سے امپورٹنڈ بات کہ آپ کیسے جانتے ہیں کہ میں کسی کی

تلاش میں ہوں،، جہاں تک میری عقلِ ناقص کو یاد ہے، میں نے ایسا کوئی اشتہار کبھی کہیں دیا ہی نہیں۔۔۔ "

اور ریان اُسے ہونق بنے تک رہا تھا، اُس نے تو انمول کو اپنا نام نہیں بتایا تھا تو پھر انمول اُسے آریان کہہ کر کیوں پکار رہی تھی،، یہ آریان کون تھا؟؟؟

"حیران ہونے کی ویسے ضرورت ہے تو نہیں،، آپ کا نام آپ کی فائل سے دیکھا،، مطلب جان بوجھ کر نہیں دیکھا، پر نظر پڑ گئی۔۔" وہ شاید اُس کی حیرانی بھانپ گئی تھی۔۔۔

ریان اب اپنی فائل پلٹ کر دیکھ رہا تھا جہاں ایجنٹ کا اے اور تھوڑی سی جگہ چھوڑ کر ریان لکھا تھا، جسے وہ آریان پڑھ رہی تھی۔۔۔

اور آج پہلی بار تھا جب وہ ریان سے آریان بنا تھا،، اِس وقت وہ نہیں جانتا تھا کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب اُسے اپنے اصل نام سے زیادہ یہ نام بھا جائے گا۔۔

"اوہ اچھا سہی،، جی تو مس انم۔۔۔ انمول،، میں نے ایسا اِس لئے کہا کہ مجھے لگا میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔۔ اور آپ نے صحیح کہا، آپ نے کہیں اشتہار نہیں دیا تھا،، پر

میں نے ایک مرتبہ آپ کو کسی سے بات کرتے ہوئے سُنا تھا،بس تبھی پوچھا۔۔ "

اور اِس سے پہلے کہ وہ اُسے غلط سمجھتی،،وہ اُس دن ریسٹورنٹ کا حوالہ دے رہا تھا،،تا کہ اُسے یہ نہ لگے کہ وہ جانے کب سے اُس کا پیچھا کر رہا تھا۔۔

¤¤¤

"میں نا ایک سپائی کی تلاش میں ہوں۔۔"انتہائی آرام و سکون سے بم پھوڑا گیا۔۔

"واٹ؟؟سوری۔۔واٹ ڈڈ یو جسٹ سے؟؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

What? Sorry,, what did you just say??

ایک لمحے کو اُسے لگا کہ کہیں وہ اِس کے بارے میں کچھ جان تو نہیں گئ،پر وہ کیسے جان سکتی تھی۔۔۔وہ شش و پنج کی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔

آپ کو جیمز بانڈ،یا شر لک ہولمز کی تلاش ہے کیا؟یقیناً آپ کو مسٹریز پسند ہوں گی۔۔

نہ نہ نہیں،،ہر گز نہیں۔۔آپ غلط سمجھ رہے ہیں،،مجھے کیا لینا دینا جیمز بانڈ یا شر لک ہولمز سے۔۔میں تو اپنے سپائز کی بات کر رہی ہوں،،دی پراؤڈ مار خور۔۔مٹی کے لاڈلوں،وفا کے پُتلوں کی۔۔جو ہر جگہ ہو کر بھی کہیں نہیں ہیں،،اور کہیں نا ہو کر بھی

ہر جگہ۔۔میں نہیں جانتی وہ کہاں ہوتے ہیں،،پر میں چاہتی ہوں کہ میں اُن میں سے کسی سے ملوں،،میری لائف کا جنون،میرا عشق،میرا کرش،میرا آئیڈیل۔۔۔میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش،میرا ارمان ہے۔۔۔

وہ پلکیں جھپکے بنا اُسے سُن رہا تھا۔۔انمول کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی،کہ یہ اُس کا فیورٹ ٹاپک ہے،،جس پر وہ نان سٹاپ کبھی نا ختم ہونے والی گفتگو کر سکتی ہے۔۔۔

"اووآئی سی۔۔۔ویسے آپ کسی ایسے شخص کو تلاش کرنا کس لئے چاہتی ہیں؟؟میرا مطلب ہے کہ آپ کی انٹینشنز کیا ہیں؟؟"

سچ کہوں تو میں نہیں جانتی،،کہ کیا کبھی مجھے ایسا کوئی شخص ملے گا بھی کہ نہیں،،اور اگر ملے گا تو کیا میں اُسے پہچان پاؤں گی بھی کہ نہیں۔۔اور یہ بھی نہیں کہ مل کر کیا کروں گی،،کیا کہوں گی،،کیسے ری ایکٹ کروں گی۔۔ہاں بس چاہتی ہوں کہ کوئی کہیں،کسی روز اچانک مل جائے۔۔میری تلاش کئی سالوں سے جاری ہے،،لاہور آنے سے پہلے جب میں اپنے ہوم ٹاؤن اسلام آباد میں تھی تو جب کبھی اپنی کزن کی یونیورسٹی جاتی تھی،اُس کے ساتھ بنے آئی ایس آئی کوارٹرز کو پورا پورا دن دیکھتے گزار دیتی تھی،،کہ کیا پتا کسی روز کوئی جھلک دکھائی دے۔۔پر نہیں ملا کوئی۔۔لاہور آکر تو میں نے ہر اُس

جگہ اور روپ میں ڈھونڈنے کی کوشش کی،، جس میں مجھے لگا، کہ وہ ہو سکتا ہے،، پر یہاں بھی نہیں ملا۔۔ سب کہتے کہ میں پاگل ہوں،، اور عجب روگ پال رکھے ہیں میں نے،، پر میں ایسی ہی ہوں۔۔۔

ہمارے ملک کے لوگ فوج سے محبت کرتے ہیں، لڑکیاں یونیفارمڈ پرسن کی خواہش کرتی ہیں،، اُنہیں تو کوئی پاگل نہیں کہتا۔۔ اور مجھے کہتے ہیں۔۔ جب کوئی فوجی شہید ہوتا ہے،، تو اُسے پورے اعزاز اور تکریم کے ساتھ سپردِ خاک کیا جاتا ہے،، مگر جب کوئی گمنام سپاہی شہید ہوتا ہے،، تو کسی لاوارث قبر میں دفن ہو جاتا ہے۔۔ پکڑا جائے تو اُس کا ملک اُسے قبول نہیں کرتا۔۔ تھوڑی سی تنخواہ ملتی ہے،، مگر ہر پل سر پر کفن باندھے وفا نبھانے کو تیار رہتا ہے۔۔ بدلے میں اُسے کوئی انعام نہیں چاہیئے ہوتا۔۔ چاہتا ہے تو بس اتنا،، کہ جب نام پکاریں جائیں گے سب اہلِ وفا کے،، تو اُس کا نام بھی اُن میں شامل ہو۔۔ کہاں ملتا ہے یہ جذبہ، یہ شوق، یہ جنون۔۔ مجھے دراصل اِس جنون سے عشق ہے۔۔۔

وہ بولتے چلے جا رہی تھی،، اِس بات سے قطعی طور پر ناواقف کہ اُس کے ساتھ بیٹھا شخص اُنہی میں سے ایک تھا،، جس کی اُسے برسوں سے تلاش تھی۔۔ اور مُسکرا رہا تھا یہ

جان کر یہ کہ آخر وہ ایک ہی جنون تھا، جو اُسے بار بار اِس لڑکی کی طرف مائل کر رہا تھا،،
جو اُسے متاثر کر رہا تھا۔۔ سچ کہتے ہیں، انسان اپنے جیسوں کو ہی تلاش کرتا ہے۔۔ انمول
سچ میں انمول تھی،، وہ دل سے اِس لڑکی کی سچائی اور جنون کو سلام پیش کر رہا تھا۔۔

جب وہ کافی دیر بولتی رہی، اور ریان کی جانب سے کوئی رسپانس نہ آیا تو خاموش ہو گئی،،
اُسے لگا کہ سب کے جیسے وہ شخص بھی اِسے پاگل سمجھ رہا ہو گا،، جو ایسے نان سٹاپ
جانے کیا کیا بولے جا رہی تھی۔۔

کیا ہوا؟ آپ چُپ کیوں ہو گئیں؟ تھک گئیں کیا؟ وہ پانی کی بوتل اُس کی طرف
بڑھاتے ہوئے بولا۔۔

وہ سمجھی کہ شاید ریان اُس کا مذاق اُڑا رہا ہے۔۔ فوراً بولی، دیکھیں مسٹر آریان،، نہ میں
آپ کو جانتی ہوں، نا آپ مجھے،، نہ ہی اِس سفر کے بعد ہم نے دوبارہ کبھی کہیں ملنا
ہے،، تو میرا ماننا ہے کہ ہمیں ہمارے سیکرٹ، خواب اور خواہشات ایسے لوگوں کے
ساتھ ڈسکس کرنے چاہئیں، جنہیں ہم نا جانتے ہوں۔۔ نا پھر کبھی ملیں،، اجنبی لوگوں
کی یہی بات سب سے بھلی ہوتی ہے، کہ وہ آپ کو جج نہیں کر سکتے، نہ کوئی فائدہ یا
نقصان پہنچا سکتے ہیں،، کیونکہ وہ آپ کو نہیں جانتے۔۔ نا جاننا ایک بہت بڑی نعمت ہوتی

ہے،،اگر ہم سمجھیں تو۔۔۔اس طرح کرنے سے دل کا بوجھ بھی ہلکا ہو جاتا ہے،،اور کوئی ڈر بھی نہیں رہتا کہ کوئی آپ کے بارے میں کیا سوچے گا۔۔۔

باقی کے ایک گھنٹے کا سفر نہایت خاموشی سے گزرا،،انمول کو ریئلائز ہو گیا تھا شاید کہ وہ بہت زیادہ بول چکی ہے،،ہاں کرنے کے بعد ہی تو وہ سوچتی تھی ہمیشہ۔۔اس لئے اب چُپ ہو گئی تھی۔۔ریان نے بھی کوئی نئی بات نہیں چھیڑی تھی،،ایک ہی دن میں اُسے انمول کے بارے مین اتنا کچھ پتا لگ گیا تھا،جو ہضم کرنا پہلے ہی بہت مشکل تھا۔۔ نہ انمول نے اُس سے اُسکے بارے میں کچھ پوچھا تھا،،اور نہ ہی اُس نے کچھ بھی بتایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خیر بالآخر سفر تمام ہوا،،اور دو اجنبی جو کچھ پل کے لیئے ہی سہی ملے تھے،ایک بار پھر سے اپنے اپنے راستے کی جانب گامزن ہو گئے۔۔دونوں ایک دوسرے کے بارے میں نہ اور کچھ جانتے تھے،نا جان پائے اور نہ ایسی کوئی ضرورت پیش آئی تھی اور فل وقت دونوں کا الگ ہونا ہی ضروری تھا۔۔

انمول کو سٹاپ سے پِک کرنے اُس کے کزن آئے تھے۔۔اور ریان کو ارحب لینے آیا تھا۔۔وہ دونوں اپنی اپنی منزل اور راستوں پر روانہ ہو گئے،،اِس بات سے قطعی طور پر

انجان کہ جن کی قسمت کی دوڑ جڑی ہو،اُن کے راستے ایک ہو ہی جاتے ہیں کیونکہ منزل جو ایک ہوتی ہے،،پھر چاہے وہ چاہیں یا نہ چاہیں۔۔۔

جو ہونا ہو وہ ہو کر رہتا ہے،،پھر چاہے انسان چاہے یا نا چاہے،،ہم اپنی تقدیر سے نہیں بھاگ سکتے،،ہاں یہ سچ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی زندگی کو لے کر کافی کچھ سوچتا ہے،پلان کرتا ہے،،پر ضروری نہیں کہ جو ہم چاہیں وہ ویسا ہی ہو۔۔قدرت ہمیں بار بار یاد دلاتی ہے کہ انسان بے بس ہے،وہ صرف پلاننگ کر سکتا ہے،پر اُس کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقت بہت تیزی سے گزر رہا تھا،وقت کا کام ہی گزرنا ہے،،یہ کبھی کسی کے اُصول مانتا ہے،ہاں اِس کے اپنے اصول ضرور ہوتے ہیں۔۔جو پل پل بدلتے رہتے ہیں،ہر ایک شخص کے لئے۔۔۔زندگی تغیر و تبدل کا نام ہی تو ہے۔۔

اگر ہم بھی درختوں کی طرح "لٹ گو" کرنا سیکھ لیں،.تو جیسے قدرت درختوں کو نئے پتوں سے نواز دیتی ہے،ایسے ہی ہمیں بھی ہماری سوچ سے بڑھ کر،بہت بہتر عطا کرے۔۔۔مگر یہ ہم ہی ہوتے ہیں جو اپنے سخت اُصولوں سے اٹیچمنٹ کی بیماری کو روگ بنا کر پالتے ہیں۔۔۔ہم جانے کیوں یہ سمجھتے ہیں کہ جیسا ہم نے سوچا یا چاہا،،

ویسے ہی ہو گا سب۔۔

بہت جلد اِن دونوں کو پھر ملنا تھا،،اور وہ اس بات سے قطعی طور پر ناواقف تھے۔۔
ریان نہیں چاہتا تھا کہ اِن کا پھر کبھی سامنا ہو،،کیونکہ وہ اپنا راز اِس پر آشکار ہونے نہیں دے سکتا تھا،،اور کچھ یہی حال انمول کا تھا،،وہ بھی مستقبل قریب میں اِس انسان سے پھر کبھی نا ملنا چاہتی تھی،،کیونکہ وہ اُسے اجنبی جان کر کے ہی تو اپنے بارے میں اتنا سب بتا چکی تھی،،اب مزید اِس کے سامنے کی نہ ضرورت تھی،،نہ خواہش۔۔۔

اگرچہ یہ سچ تھا کہ ریان کو یہ لڑکی دل سے پسند آئی تھی،،مگر وہ چاہ کر بھی اِس سے زیادہ نہیں سوچ سکتا تھا۔۔وجہ اُس کے کام کی نوعیت تھی،،جو ہرگز اجازت نہ دیتی تھی کہ وہ کسی اور کو اپنے ساتھ خطرے میں ڈالے۔۔اور انمول،،اُس کے آئیڈیلزم کے بتوں نے کہاں کچھ بھی سوچنے یا سمجھنے کی اجازت دی تھی کہ وہ کچھ بھی سوچتی ریان کے متعلق۔۔۔

¤¤¤

عجلان پچھلے کئی دنوں سے انفارمیشن اکٹھی کرنے میں لگا ہوا تھا،،اور کافی حد تک کامیاب بھی ہو چکا تھا۔۔اس دوران ارحب نے آفس میں کئی جگہ ہڈن کیمرا لگائے

تھے،، جن کا کنٹرول اُس کے پاس تھا۔۔۔اور بہت جلد وہ ایک ڈیل کریک کرنے والا تھا،، ریان کیتھرین کے تھر وڈان کے رائٹ ہینڈ سے دو سے چار بار ملاقات کر چکا تھا۔۔اور اب اُس کے ساتھ بہت جلد کاروبار شروع کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ وہ خود کو ایک فارن کلائنٹ کے طور پر متعارف کروا چکا تھا۔۔انہیں تین ماہ لگے تھے،، تین مختلف جگہوں سے اپنے دشمن پر نظر رکھنے اور اُس کے قریب آنے میں،، وہ اپنے دشمن کو نیست و نابود کرنے کے اس کام کو نہایت عمدہ پلان کے ساتھ کرنے والے تھے،، جس میں کہیں بھی اُن کا ادارہ شامل نہ تھا، اور یہی وجہ تھی کہ دشمن یہ چال نہ سمجھ سکا تھا، اور اُن کے جال میں بری طرح پھنس گیا تھا۔۔۔

ریان اور ارحب اپنے دشمن کو اُس کے بزنس کے تھر وڈچ کرنے والے تھے،، جبکہ عجلان اپنے دشمن کی کمزوریاں ڈھونڈ کر اُن دونوں کو مہیا کر کے اُن کا راستہ آسان کر رہا تھا، کہ ایسی چوٹ دی جاسکے جس کا اثر گہرا اور دیرپا ہو۔۔۔ طاقتور دشمن کو ہرانے کے لئے اُس کی صفوں میں گھس کر وار کرنا ضروری ہو گیا تھا۔، اگرچہ ایسی کئی کوششیں اَن کے ادارے نے بھی کی تھی،، پر وہ دُشمن کو چکمہ دینے میں کامیاب نہ ہو سکے تھے،، اور ادارے کی براہ راست انوالومنٹ کی بدولت ان کے جوان جو بھیس بدل کر شامل

ہونے تھے،، پکڑے جاچکے تھے،،اور شہید کر دیے گئے تھے۔۔۔

¤¤¤

آریان کو گئے کافی وقت ہونے کو تھا،،پر نیند تھی کہ آنکھوں سے کوسوں دور۔۔اُس کے جاتے ہی وہ سونے کے لئے لیٹ گئی تھی،،پر نیند تھی کہ آنے کا نام تک نہ لے رہی تھی،،آ بھی کیسے سکتی تھی،،آج وہ جو آگیا تھا۔۔۔

عنم کو ہمیشہ سے سرپرائز بہت پسند تھے،،اور ہر بار کی طرح اِسے ورطہ حیرت میں مبتلا کر دیتا تھا۔۔دن کو مال میں وہ یہ سمجھی تھی،کہ اُس نے دیکھا نہ تھا،،پر اُس کی زیرک نگاہوں کا مقابلہ کوئی کیسے کر سکتا تھا۔۔اُسے اچھا لگا یہ جان کر وہ اُسے منانے آیا تھا،، آریان نے یوں آکر،اُسے وضاحت دے کر عنم کا مان بڑھایا تھا،،اور اُسے اپنا آپ انمول لگا تھا۔۔

اِس وقت بھی وہ بس اُسے سوچنے میں مصروف تھی،،یہ بلاشبہ اِس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔زندگی بہت بدل گئی تھی،،بہت پُر سکون اور حسین۔۔خیر پہلے بھی کچھ کم بھلی نہ تھی،،پر اب وہ جو اِس میں شامل ہو گیا تھا۔۔اُسی کے دم سے تھی یہ رونق و بہار،یہ چمک دمک،یہ شادمانی،یہ مسرت سب اُسی کے سبب تو تھا۔۔کتنی عجیب بات ہے نا،،

کہ کوئی ایسا شخص جس سے ہم مکمل طور پر ناآشنا و ناواقف ہوں،، دیکھتے ہی دیکھتے ہماری زندگی کا اہم رُکن اور پھر زندگی بن جاتا ہے۔۔

بعض اوقات ہم چاہتے ہیں، کہ کوئی ہمیں بِنا ہمارے کہے سمجھے،، ہم جانے کا کہیں، تو ہماری زبان کی بجائے دل کی سُنتے ہوئے وہ رُک جائے۔۔ ہم ناراض ہو جائیں تو ہمیں منائے۔۔ ہمارے گلے، شکوے اور شکایتیں جو لبوں تک آنے سے قاصر ہیں،، اُنہیں جان کر دور کر دے،، ہماری خاموشی کو بھانپ لے، تو مسکراہٹ کے پیچھے چُھپے آنسو دیکھ لے۔۔ ہم یہی سب تو چاہتے ہیں،، اور اپنی اِس چاہت کے چکر میں یہ بھول جاتے ہیں،، کہ جس سے ہم یہ سب چاہ رہے ہیں،، اُسے بھی تو یہی سب چاہیے۔۔ ہم انسان اتنے خود غرض کیوں ہو جاتے ہیں،، لیتے ہوئے ہمیں سب کچھ ہی چاہیے ہوتا ہے،، اور دیتے ہوئے جانے کیوں سانپ سونگھ جاتا ہے۔۔

اسی نیند کی آنکھ مچولی میں تہجد کا وقت ہو گیا،، اور وہ تہجد پڑھنے کی غرض سے اُٹھ گئی،، وضو کے بعد اب وہ دوپٹہ اوڑھ رہی تھی،، سو کس پھر سے پہننے کا ارادہ نہ تھا،، پر پھر کچھ سوچ کر مُسکرا دی، اور پہننے لگی۔۔ تہجد پڑھنے کے بعد جب دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے، ہمیشہ کے جیسے ساری دُعائیں اُسی دشمنِ جان کے لئے تھی،، اُس کی سلامتی و کامیابی

کی۔۔اُس کی طویل عمر اور خوشیوں کی۔۔اپنے لیے تو وہ اب کچھ بھی نہیں مانگتی تھی۔۔رب نے اُسے اُس کی سوچ سے بہت بڑھ کر،اور بہترین عطا کیا تھا۔۔جس پر وہ شکر کرتے نہیں تھکتی تھی۔۔

شُکر نعمتوں کی عُمر بڑھا دیتا ہے۔۔اور نا ختم ہونے والی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔۔ہم انسان زیادہ اور بہت زیادہ کی چاہ میں اپنے پاس موجود نعمتوں کو بُھلا دیتے ہیں،،یہی وجہ ہے کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہم سکون اور خوشی کی تلاش میں دردر بھٹکتے رہتے ہیں۔۔۔کتنا اچھا ہو کہ ہم شکر کرنا سیکھ لیں،،یہ راز جس نے پالیا،سکون اور خوشی کو پا گیا۔۔

جنوری 2017

نیا سال، نئی اُمیدیں، نئی تبدیلیاں اور نئے فیصلے،،پر کیا کوئی تیار تھا،اِن آنے والی تبدیلیوں کے لئے۔۔اِس کا فیصلہ ہونا ابھی باقی تھا۔۔۔

انمول اپنی کزن کی شادی میں مصروف ہوگئی،،اور بس میں گزارے وہ چار گھنٹے،وہ اجنبی،وہ ڈھیر ساری باتیں کچھ بھی یاد نہ رہا،،اہم ہوتا تو یاد رہتا تھا۔۔شادی کے جھمیلوں کے بعد اب وہ واپس جانے کی تیاری کررہی تھی۔۔آج جمعہ تھا،اور اُسے اتوار

کو واپسی کے لئے نکلنا تھا۔۔آج اُن سارے کزنز کا پکنک کا پلان تھا۔۔وہ مری جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔اتنے سارے لوگوں کا کسی جگہ جانے کے لئے وقت پر تیار ہونا کون سا آسان کام تھا۔۔

خدا خدا کر کے وہ لوگ صبح کے گیارہ بجے گھر سے نکلے،،پہلے ارادہ فیصل مسجد،دامنِ کوہ اور شکرپڑیاں جانے کا تھا،،پھر وہاں سے مری،اور رات واپسی پر منال سے ہوتے ہوئے لیک ویو پارک اور پھر گھر۔۔شادی کی وجہ سے وہ سارے کزنز اکھٹے ہوئے تھے،،نہیں تو کوئی کہاں رہتا تھا تو کوئی کہاں،اور ملاقات اکثر سال بعد عید پر یا کسی خوشی غمی میں ہی ہو پاتی تھی۔۔۔

جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد اب وہ لوگ فیصل مسجد سے ہوتے ہوئے دامنِ کوہ جا رہے تھے،،روڈ بلاک تھا،،کافی رش تھا،،اور کوئی ایکسیڈنٹ ہوا تھا،،اب وہ اِس ٹریفک جام میں بُری طرح پھنسے ہوئے تھے،،نہ آگے جا سکتے تھے،،نا واپس مڑ سکتے تھے۔۔اچھا خاصا وقت یہیں گزر گیا تھا۔۔بالآخر وہ دو گھنٹوں کے طویل انتظار کے بعد وہاں سے نکلے۔۔

مری پہنچتے ہوئے اُنہیں کافی ٹائم لگ گیا تھا،،انمول کو سفر اور انتظار سے بلا کی چڑ تھی،،

اور آج دونوں ایک ساتھ کرنے پڑ رہے تھے،، جس کی وجہ سے وہ بُری طرح اُکتا گئی تھی،، باقی سب کزنز مال روڈ پر مزے سے گھوم رہے تھے،، اور برفباری کا لطف اُٹھا رہے تھے،، اور انمول بور ہو رہی تھی،، اور اپنے آنے کے فیصلے پر پچھتا رہی تھی۔۔ وہ زیادہ لوگ اور رش والی جگہوں سے خار کھاتی تھی۔۔۔ اِسی لئے سب سے الگ ہو کر چل رہی تھی،، چلتے چلتے کافی آگے آگئی تھی،، اور اب اندھیرا ہونے لگا تھا۔۔

اُن سب کزنز نے مری پہنچ کر چھوٹے چھوٹے گروپس بنائے، اور اپھر ایک پوائنٹ رکھا تھا،، واپسی کے ٹائم تک سب کو وہاں پہنچنا تھا۔۔ اب سارے ہی مختلف گروپوں کی صورت اِدھر اُدھر پھیل گئے تھے۔۔

ایک تو یہ سوچ کی بیماری بھی ناعجب ہے،، انسان کو میلون کا سفر منٹوں میں کروا دیتی ہے،، پر جہاں انسان موجود ہو، وہاں سے بیگانہ کر دیتی ہے۔۔ کافی دیر چلنے کے بعد جب ہوش کی دنیا کی قدم رکھا تو آس پاس جاننے والوں میں سے کوئی نظر نہ آیا۔۔ مری میں اِس وقت انتہا کا رش تھا،، تِل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔۔ فون نکالا تو وہ آف تھا،، زبانی نمبر اُسے کسی ک نہیں آتا تھا۔۔ عجیب صورتحال میں پھنس گئی تھی،، گھڑی پر وقت دیکھا سات بج رہے تھے،، میٹنگ پوائنٹ پر اُسے آٹھ بجے تک پہنچنا تھا۔۔ یہ

سوچ کر کہ آگے کسی سے پوچھ کر وہ اب ڈائریکٹ اُسی جگہ پہنچ جائے گی، وہ چلتی رہی۔۔

کچھ دُور ایک آرمی کی گاڑی دیکھ کر فوراً اُس جانب لپکی،، اور کسی پر بھروسہ وہ کر نہیں سکتی تھی،، اور نہ ہی اِس سے بہتر کسی سے مدد مل سکتی تھی۔۔

گاڑی میں موجود چار نفوس فل بلیک یونیفارم میں موجود تھے، جس پر بلیک جیکٹ پہن رکھی تھی۔۔ منہ پر سب کے ماسک اور سر پر کیپ تھی، وہ چاروں ایک جیسے لگ رہے تھے،، وہ یہاں پٹرولنگ کر رہے تھے۔۔

"ایکسکیوزمی سر۔۔" وہ گاڑی کے پاس جا کر مخاطب ہوئی۔۔

"یس مس۔۔" اُن میں سے ایک نے جو گاڑی کے باہر کھڑا تھا اس کی بات کا جواب دیا۔۔

"وہ ایکچولی میں اپنے کزنز کے ساتھ یہاں آئی تھی،، پر وہ پھر ہم سب الگ الگ ہو گئے، میں چلتے چلتے پتا نہیں کدھر نکل آئی،، اب سمجھ نہیں آ رہا کہ واپس کیسے جاؤں۔۔ "

" سمپل،، آپ جیسے چل کر آئی تھی، ویسے ہی واپس چلی جائیں،، یا اپنے کزنز کو فون کر

لیں۔۔ "

"ہی ہی ہی۔۔ ویری فنی،، میرا فون آف ہے،اور مجھے کسی کا بھی نمبر نہیں یاد،نہ راستوں یا جگہ کا۔۔۔"

وہ بیچارا جو فون پکڑانے والا تھا،اب چُپ چاپ اُس کا منہ دیکھنے لگا۔۔

"ہاں تو اب آپ کیا چاہتی ہیں،آپ کی گمشدگی کا اعلان کریں ہم۔۔"وہ جھنجھلاتے ہوئے بولا۔۔

(پتا نہیں کہاں کہاں سے فوج میں آجاتے ہیں لوگ۔۔وہ سوچ کر رہ گئی۔۔)

"آپ کے علاوہ یہاں کوئی سینئر میچور آفیسر نہیں ہے کیا،جس سے بات ہوسکے؟؟وہ چباتے ہوئے بولی اور اب گاڑی کی جانب بڑھی تھی،،جہاں موجود تین نفوس ایک دوسرے کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔۔اُسے سامنے دیکھ کر ایک کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے،،جو چہرے پر ماسک ہونے کی وجہ سے سب سے چُھپے رہے،، شکر ہے وہ کور میں تھے،، نہیں تو وہ ایسے انمول کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا۔۔۔

ٹھنڈ بہت زیادہ تھی،،انمول گرم کپڑوں میں پوری طرح پیکڈ تھی،،وائٹ گھٹنوں تک

آتی شرٹ کے ساتھ بلیو جینز،،اور اوپر بلیک لیدر جیکٹ، کیپ اور گلے میں مفلر کے جیسے اُوڑھی وائٹ شال ساتھ مین بلیک ہی لونگ بوٹ۔۔بلیک اینڈ وائٹ کے کنٹراسٹ میں وہ بہت بھلی لگ رہی تھی،، ٹھنڈ کی وجہ سے لال پڑتی ناک اور جامنی ہونٹ اُس کی معصومیت اور میک اپ سے عاری چہرے کو مزید خوبصورت بنا رہی تھے۔۔

وہ بنا کسی کے بولنے سے پہلے شروع ہوئی تھی،(عادت سے مجبور)"دیکھیں سر،، میں تو سمجھی تھی کہ آپ لوگ واقعی خدمتِ خلق کرتے ہیں،، پر آج جب ضرورت پڑی تو دیکھ لیا اور یقین جانیں سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آیا،، نہیں مانا کہ آپ لوگ یونیفارم میں کیوٹ لگتے ہو، پر اِس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ مفت کا اٹیٹیوڈ دکھائیں۔۔ایک تو کوئی بندہ ہیلپ لینے کیا آجائے،، توبہ۔۔مدد تو در کنار،، کم از کم اتنا تو پتا ہونا چاہیئے نا کہ ایک معزز شہری سے بات کیسے کرتے ہیں۔۔"

اور وہ دونوں اب حیرت کے بُت بنے اُسے دیکھ رہے تھے،، جبکہ تیسرا سر جھکائے بیٹھا تھا،اور حیران تھا اپنی قسمت پر جو بار بار اُس سے ملا رہی تھی۔۔

پھر اُن میں سے ایک بولا،،"میڈم مجھے نہیں پتا کہ آپ کیا بات کر رہی ہیں، پر کائنڈلی

گُھن کے ساتھ گیہوں ناپیسیں ناآپ۔۔آپ پرابلم بتائیں،،ابھی حل کردیتے ہیں۔۔ "

اور ایک بار پھر وہ سارا مسئلہ الف سے ے تک سُنا چکی تھی۔۔

"ہاں جی تو آپ ہم سے کیا مدد چاہتی ہیں،،آپ کو پیسے چاہیے کیا؟"

"توبہ توبہ،،کتنے عجیب لوگ ہیں آپ،،نہیں میں شکل سے کوئی بھکارن لگتی ہوں آپ کو،کہ پیسے چاہئیں مجھے۔۔"

اور پوچھنے والا بیچارا ارحب اب پچھتا رہا تھا کہ کس سے اُلجھ بیٹھا تھا۔

وہ جو سر جھکائے ہنسنے میں مصروف تھا،،ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا،،اور بولا،،"آپ بیٹھیں گاڑی میں،،آپ کو جہاں جانا ہے ہم اُتار آتے ہیں۔۔۔"

"یہ ہوئی نا بات۔۔چلو شکر ہے آپ لوگوں میں کوئی کام کا بندہ بھی ہے،،نہیں تو مجھے لگا تھا کہ فوج کے پاس بس چلے ہوئے کارتوس ہی بچ گئے ہیں،،آپ جیسوں کی صورت۔۔چلیں اب جلدی کریں،اچھا خاصا ٹائم ضائع کردیا آپ لوگوں نے میرا،، مجھے آٹھ بجے وہاں پہنچنا ہے،،آٹھ مطلب شارپ آٹھ۔۔"وہ جو گاڑی میں بیٹھنے کے

بعد اب دل کی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔

اور گاڑی میں موجود چار میں سے تین لوگ ورطہ حیرت میں مبتلا تھے،،ہاں چوتھا پُرسکون تھا،،کیوں کہ اُسے تجربہ ہو چکا تھا،وہ جانتا تھا اِس، کسی کی سمجھ میں نہ آنے والی لڑکی کو۔۔

¤¤¤

جنوری 2021

آریان اپنے مشن کو لے کر آج کل کافی مصروف تھا،اور اِسی سلسلے میں اُسے تین ماہ کے لئے آؤٹ آف کنٹری جانا تھا۔۔اگرچہ وہ اپنے کام سے ریلیٹڈ زیادہ تفصیل سے بات نہیں کر سکتا تھا،،نہ ہی کرنا چاہتا تھا،،پر جتنا ضروری ہوتا تھا،اُتنا عنم کو بتا دیا کرتا تھا۔۔

اِس وقت وہ اپنے فلیٹ میں جانے کے لئے پیکنگ کر رہا تھا،،جب فون بجا۔۔وہ بنا دیکھے بھی جان گیا تھا کہ فون کس کا تھا۔۔

"ہیلو۔۔"

کال ریسیو کرنے کے بعد بولا۔۔

کوئی جواب نہ دیا گیا۔۔

وہ جانتا تھا، وہ اِس کے جانے پہ اُداس ہے،، پر فرض کو لے کر کوئی کمپرومائز یا کوتاہی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"دیکھو یار،، ایسے مت کرو،، تم میری طاقت ہو،، ایسے کرو گی، تو کیسے چلے گا ہاں؟؟ "

وہ جانتا تھا،، وہ سُن رہی ہے، بس بولنے کی ہمت نہیں کر پا رہی،، تب ہی بولا۔۔

"یہ سب میری جاب کا حصّہ ہے،، قرض ہے اِس مٹی کا مجھ پر،، میں کیسے رُک سکتا ہوں،، یہ میرا کام ہے،، جو مجھے ہی کرنا ہے۔۔ میں چاہتا تو نا بتا کر بھی تو جا سکتا تھا نا،، پر نہیں چاہتا تھا ایسے،، تمہاری دُعاؤں کی ضرورت ہے مجھے،، اور تمہارے ساتھ کی۔۔ "

وہ اب بھی خاموش تھی،، وہ جان گیا تھا کہ کیوں،، تب ہی کال ویڈیو کالنگ پر ڈالی۔۔ جو تھوڑی کشمکش کے بعد عنم نے اٹینڈ کر لی،، سامنے وہ سوجھی ہوئی لال آنکھوں کے ساتھ مُنہ پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی،، کہ اُس کی سسکیوں کی آواز اُس تک نہ پہنچے۔۔۔

اور وہ ہمیشہ کے جیسے اُس کے آنسو دیکھ کر پگھلا تھا،، پر کمزور ہونے کا وقت نا تھا،، وہ اپنے

مشن کے انتہائی اہم دور میں داخل ہو چکا تھا،،اب واپسی ناممکن تھی۔۔سو سختی ضروری تھی۔۔

"اچھا، تو اب ایسے کروگی میرے ساتھ؟؟ ابھی مرا نہیں ہوں میں، جو ایسے رو رہی ہو مجھے،،یہ آنسو تب کے لئے سنبھال کر رکھو۔۔تم میری طاقت ہو، کمزوری نا بنو،،میں نہیں چاہتا کہ مجھے اُس لمحے، اُس پل پر افسوس ہو،،جب تمہیں اپنی زندگی میں شامل کیا تھا میں نے۔۔ "

کتنا ظالم تھا نا وہ،،اُسے ایک پل کے لئے بھی سامنے بیٹھی لڑکی پر ترس نہیں آیا تھا۔۔وہ تو ایسا سوچ کر ہی مر جاتی،،وہ کتنے آرام سے اتنا تلخ بول رہا تھا۔۔رگڑ کر آنکھیں صاف کی،،اور بظاہر نہ رونے کی کوشش کی،،پر آنکھیں تو گنگا، جمنا سب بہانے کے درپے تھیں۔۔

"ججج جلدی ووو واپس آیئے گا!!۔۔مم میں اننن انتظار کروں گی،،"وہ اب سسکیاں لیتے ہوئے بولی تھی۔۔

"اب ایسی رونی صورت کے ساتھ بھیجو گی مجھے،،تاکہ وہاں جا کر بھی نہ جا سکوں،، دھیان یہیں اٹکا رہے گا۔۔کوئی بھی ضرورت ہو، کام ہو، بلا جھجھک عجلان کو کہہ دینا،،

وہ ہر ٹائم حاضر رہے گا،، اپنا بہت سارا خیال رکھنا،، بیمار مت ہونا،، رونا تو بالکل نہیں،، آج سے ٹھیک تین ماہ تک میرا کوئی بھی نمبر جو تمھارے پاس ہے،، وہ آن نہیں ہو گا،، میں خود رابطہ کرلوں گا،، جب جب ممکن ہوا، تم نہیں کرو گی،، تین ماہ بعد اگلے تین دن تک واپس آجاؤں گا،، نہیں تو عجلان یا ارحب میں سے کوئی آئے گا،، میری کچھ امانتیں ہیں تمہارے پاس،، وہ اُن کے حوالے کر دینا۔۔ بس رونا مت، چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ میں تم سے بے حد، بے تحاشا پیار کرتا ہوں،، کبھی مت بھولنا،، مگر میں اپنے وطن سے عشق کرتا ہوں۔۔ دُعا کرنا کہ میرا رب مجھے عزت کی موت عطا کرے۔۔"

وہ بولے چلے جا رہا تھا، لہجہ پُر سکون تھا جیسے وہ اپنے انجام سے نا بے خبر تھا، نا ہی انجان،، وہ جانتا تھا وہ کیا کہہ رہا ہے، کیوں کہہ رہا ہے،، وہ ہر ایک چیز کے لئے تیار تھا۔۔۔

اور وہ ہونق بنی سُن رہی تھی،، کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حال تھا،، یہ سب باتیں سُننے کی بھی ہمت نہ تھی اُس میں کجا اس صورتحال کے لئے تیار ہوتی۔۔

اگلے پانچ منٹ میں گاڑی انمول کے بتائے پوائنٹ پر جانے کے لئے نکل گئی تھی،، ابھی آٹھ ہونے میں بیس منٹ باقی تھے۔۔ گاڑی میں بیٹھنے کے چند ہی لمحوں بعد انمول کی

www.neweramagazine.com

نظریں اُس کی نظروں سے ملیں تھیں،،اور سیکنڈ کے ہزارویں حصّے میں وہ اُن شہد آنکھوں کو پہچان گئی تھی،،وہی آنکھیں جو اُس روز مال کے ٹرائل روم میں ٹکرائی تھیں۔۔حلیہ بھی تو وہی تھا۔۔ہاں جب وہ بولا تھا،تب انمول نے اُس کی آواز یا لہجے پر غور نہیں کیا تھا۔۔۔وہ اپنے شک کو یقین میں بدلنا چاہتی تھی،،اِس لئے دوبارہ بات کرنے کی ٹھانی۔۔

"بات سُنو،،تم تم وہی ہونا،،وہ لاہور والے،،وہ جو اُس دن وہاں مال میں تھے،،ہیں نا "!!

وہ جس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ اُسے پہچان سکتی ہے،،شدید حیران ہوا تھا،،اِس لڑکی نے حیران کرنے کا کوئی موقع آج تک کب جانے دیا تھا،،جو آج جانے دیتی۔۔۔

ریان کے تینوں ساتھی اب اُسے گھور رہے تھے،،کیونکہ صورتحال ہی کچھ ایسی ہو گئی تھی،،کہاں وہ لارڈ صاحب جو کسی کو لفٹ نہ کرواتا تھا،،نہ کسی سے بے وجہ بات کرتا تھا،،اور کہاں اُس عجیب و غریب لڑکی کا اندازِ تکلم تھا،،جو ایسے تھا جیسے اُسے برسوں سے جانتی ہو،،اور اُس سے کافی فرینک بھی ہو۔۔۔

اب وہ بیچارا کیا سمجھاتا اپنے ساتھیوں کو کہ یہ میڈم اتفاق سے عجیب واقع ہوئی ہیں،

جنہیں اُس دن کی کچھ منٹ کی اتفاقی ملاقات از بر ہے،، اُس کی جگہ کوئی بھی ہوتی تو

شاید نہ پہچان پاتی،، پر وہ پہچان گئی تھی۔۔

"نو، آئی ڈونٹ نو، وٹ یو آر ٹرائنگ ٹو سے۔۔۔ یو مسٹ ہیو سم مس

انڈر سٹینڈ نگ۔۔۔"

No, I don't know what you are trying to say...

You must have some misunderstanding...

وہ کافی سختی اور غصے سے بولا تھا،، اور شاید یہیں غلطی کر بیٹھا تھا، کیونکہ وہ اُس آواز کو

بھی پہچان گئی تھی۔۔۔

"جی نہیں، تم وہی ہو،، مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی،، آئی ایم ڈیم شیور۔۔ اُس دن بھی

ایسے ہی غصے میں چلائے تھے،، کیا تم ہمیشہ ایسے ہی مرچیں چبائے رکھتے ہو،، جو یوں

سڑے رہتے ہو۔۔ "

وہ تینوں اب مُنہ نیچے کیئے ہنس رہے تھے،، اگرچہ ماسک تھا، مگر اُس ہٹلر کا کیا بھروسہ

ایک گھونسہ مار کر بتیسی ہی ناتوڑ دیتا،،اور ریان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ چلتی گاڑی سے اِس بندی کو اُٹھا کر باہر پھینک دے۔۔۔

مگر یہی تو ضبط کا امتحان تھا،،وہ تو خدا کا شکر کہ وہ ویٹینگ پوائنٹ زیادہ دور نہ تھا،، نہیں تو وہ جانے کیا کیا راز کھول جاتی۔۔۔

گاڑی اپنی منزل پر پہنچ کر رُک چکی تھی،،اور وہ جو آؤٹ آف روٹ آ کر اِسے چھوڑنے آئے تھے انمول کے شکریہ کہنے کے متوقع تھے،، مگر وہ ایسے نازوانداز سے گاڑی میں سے اُتری جیسے یہ گاڑی اور سپاہی اُس کے پروٹوکول میں آئے ہوں،،اُس سے کسی بھی نارمل بات کی اُمید رکھنا ہی بے فائدہ تھا۔۔وہاں بیٹھا چوتھا شخص یہ جانتا تھا کہ اِس لڑکی کے سبھی رنگ نرالے ہیں،،اور اُس کی ڈکشنری میں تھینک یو جیسا کوئی لفظ ہے ہی نہیں۔۔۔

گاڑی واپسی کے لئے مڑ چکی تھی،، مگر کوئی تھا جو واپس جا کر بھی وہیں کہیں رہ گیا تھا،، اُس لڑکی کی ایک ایک حرکت ریان کو غصہ دلانے کے لیے تھی،،پر اُس کا وہ بے تحاشا نان سٹاپ بولنا،وہ کونفیڈینس،وہ سب ریان کے پتھر دل میں کہیں سوراخ کر کے پیار کی ایک ننھی کلی کھلانے میں کامیاب ہو گیا تھا،،اور یہ سب انجانے میں ہوا تھا۔۔ریان

اِس بات کا متمنی نہیں ہو سکتا تھا،، مگر اُس کے چاہنے سے کیا ہونا تھا، قدرت نے جو سوچ رکھا تھا وہ تو ہو کر ہی رہنا تھا،، پھر چاہے وہ اِس تبدیلی کے لئے تیار تھا کہ نہیں۔۔۔

¤¤¤

وہ اپنی بات مکمل کر کے فون کاٹ چکا تھا،، اور عنم اپنی جگہ ساکت بیٹھی تھی، اُٹھنے تو دور ہلنے تک کی ہمت نہ تھی۔۔ وہ ظالم جان نکال کے لے ہی تو گیا تھا۔۔ وہ تو جانتی تھی نا اُس کے کام کی نوعیت، باریکیاں اور مجبوریاں،، اُسے تو اِس مشکل دورا ہے پر کھڑے آریان کا ساتھ دینا چاہیے تھا نا۔۔ اُس کی ہمت بڑھانی چاہیے تھی۔۔ پر دل کے ہاتھوں مجبور تھی وہ،، کیا کرتی؟ وہ جانتی تھی کہ اُسے روک نہیں سکتی،، پر جانے دینے کی ہمت کہاں سے لاتی؟؟ مانا کہ وہ عام لڑکیوں کے جیسے بہت کمزور یا حساس نہ تھی،، پر آریان کے اُس کی زندگی میں آجانے کے بعد وہ ہو گئی تھی،، کمزور اور حساس بھی۔۔۔ بات تھی بھی تو فکر کرنے والی۔۔ کیسے نہ کرتی پرواہ۔۔

وہ آگ میں کُودنے جا رہا تھا،، سر پر کفن باندھے کھڑا تھا،، جاتے ہوئے وہ جانتا تھا کہ واپسی کے امکان بہت کم ہیں،، راستہ پُر خطر ہے،، پر وہ تھا کہ سب سے بے پرواتیار تھا،،

ہر خمیازہ بھگتنے کو۔۔۔اُس کے سر پر تو بس ایک ہی جنون تھا،،چاہے کامیاب ہو یا ناکام،،اپنا فرض پورا کرنا ہے۔۔اپنا سب کچھ تن، من، دھن ملکؐ کے نام پر قربان کر دینا ہے۔۔۔وہ ایک بپھرے ہوئے شیر کی مانند تھا،،ایک ایسا طوفان جو اپنے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو بہالے جائے۔۔۔

وہ یہاں کے سارے کام کر چکا تھا،،اب وہ انتظار کر رہا تھا،،اپنے پاسپورٹ کے آنے کا،، جس کے لئے اُس نے دو ماہ قبل ہیڈ آفس اپلیکیشن بھیجی تھی،،جو نا صرف منظور کر لی گئی تھی،،بلکہ اُس کی اگے کی منازل بھی قدرے آسان کر دی گئی تھیں۔۔اگلے دس منٹ میں سارے ڈاکومنٹس اُس کے سامنے تھے،،وہ اپنا بریف کیس اُٹھائے اب فلیٹ کو لاک کر رہا تھا۔۔

تین گھنٹوں میں اُس کی امریکہ کی فلائٹ تھی،،اور وہ ایئر پورٹ کے لئے نکل گیا تھا،، اُس کا ذہن اب آگے آنے والے حالات کا جائزہ لے رہا تھا،،جس کے مطابق اُس نے پلین اے سے ڈی تک ترتیب دے رکھے تھے،،وہ ہر طرح سے تیار اس میدان میں اُترنا چاہتا تھا۔۔پلین فول پروف تھا،، غلطی کی کوئی گنجائش نہ تھی،،ارادہ مصمم تھا،، حوصلہ بلند پا اور یقین کامل تھا۔۔ایک مومن کی میراث یہی تو ہوتی ہے۔۔

کئی پہر یونہی بیٹھے رہنے کے بعد وہ اُٹھی تھی،،دل بہت افسردہ تھا،،حال کچھ ایسا تھا کہ نہ کہہ سکتی تھی،،نہ سہہ سکتی تھی،،وہ اِس سے پہلے بھی تو بہت بار بہت جگہ اپنی کنسائنمنٹ کے سلسلے میں گیا تھا،،پر اِس بار وہ اپنے طور پر اکیلے گیا تھا،،اُس کے پاس کوئی بیک اپ نہیں تھا،،نہ ہی موت کے منہ سے نکالنے کے لئے کوئی مدد موجود تھی،،پر وہ اس سب سے ناواقف تو نہ تھا،،اُسے جانا تھا،،وہ چلا گیا،،وہ نہ روک سکتی تھی،،نہ روک پائی،،ہاں وہ تو جاتے جاتے اس کی آنکھوں کے دریا پر بھی بند باندھ گیا تھا۔۔۔

دل بے سکون تھا،،کیا کیا جائے،،یہی سوچ کر وہ اُٹھی اور جا کر وضو کر آئی،،اور جائے نماز پر سجدے میں جھک گئی،،ہاں یہی تو صحیح جگہ تھی،،یہاں ہی سے تو سب ملنا تھا۔۔ ہر مسئلے کا آخری حل،اُمید اور حوصلہ یہیں سے تو ملنے تھا۔۔۔اب وہ خاموش ہو گئی تھی،،کوئی آنسو نہیں،،کوئی گلہ،شکوہ یا شکایت نہیں،،بس گہرا سکوت،،کیونکہ وہ ربِ عظیم تو دلوں کا حال اچھے سے جانتا تھا،،اُسے تو بتانے یاد کھانے کی ضرورت نہ تھی۔۔۔وہ کافی دیر سجدے کی حالت میں پڑے پڑے وہیں سو گئی تھی۔۔۔

کھوئی ہوئی شے وہیں سے ملتی ہے،،جہاں وہ پائی جائے،،ہم انسان جانے سکون اور خوشی کو کہاں کہاں نہیں تلاش کرتے،،پھر جب بھٹک بھٹک کر تھک جاتے ہیں تو

ہمیں خدا یاد آتا ہے۔۔۔ عقل رکھنے کے باوجود حضرتِ انسان کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رُخ سب سے آخر میں، مکمل مایوس اور ناامید ہو کر کرتا ہے،، جب حق تو یہ ہے کہ سب سے پہلے وہاں جایا جائے۔

انمول اپنے کزن کے ساتھ مری سے واپسی کے راستے پر گامزن تھی۔۔ پورا راستہ وہ اُنہی شہد آنکھوں کے بارے میں سوچتی رہی،، اُسے یقین تھا کہ وہ غلط نہ سمجھی تھی،، وہ انسانوں کو پرکھنے کا ہنر جانتی تھی،، وہ اچھی یادداشت کی حامل تھی،، پھر کیسے؟ وہ دھوکا نہیں کھا سکتی تھی۔۔۔ پر دنیا میں کئی لوگوں کی آنکھیں ایک رنگ کی بھی تو ہوتی ہیں نا۔۔ پر صرف رنگ نہ تھا،، کچھ تھا اُن شہد رنگ آنکھوں میں،، جو اُنہیں سب سے نمایاں کرتا تھا۔۔ کوئی گہرے راز،، ایک انوکھی چمک،، کچھ تھا اُن آنکھوں میں،، سب سے الگ، تب ہی تو وہ نکل نا پائی تھی اُن آنکھوں کی گہرائیوں سے باہر۔۔۔

واپسی کا سفر کیسے کٹا، کتنا وقت صرف ہوا،، اُسے کوئی اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔ سوچوں کا بھنور ہوتا ہی ایسا ہے،، جب چاہے جہاں بہا لے جائے۔۔۔ گھر آنے کے بعد بھی وہ فوراً ہی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی،، عجیب بے چینی تھی جو ختم ہونے کا نام تک نہ لے رہی تھی۔۔۔ کب اُنہی آنکھوں کو سوچتے سوچتے وہ سو گئی،، اُسے علم تک نہ ہو

سکا۔۔۔

ریان کے دل نے بہت زور سے انگڑائی لی تھی،،وہ جانتا تھا کہ وہ اِس بات سے انکاری ہے،،مگر اُس کے انکار سے حقیقت کہاں بدل جانی تھی،،وہ ایک عام سی لڑکی انتہائی کم وقت میں اُس کے لئے خاص سے بھی بہت خاص ہو گئی تھی۔۔اب وہ لاکھ جھُٹلاتا حقیقت بدلنے والی نہ تھی۔۔۔ہاں وہ انمول کو چاہنے لگا تھا،،ہاں یہ چاہت محض پسند نہیں تھی،،اُس سے کہیں بڑھ کر تھی۔۔ہاں وہ کسی کو لفٹ نہ کروانے والا،،بس اپنے کام سے کام رکھنے والا،،پیار و محبت سے دُور بھاگنے والا انمول کے پیار میں گرفتار ہو گیا تھا۔۔اگرچہ وہ اِس سب کے لئے ہرگز تیار نہ تھا،،پر اب اس پیار نے عشق کی منزلیں طے کرنی تھی اور مکتبِ عشق نے اُسے چُن لیا تھا۔۔۔

اتوار کی صبح انمول لاہور واپسی کے لئے نکل گئی،،بس کی سیٹ پر بیٹھتی ہی اُس اجنبی کا خیال آیا،،پھر یاد آنے پر فوراً اپنی تصیح کی،،سر جھٹکا،،آج کل بہت زیادہ نہیں سوچ رہی تھی وہ۔۔۔سفر تو ہمیشہ کے جیسے ہی تھی،،پر جانے کیوں سارا وقت وہ پچھلے سفر کو یاد کرتی رہی،،ہم انسان اتنی جلدی کمپیئر کرنے لگتے ہیں نا چیزوں اور لوگوں کو۔۔۔وہ بھی یہی کر رہی تھی،،ایک سفر کی یاد اگلے پچھلے سبھی سفر پر حاوی ہو گئی تھی۔۔اگرچہ

کچھ بہت خاص یا الگ نہ تھا پر پھر بھی۔۔۔

کہیں نا کہیں اُس کے دل نے آریان سے پھر سے ملنے کی خواہش کی تھی،،اور وہ اِس چھوٹی سی خواہش کو دل میں ہی کہیں دبانے کو تیار تھی،،کیونکہ جانتی تھی کہ ایسا پھر سے ہونا ممکن نہیں،،جو ہو ہی نا سکے،،اُس کے ہونے کی اُمید رکھ کر خود کو دھوکہ کیوں دینا،،وہ ایک اجنبی تھا،،جس کے بارے میں وہ سوائے اُس کے فائل پر لکھے نام اور شکل کے کچھ نہیں جانتی تھی،،ہو سکتا ہے کہ وہ لاہور سے آیا ہو،،کیا پتا وہاں کا رہنے والا ہو،،اُس نے بتایا تھا کہ اُس نے مجھے لاہور کے ایک ریسٹورنٹ میں دیکھا تھا،، پر کیا پتا وہ کسی کام سے لاہور آیا ہو،اور وہ اسلام آباد رہتا ہو،،سوچوں کا بھنور چل رہا تھا۔۔۔

شاید اُس کی قسمت میں بس تلاش ہی تھی،،ہاں اب لاہور میں وہ سپائی کے علاوہ کسی اور کو بھی تلاش کرنا چاہتی تھی،،ہاں شاید وہ واقعی اُسے ایک بار پھر سے ملنا چاہتی تھی،، کس لئے؟ وہ نہیں جانتی تھی،،پر ہاں وہ انکاری نہیں تھی کہ وہ ایک بار پھر سے اُس شخص سے ملاقات کی متمنی ہے۔۔۔

قسمت اپنا کھیل رچانے کو تیار تھی،،ریان کو انمول کی تلاش تھی،،اور انمول کو آریان

کی،،اس عشق کی مسافت بہت کٹھن ہونے والی تھی،،راستہ پُر خطر اور کانٹوں بھرا تھا،،جس پر چلتے ہوئے اُنہیں بے یقینی،بے وفائی،جھوٹ،دھوکہ اور نجانے کیا کیا سہنا تھا،،پر کیا ان سب آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کے بعد اُنہیں اپنی منزل ملنی تھی،،یا یہ سفر لاحاصل رہنا تھا،،اِس کا فیصلہ ہونا ابھی باقی تھا۔۔۔

¤¤¤

وہ جاتے ہوئے ضرورت سے زیادہ روڈ ہو گیا تھا،،جس کا اُسے اچھے سے اندازہ تھا،،مگر اُس وقت کی نزاکت یہی تھی،،اگر وہ ذرا سی نرمی دکھاتا یا کمزور پڑتا تو جانا بہت زیادہ مشکل ہو جانا تھا،،آسان تو خیر ابھی بھی نہیں تھا۔۔آریان کو خود کہاں عادت تھی،اتنا لمبا عرصہ یوں دور رہنے کی،،وہ جب بھی اپنی کنسائنمنٹ کے لئے کہیں بھی جاتا تھا،،جب بھی ممکن ہوتا رابطہ رکھتا تھا،،کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ لاپروائی کرے گی،،خود کو لے کے وہ ایسی ہی تھی۔۔

غصہ کسی پہ ہوتا تو نکلتا کسی اور پہ تھا،،اور جب آریان پر ہوتا تھا،،تو ہمیشہ وہ خود پر ہی اُتارتی تھی،،ہر وہ کام کر کے جسے کرنے سے وہ منع کر کے گیا ہو،،یا وہ نہ کر کے جو کرنے کو کہہ کے گیا ہو،،یہ اُس کا انداز تھا اپنی ناراضگی کا اظہار کرنے کا،،اُسے جلدی

واپس بُلانے کا۔۔۔

وہ جانتا تھا یہی سب ہو گا،، ہر بار کے جیسے اِس بار بھی۔۔۔ تب ہی اُس روز جب وہ عنم کو منانے گیا تھا، تو چپکے سے وہاں سپائی کیمرہ لگا آیا تھا جو تصویر کے ساتھ ساتھ آواز بھی ریکارڈ کر سکتا تھا،، آخر کو نظر بھی تو رکھنی تھی،، وہ دُور تھا،، پر لاپرواہ نہیں ہو سکتا تھا،، جب کہ جانتا ہو، سامنے والی جانے کیا کچھ کر بیٹھے گی۔۔۔

وہ اِس وقت ڈائری لکھنے میں مصروف تھی،، ناک لال تھی،، اور آنکھیں خشک،، جیسے رو رو کر تھک گئی ہوں،، مُنہ کے آڑے ٹیڑھے زاویے بناتی وہ مسلسل لکھنے میں مصروف تھی،، جو لکھنا کم اور غصہ اُتار نا زیادہ لگ رہا تھا،، پھر لکھتے لکھتے رُکی،، چہرے پہ آنے والے بالوں کو جھٹکے سے پیچھے کیا،، اور ڈائری تکیے کے نیچے رکھ دی۔۔

اچھا تو اب یہ ڈائری پھر سے لکھنے لگی ہے،، مجھے تو کہا تھا کہ اب نہیں لکھتی،، مطلب کافی کچھ ہاتھ آنے والا ہے جلد ہی،،، ڈونٹ وری،، جھوٹ کا حساب الگ سے ہو گا۔۔۔ وہ سوچ کر مُسکرا دیا،، کیونکہ بقول عنم کے،، وہ ایک کُھلی کتاب کے جیسی ہے،، ہاں وہ کتاب ایک ایسی زبان میں لکھی ہوئی ہے،، جسے کوئی پڑھ نہیں سکتا۔۔۔ اب یہ قصور تو نہ پڑھنے والوں کا ہے نا،، کھلی کتاب کا تو نہیں۔۔۔

اب وہ فون پر اُس کی تصویر سے باتیں کرنے میں مصروف تھی،،وہ لڑ رہی تھی،،اور دور بیٹھے آریان کو اُس پر ڈھیروں پیار آرہا تھا،،اُس کے بس میں ہوتا تو اُڑ کر اُس تک پہنچ جاتا،،پر اِس وقت صبر کا گھونٹ پینے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔۔۔

بہت شوق ہے نا تمہیں مجھ پر رعب جھاڑنے کا ہاں،،ہمیشہ چپ چاپ سُن لیتی ہوں نا تمہاری تو تمہیں لگتا ہے کہ کچھ بھی بولوں تو چلے گا،،تم نے کہا کہ تمہیں افسوس ہو گا، اُس دن پر جب تم نے مجھے اپنی زندگی میں شامل کیا،،ہاں تو نہیں کرنا تھا نا،،کس نے منت کی تھی تمہاری۔۔۔میں اب سے تمہاری کوئی بھی بات نہیں مانوں گی،،بالکل بھی نہیں،،کیوں مانوں؟؟تمہیں میرا خیال ہے ہی کب،،جب دل کرے چھوڑ کے چلے جاتے ہو،،جب دل کرے آجاتے ہو،،کیا ہوں میں تمہاری نظر میں ہاں، جواب دو؟؟وہ تصویر سے باتیں کرتی اپنے دل کی ساری بھڑاس نکال رہی تھی،،اِس بات سے بالکل بے خبر کہ میلوں دُور وہ دشمنِ جان اُسے سُن رہا ہے، دیکھ رہا ہے۔۔۔

اتنے میں اُس کا فون بجا،،ایک اجنبی نمبر سے میسج تھا،،اور میسج اوپن کرتی ہی وہ جان گئی تھی،،اور حیران تھی کیونکہ اُسی ظالم کا میسج تھا،،وہ جو کہہ کر گیا تھا کہ رابطہ نہیں کروں گا۔۔۔

وہ انا پرست تھا اسکی باتوں میں اقرار بھی تھا

اسکے چبھتے ہوئے لہجے میں چھپا پیار بھی تھا

وہ مجھے لکھتا تھا کے منتظر نہ رہو!! ________

لیکن اسکی تحریر میں صدیوں کا انتظار بھی تھا

وہ کہتا تھا نہ روٹھو کے منانا نہیں آتا

میری ناراضگی پر لیکن وہ بے قرار بھی تھا

میں شاید پھر نہ لکھتی اسکو اپنی خبر!!~~~~~~~

محبت کا بھرم رکھنا تھا کچھ دل بے اختیار بھی تھا

شاید یہی اسکا انداز محبت ہو!!~~

وہ میرا ہمدم تھا ستم گزار بھی تھا...!!

وہ میسج پڑھ کر مسکرائے بنا نہ رہ سکی،،ہاں وہ اُس سے ناراض ہو کر بھی ناراض نہ تھی۔۔

اتنے میں فون ایک بار پھر سے بجا۔۔

تمھیں پتہ ہے انت الحیاۃ کا مطلب....؟

اس کا مطلب ہے تم زندگی ہو میری!!....

زندگی پتہ ہے کسے کہتے ہیں.....؟

سانس لینے کو.....؟

نہیں!......

زندہ رہنے کو.....؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں......

تمہاری آواز کو......

تمہاری دید کو.......

تمھیں کہتے ہیں زندگی.......

تم ہو انت الحیاۃ......

سو اب دعا کرو میری عمر دراز ہو......

اور عمر دراز پتہ ہے کب ہوتی ہے.....؟

جب اسباب میسر ہوں.......

تمہاری صحبت دراز عمر کا سبب ہے تو زرا......

خیال رکھنا!......

میں ابھی کم عمری میں ہوں!......

وہ دم سادھے رہ گئ،، وہ پاس نہ ہو کر بھی مَن کی ساری باتیں،، سارے گلے شکوے بھانپ گیا تھا،، وہ بتا گیا تھا،، جتا گیا تھا،، کہ وہ کیا ہے اِس کے لئے۔۔اب کوئی گلہ باقی نہ تھا،، اُسے لگا وہ تصویر اُس کی سبھی باتیں سُن سکتی ہے۔۔۔بے اختیار وہ اُسے چُوم گئ تھی، یہ جانے بغیر کہ دُور کہیں کوئی اُسے دیکھ کر مُسکرایا تھا۔۔۔

اپنا کام جلد از جلد ختم کر کے ریان واپس لاہور جانا تھا،، حالانکہ اُس کی اپنی رہائش اِن دنوں اسلام آباد میں تھی،، پر وہ جو لاہور میں تھی۔۔۔اب یہاں قرار کیسے آنا تھا؟؟

سب سے پہلے اُسے انمول کی ڈیٹیلز چاہیے تھیں،، جو اُس کے لئے حاصل کرنا کوئی زیادہ مشکل کام نہ تھا۔۔

انمول اِس ٹائم پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم ایس سی کیمسٹری کر رہی تھی،،اور پنجاب یونیورسٹی کے ہی ہاسٹل میں رہتی تھی۔۔

ہمم تو یعنی اب پرانے زمانے کے عاشقوں کے جیسے یونی کے چکر لگیں گے،، نہیں ایسا ہر گز نہیں تھا،،وہ کوئی عام شخص نہ تھا،،نہ ہی وہ لڑکی کوئی معمولی لڑکی تھی،،عزت سے بڑھ کے ،اور عزت سے آگے تو کچھ نہیں ہوتا نا۔۔۔وہ انمول کو چاہنے لگا تھا،، مگر وہ ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا جس سے اُن دونوں میں سے کسی بھی کو نقصان پہنچے۔۔۔

ویسے بھی کچھ بھی کر ریان کو ابھی اپنی حقیقت چھپانی تھی،،وہ اپنے اصل کے ساتھ انمول کے سامنے ہر گز نہیں آسکتا تھا،،وہ جانتا تھا کہ انمول کو اُس جیسے ہی کسی شخص کی تلاش ہے،، مگر کیا یہ غلط نہ ہو گا کہ وہ اُس کے جذبات کا مذاق اڑائے۔۔وہ انمول کو جی جان سے چاہنے لگا تھا،،پر وہ چاہتا تھا کہ انمول اُسے بنا اُس کے کام کے جانے،مانے اور پھر اگر وہ ریان کو پسند کرے گی تو وہ اُس کے سامنے اپنی اور اپنے کام کی حقیقت واضح کر دے گا۔۔

انمول واپس لاہور آکر اپنے نئے سیمسٹر میں مصروف ہو گئی،،اور لاہور واپس آنے کے بعد سے وہ کچھ کھوئی کھوئی سی تھی،،آج وہ باہر آئی تھی،،اور اکیلی نکلی تھی،،موسم

انتہائی دلکش تھا،،اور کچھ وقت اپنے ساتھ گزارنا چاہتی تھی،،وہ ایک ڈائری لئے ایک درخت کے نیچے بینچ پر کچھ لکھنے میں مصروف تھی،،وہ اس وقت ایک پارک میں تھی،، جہاں معمول کے مطابق لوگوں کا کافی رش تھا۔۔۔

وہ اکثر ڈائری لکھا کرتی تھی،،جب بھی کبھی وہ دل ودماغ کی شش وپنج میں مبتلا ہوتی۔۔ بس ایک سال اور اور پھر اُسے واپس اسلام آباد چلے جانا تھا،،اُس کی ڈگری مکمل ہو جانی تھی،،ایسا نہیں تھا کہ وہ اسلام آباد جانا نہیں چاہتی تھی،،پر جانے لاہور کی فضا میں ایسا کیا تھا کہ وہ لاہور کو چھوڑنا بھی نا چاہتی تھی۔۔وہ بہت جلدی یا بہت زیادہ دوست ہر گز نہ بناتی تھی،،اور پچھلے ایک سال میں جو اُس نے لاہور میں گزارا تھا،،اُس نے سوائے اپنے روم میٹ اور ایک سو اور لڑکیوں کے، کسی سے راہ ورسم نہ بڑھائے تھے،،اُن سے بھی بس سلام دعا تک کی عادت تھی،،وہ کسی کو زیادہ فرینک نہیں کرتی تھی،،وہ اکلوتی تھی،،اور بچپن سے اُسے اکیلے رہنے کی عادت تھی،،وہ اکیلے کھیلنے اور خوش رہنے کی عادی تھی۔۔۔

¤¤¤

ریان نے یہی سوچا تھا کہ وہ ایک عام شخص کے جیسے انمول سے بات کرے گا،،انمول

کا نمبر وہ حاصل کر چکا تھا۔۔۔مگر میسج کرنے کی ہمت وہ کر نہیں پا رہا تھا۔۔۔کیونکہ وہ انمول کے سامنے اپنا امیج خراب نہیں کرنا چاہتا تھا،،وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اُسے کوئی لوفر یا لفنگا سمجھے۔۔۔پر خطرہ تو مول لینا تھا،،بات شروع کرنے کے لئے بات کرنی تو ضروری تھی۔۔۔

بالآخر کافی دیر سوچنے اور ہچکچانے کے بعد اُس نے میسج ٹائپ کیا تھا۔۔۔

"ہائے۔۔۔"

اگلے دس سیکنڈ میں ریپلائی آیا تھا،،گویا وہ فون ہاتھ میں لئے بیٹھی تھی۔۔

"جی کون؟؟"

وہ جو سوچے بیٹھا تھا کہ جانے وہ ان نون نمبر دیکھ کر ریپلائی کرے بھی کہ نہیں،،اتنی جلدی ریپلائی دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔اب وہ کیا کہے گا،،کیا بات کرے گا،،یہ سب تو اُس نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔مزید کوئی میسج نہ کیا اُس نے۔۔۔کیونکہ وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کہ کیا کہے گا کہ کیوں کیا میسج،کہاں سے لیا نمبر،،وہ تو ویسے ہی آفت کی پُڑیا تھی،،بھوکی شیرنی،،پتا نہیں پچھلے جنم میں کس تھانے کی تھانیدارنی لگی ہوگی۔۔۔کوئی کور

نہیں سوچا تھا اُس نے، سو فی الحال خاموش ہونا اور کچھ نہ کہنا ہی صحیح تھا،، کیونکہ وہ بہت احتیاط سے آگے بڑھنا چاہتا تھا،، کوئی بھی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

کافی دیر تک خاموشی قائم رہی،، بالآخر ریان نے بہت سوچ کر ایک میسج ٹائپ کیا،، جسے سینڈ کرتے ہوئے وہ جانتا تھا کہ وہ سیدھا بلاک لسٹ میں لینڈ کرے گا،، کیونکہ انمول سے اُسے کچھ ایسے ہی کی توقع تھی۔۔۔

"آریان،، وہ ایکچولی کچھ ٹائم پہلے ہم نے ساتھ لاہور سے اسلام آباد سفر کیا تھا،، تو اُس ٹائم میرا ایک امپورٹنڈ ڈاکومنٹ کہیں گم ہو گیا تھا،، جسٹ ٹو کنفرم آپ کے سامان میں تو کہیں نہیں چلا گیا۔۔۔ڈونٹ ٹیک می رونگ،،ڈاکومنٹ بہت زیادہ امپورٹنڈ تھا،، اس لئے اُس دن بس میں جتنے لوگ تھے سب سے کنٹیکٹ کر کے پوچھا ہے۔۔۔"

اور انمول اگلے پانچ منٹ تک فون ہاتھ میں پکڑ کے بے یقینی سے میسج کو کوئی دس دفعہ پڑھ چکی تھی۔۔۔ کیا واقعی،، اتنی آسانی سے،، وہ خود چل کر اِس تک آیا تھا،، وہی جس کے کبھی نہ ملنے کا یقین ہو چکا تھا،، کیا واقعی قسمت اتنی مہربان تھی،، کیا واقعی یہ اُسی کا میسج تھا۔۔۔ہاں یہ سچ تھا کہ وہ چاہتی تھی اُس سے دوبارہ بات کرنا، ملنا مگر کیوں؟ یہ تو اُس نے بھی نہیں سوچا تھا۔۔اب کیا کہے گی،، کیا بات کرے؟ کیا ریپلائی کروں؟ اگر

میرے "نہیں میں نہیں جانتی،، میں نے نہیں دیکھے" کے بعد پھر کوئی میسج نہ آیا تو؟ وہ اِسی شش و پنج میں تھی۔۔۔اور کافی دیر بعد میسج ٹائپ کیا۔۔۔

سوری،، کون آریان؟ میں نہیں جانتی۔۔۔

وہ خود نہیں جانتی تھی، کہ اُس نے یہ میسج کیوں کیا،، شاید بات کو طول دینے کے لئے، یا جانے کس لئے۔۔۔

اوہو تو مطلب میڈم کو میں یاد بھی نہیں ہوں،، چلو اچھا ہے،، یاد ہوتا تو اب تو اُس کے عتاب کا نشانہ ضرور بنا دیا جانا تھا۔۔ وہ جسے ہر گز ہر گز ریپلائی کی اُمید نہ تھی،، یہ دیکھ کر ریلیکس ہوا کہ کم از کم ڈائریکٹ بلاک نہیں کیا گیا۔۔۔

"نو ایشو مس انم۔۔۔انمول۔۔اٹس اوکے۔۔۔ سوری ٹو ڈسٹرب یو۔۔ آئی ہوپ یو ڈونٹ مائنڈ اٹ۔۔۔"

No issue miss Anm... Anmol.. It's ok.. Sorry to disturb you, I hope you don't mind it...

اور دوسری طرف انمول کا چہرہ بُجھ گیا تھا،، وہ جو جانے کیوں بات کے طُول پکڑنے کی

منتظر تھی،اب ایک دم سے بات ختم ہونے پر اُداس ہو گئی۔۔پر اور ہونا بھی کیا تھا،،اور ہوتا بھی کیوں۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی اِس اُداسی کا سبب۔۔۔

کبھی کبھی ہوتا ہے نا، کہ ہم خود بھی نہیں جانتے اپنی اُداسی کا سبب۔۔پوچھنے والے لاکھ پوچھیں،،کوئی جواب نہیں ہوتا،،ہو بھی کیسے کہ جب ہم خود ہی ناواقف وانجان ہوں تو کسی سے کیا کہیں۔۔۔ہم میں سے ہر کوئی کبھی نہ کبھی اس عجیب کیفیت کا شکار ضرور ہوتا ہے۔۔۔کچھ ایسی ہی کیفیت کا شکار اِس وقت انمول کی ذات تھی،،جسے سمجھنے سے وہ حد درجہ قاصر تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

ایک بار پھر اُنگلیاں تیزی سے کی پیڈ پر حرکت کر رہی تھی،،اور وہ میسج ٹائپ کر چکی تھی،،کیوں اور کس لئے،،اِس بات کا کوئی جواب نہیں تھا اُس کے پاس،،اور نہ ہی اُسے کسی جواب کی کوئی تلاش یا ضرورت تھی بھی اس وقت۔۔۔

کال می انم اور انمول،،آئی ایم ناٹ انم۔۔۔انمول۔۔یو بیٹر گیٹ ڈیٹ۔۔۔۔

Call me Anm or Anmol,, I am not Anm..Anmol.. You better get that.

اور وہ جو خوش تھا کہ انمول کی توپوں کا رُخ اُس کی جانب نہ تھا،،اور نہ ہی وہ انمول کی برسائی گولیوں کا شکار ہوا تھا،ایک بار پھر سے اُس کا میسج دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔کیونکہ اُسے یقین تھا کہ اِس سے زیادہ وہ کسی بھی چیز کی توقع نہیں رکھ سکتا۔۔۔

اوکے سوری عنم۔۔آئی ول کال یو عنم۔۔۔آئی نو یو آر انمول،،بٹ دی ٹائٹل عنم سوٹس یو مور۔۔ہوپ یو ڈونٹ مائنڈ اٹ۔۔۔

Ok sorry Anm.. I will call you Anm.. I know you are Anmol, but the title Anm suits you more.. Hope you don't mind it..

جانے کیا آیا تھا دل میں جو یہ میسج نہ صرف ٹائپ کیا تھا،،بلکہ سینڈ بھی کر دیا گیا تھا۔۔۔ شاید انمول کے جواب دینے نے اُسے حوصلہ دیا تھا،،یا شاید وہ اپنی قسمت کو آزمانا چاہتا تھا۔۔۔

وٹ اِف آئی سے،آئی مائنڈ اٹ؟ بائی داوے،،وٹ ڈز عنم مین؟؟اینڈ وائے ڈو یو تھنک اٹ سوٹس می؟؟

What if I say, I mind it? By the way what does Anm mean? And why do you think it suits me?

پہلے کی طرح اگلے چند ہی لمحوں میں جواب آیا تھا۔۔اور ریان پر تو گویا حیرانی کے کئی پہاڑ ایک ساتھ ٹوٹے تھے۔۔اوہ واؤ،،یا تو آج اس کا خون پینے کا دن نہیں ہے،،یا پھر یہ صرف سامنے والوں کو کاٹتی ہے،،تب ہی تو اب تک وہ زندہ بچا ہوا تھا۔۔ایسا وہ صرف سوچ سکا،،کہنا آ بیل مجھے مار کے مترادف تھا،،جو وہ ہر گز افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔

عنم کا مطلب ہے "نرم و نازک شاخوں والا درخت"

وہ بس اتنا ہی کہہ سکا،،اب وہ اُس شیرنی کو کیا کہتا کہ وہ انمول کیوں اُسے نرم و نازک لگی تھی،،ایسا بس اُسے لگا تھا،،کہ بظاہر بہت مضبوط،غصّے والی،،کاٹ کھانے والی انمول کے پیچھے کہیں کوئی اور انمول بھی تھی،،جو کیئرنگ تھی،،جو بہت پروا کرنے والی تھی،،جس میں اپنے وطن کی محبت کُوٹ کُوٹ کر بھری تھی،،جس کے سبھی جذبے خالص تھے اور دل پاکیزہ۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔نرم ونازک اور میں،،آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،،اور وہ بھی بہت بڑی،،ایسا ہر گز نہیں ہے۔۔۔

اور انمول کا میسج پڑھتے ہوئے،،اُسے انمول کی ہنسی کی گونج اپنے کانوں میں سُنائی دی تھی،،جس نے ریان کے دل میں جلترنگ بجائی تھی۔۔۔

آپ غلط فہمی سمجھیں یا پھر اِس ناچیز کی خوش فہمی۔۔۔پر جو لگا وہ کہہ دیا۔۔ریان نے دل سے اعتراف کیا تھا۔۔۔

خیر ناچیز تو نہیں،،کافی توپ چیز ہیں آپ۔۔انمول کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔

اووسیریئسلی،،تعریف کا شکریہ۔۔۔ویسے یہ بندہ ناچیز واقعی شریف واقع ہوا ہے۔۔۔(شریف تو وہ تھا بیچارا چچ چچ)

جی جانتی ہوں۔۔اندازہ ہو گیا تھا،،کہ آپ ٹیپیکل نہیں ہیں،،ہوتے تو اِس وقت آپ سے بات نہ کر رہی ہوتی۔۔مانا دُنیا میں حقیقی معنوں میں اچھے اور شریف لوگ کم رہ گئے ہیں،،مگر جو تھوڑے بہت باقی ہیں،،اُن میں آپ بھی شامل ہیں۔۔۔ویسے آئی ہوپ سو کہ میرا یہ فرسٹ ایمپریشن غلط نہ ہو۔۔۔)وہ تو وقت بتائے گا انمول میڈم کہ

کیا صحیح تھا کیا غلط)

ذرہ نوازی کا شکریہ،،مجھے جان کر اطمینان ہوا کہ آپ مجھے غلط نہیں سمجھی ہیں۔۔عنم سیریئسلی کہوں گا،،یو آر آ جیم۔۔آپ واقعی انمول ہیں۔۔میں کوئی مکھن نہیں لگا رہا،، نہ ہی میری کوئی غلط انٹینشنز ہیں،،آپ نے سچ میں مُتاثر کیا مجھے،،اور میں دل سے آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔۔۔وہ کلیئر کرنا چاہتا تھا کہ اُس کا کوئی غلط ارادہ نہیں ہے۔۔

جی تھینکس۔۔آپ سے بات کر کے اچھا لگا۔۔۔

وہ بس یہی کہہ سکی،،اور کیا کہتی،،کیا یہ کم تھا جو مل گیا تھا،،اُسے تو ہر گز اُمید بھی نہ تھی کہ پھر کبھی ملاقات یا بات ممکن ہو سکے گی۔۔اور اُس دن وہ انمول سے عنم بن گئی تھی،،صرف آریان کے لئے عنم،،اور وہ خوش تھی،،اگرچہ اُسے اپنا اصل نام بھی کم پسند نہ تھا،،پر یہ نام نجانے کیوں زیادہ خاص لگا تھا۔۔۔

ریان بھی تو اُس کی وجہ سے،اُس کے لئے آریان بنا تھا،،اور وہ دونوں ناواقف تھے کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں،،بس آنکھیں بند کیئے دل کی اُنگلی پکڑے چل پڑے تھے،، کہاں،،یہ وہ خود نہیں جانتے تھے،،ہاں پر وہ خوش تھے۔۔۔

کیا ہم پھر کبھی بات کر سکیں گے؟؟

ایسا وہ دونوں ایک دوسرے سے پوچھنا چاہتے تھے،، پر پوچھنے کی ہمت دونوں میں سے کسی نے نہ کی تھی۔۔۔ شاید کچھ سوالوں کا جواب نہیں ہوتا،، یا شاید ہمیں مانگنا ہی نہیں چاہیئے،، صحیح وقت آنے پر وہ جواب خود بہ خود مل جاتا ہے،، ہاں جلد بازی سب خراب کر دیتی ہے،، اور انسان تو واقعی ہی بے صبرا ہے۔۔۔ ہر چیز وقت لیتی ہے،، اُسے وقت دینا چاہیے،، جو جب ہمارے لئے جاننا ضروری ہو،، وہ تب ہمارے لئے واضح کر دیا جاتا ہے۔۔۔ جو ابھی ہے،، اُسے جی لیا جائے،، کل کیا ہونا،، کون جانے،،، ایک تو ہم بھی نا،، آج سے زیادہ آنے والے کل کی فکر میں زندگی گزار دیتے ہیں،، اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگلی سانس کا اعتبار نہیں،، آئے نا آئے۔۔۔۔ اب حضرتِ انسان کا اعتبار کون کرے۔۔۔۔

¤¤¤

ریان کو اپنی دال کسی حد تک گلتی نظر آنے کی اُمید تھی،، اور یہی وجہ تھی کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ محتاط ہو گیا تھا۔۔۔ اُس کی پہلی اور سب سے بڑی کوشش یہی تھی کہ وہ انمول کو جان سکے،، اُسے سمجھے،، اور اِس سب کے دوران اُسے آریان بن کر رہنا تھا،، اُسے

اپنے کام اور ذاتی زندگی کو بالکل الگ رکھنا تھا،،اور انمول کو تو وہ قطعی طور پر اپنی حقیقت کا ادراک ہونے نہیں دے سکتا تھا،،یہ دونوں کے لئے صحیح نہیں تھا،،ریان کو گمنام ہی رہنا تھا،،اور انمول کو ریان کو آریان کے روپ میں ہی قبول کرنا تھا،،و گرنہ اُسے ریان تک رسائی کا نہ ہی کوئی حق تھا،اور نہ ہی ضرورت۔۔۔

ریان تیار تھا،،آریان کے کور کے ساتھ،،اب بس دیکھنا تھا کہ کیا وہ انمول کو متاثر کر سکتا تھا بھی کہ نہیں۔۔۔

انمول پارک سے واپس ہوسٹل آگئی تھی،اور اُس کا موڈ حد درجہ خوشگوار تھا،،موسم کا کمال تھا،،ہاں یہ خوشگوار تبدیلی دِل کے بدلتے حسین موسم کی ہی تو مرہونِ منت تھی۔۔۔اُسے آریان سے بات کرکے اچھا لگا تھا،،بہت عرصے بعد کسی سے بات کر کے اُسے حقیقی معنوں میں خوشی ملی تھی،،اِس وقت بلاشبہ اور کوئی وجہ نہیں تھی،، سوائے اِس کے کہ کوئی ایسا تھا،،جس سے بات کرنا انمول کو بھلا لگا تھا،،کیونکہ اُس نے انمول کو ایک بھی بار جج نہیں کیا تھا،،اور یہی بات تھی جس نے انمول کو مُتاثر کیا تھا کہ وہ بات کرے۔۔

دو روز بعد اُسے ریان کی طرف سے پھر سے ایک میسج موصول ہوا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اگر آپ کو لاہور میں رہتے ہوئے کوئی بھی مشکل یا پریشانی ہو،، یا کوئی بھی ضرورت تو آپ مجھے کہہ سکتی ہیں،، اگرچہ میں جانتا ہوں کہ آپ کسی کا احسان نہیں لیتی،، نا ہی کسی کی مدد پھر بھی،، جسٹ اِن کیس اگر کبھی، کہیں بھی، کسی بھی قسم کی کوئی بھی مدد درکار ہو،، تو کہہ سکتی ہیں۔۔۔ آپ کے کام آ کر خوشی ہو گی۔۔۔"

اُسے اچھا لگا تھا،، اگرچہ آریان نے صحیح کہا تھا کہ وہ نہ کسی کی مدد لیتی تھی، نا احسان پر پھر بھی،، اُس کا پوچھنا اُسے بھلا لگا تھا۔۔۔ پر آریان اُس کے بارے میں اتنا زیادہ کیسے جان گیا تھا، جبکہ اُس نے تو اپنے بارے میں کچھ بہت زیادہ نہ بتایا تھا۔۔۔ اور ملے بھی وہ صرف ایک دفعہ تھے،، اور وہ بھی اتفاقاً،، اور بات بھی تو بس ایک ہی بار ہوئی تھی،، وہ بھی ذرا سی دیر۔۔۔۔

یہ سوچتے ہوئے وہ میسج ٹائپ کر رہی تھی۔۔۔

"اگرچہ میں جانتی ہوں کہ آپ کو مدر ٹریسا بننے کا بہت شوق ہے،، اور ہر وقت، ہر جگہ 'مدد دستیاب ہے' کا بورڈ لئے آپ اویلیبل رہتے ہیں،، اور یہ بھی کہ آپ کو خدمتِ خلق کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے،، یہ جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے آپ میں۔۔۔ تو آپ کو ایک مشورہ ضرور دینا چاہوں گی آپ کو،، ویسے میں مفت مشورہ نہیں دیتی،، لیکن

چلیں آپ کو دے دیتی ہوں،، اگر آپ چاہیں تو؟؟"

"جی جانتا ہوں،، مفت میں تو آپ صرف ایک کپ چائے دیتی ہیں،، اور وہ بھی کڑوی کسیلی سی۔۔ چلیں اب مشورہ دے کہ بھی دیکھ لیں۔۔"

ریان اپنی اتنی عزت کب برداشت کر سکتا تھا۔۔ کہاں وہ جو ناک پہ مکھی تک نہ بیٹھنے دیتا تھا،، جس کے آگے جونیئرز کی جان نکل جاتی تھی بات کرتے ہوئے،، اور سینئر بھی ڈرتے ڈرتے بات کرتے تھے،، جو ہر ٹائم سیریس رہتا تھا اور کہاں وہ اتنے آرام سے اُس کی میٹھی میٹھی بے عزتی کر رہی تھی۔۔

"جس نے کبھی چائے نہ پی ہو،، اُس کے لئے تو یہی کہہ سکتے کہ بندر کیا جانے ادرک کا سواد۔۔ بائی دے وے،، مشورہ یہ تھا کہ خدمتِ خلق کا زیادہ شوق ہے تو آرمی جوائن کر لیں۔۔ کیا ہے نا،، وہاں آپ جیسوں کی اشد ضرورت ہے،، چلے ہوئے کارتوس رکھے ہوئے ہیں فوج نے آج کل،، اکڑو، سڑو اور کھڑوس سے،، نہ بات کرنے کا پتا،، نہ کام کا،، اوپر سے کریلے کے جیسے کڑوے اور مرچ سے زیادہ تیکھے ہوتے ہیں۔۔۔"

اور یہ میسج پڑھتے ہوئے،، پانی پیتے ریان کو زور کا اچھو لگا تھا،، اتنی عزت۔۔ بیچاری کو کہاں پتا تھا کہ وہ کس کی تعریف کس کے سامنے کر رہی ہے۔۔۔ ہاں ایک بات کا شُکر

ضرور کیا تھا ریان نے کہ وہ اُسے اُس روپ میں پہچان نہ پائی تھی،، ورنہ یہ گلتی دال،، بُری طرح ضرور جل جاتی تھی۔۔۔

ریان کو اپنی کشتی تیرنے سے قبل ہی ڈوبتی دکھائی دینے لگی تھی،، ایک بات تو تھی کہ انمول کو اُس نقاب پوش شخص پر شدید غصّہ تھا،، حالانکہ جہاں تک ریان کو یاد تھا،، اُس نے تو صرف انمول کی مدد ہی کی تھی اُس ٹائم بھی،، پر وہ مدد کرنا اُسے مہنگا پڑ گیا تھا۔۔۔ یا شاید انمول نے صحیح ہی کہا تھا کہ وہ ہی ہر وقت مدد دستیاب ہے کا بورڈ لئے اُس کے لئے موجود رہا تھا۔۔۔ ایک تو مدد کی،، اوپر سے اتنے حسین القابات سُننے کو ملے۔۔۔ ایک بات تو طے تھی،، کہ اب وہ ریان بن کر کبھی انمول کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا،، مبادا آریان کی بنتی بات بھی بگڑ جاتی۔۔۔

ریان نے کوئی جواب نہیں دیا اِس مشورے کا،، جو اُسے انمول نے بطور شرف بخشا تھا۔۔۔ بیچارا کچھ کہنے کے قابل کہاں چھوڑا گیا تھا۔۔۔ باتوں باتوں میں انمول نے اپنے بارے میں کافی کچھ ریان کے گوش گزار کیا تھا،، پر نہ اُس نے ریان کے متعلق کچھ خاص پوچھا تھا،، نہ ہی ریان نے زیادہ کچھ بتایا تھا۔۔۔ ان دو سے چار بار ہونے والی بات کا نتیجہ کافی خوش آئند نکلا تھا،، ابھی تک ریان انمول کی بلیک لسٹ یا عتاب کا نشانہ نہیں

www.neweramagazine.com

بنا تھا،،وہ کافی فرینڈلی تھی ریان کے ساتھ،،آہستہ آہستہ یہ سلسلہ دن میں دو چار میسج سے بڑھ کر دس بیس منٹ کی بات کا ہونے لگا تھا،،میسج کے ساتھ ساتھ کبھی کبھار کال پر بھی بات ہو جاتی تھی،،اجنبیت کی دیوار گرنے لگی تھی،،اور کہیں نہ کہیں دونوں ایک دوسرے کو جاننے لگے تھے،،اگرچہ باقاعدہ طور پر کسی بھی طرف سے دوستی کا ہاتھ نہ بڑھایا گیا تھا،،پر دوستی ہو تو گئی تھی۔۔۔بنا کہے،بنا جتائے،بناد کھائے۔۔۔ انمول اور ریان اب عنم اور آریان ہو گئے تھے۔۔۔

جتنا انمول سمجھ اور جان پائی تھی ریان کو،اُس کے مطابق وہ ایک سُلجھا ہوا شریف لڑکا تھا،،جو واقعی عزت و تمیز کا حد درجہ خیال رکھتا تھا،،انمول کو اُس سے بات کرتے ہوئے عجیب یا ان سیف محسوس نہیں ہوا تھا،،اور یہی وجہ تھی کہ کہیں نہ کہیں لاشعوری طور پر وہ ریان کو سوچنے لگی تھی۔۔۔اگرچہ اِس وقت اِس سوچ کا محور و منبع ریان کی ذات تھی،،مگر اِس میں کوئی اور جذبہ یا دلی وابستگی شامل نہ تھی۔۔۔

¤¤¤

زندگی میں کبھی بھی،کچھ بھی،ایسے ہی،ایک دم،بے مقصد نہیں ہوتا۔۔وقوع پذیر ہونے والی ہر ایک چیز،،ہر آنے جانے والا شخص،سب ایک خاص مقصد کے تحت،

خاص وقت پر ہمارے لئے منتخب کیا جاتا ہے،، یہ سب راز ہیں،، جو ہم پر صرف تب ہی عیاں ہوتے ہیں جب اُن کا صحیح وقت آتا ہے،، جب ہم اُس کے اہل ہوتے ہیں۔۔۔ ہم لاکھ چاہیں کہ جان لیں،، راہ موڑ لیں،، یا چھوڑ دیں، یہ ممکن نہیں ہوتا،، جب تقدیر اپنا کھیل رچاتی ہے،، جب کاتب تقدیر کا قلم چلتا ہے،، تو پھر بس کن کہنے کی دیر ہوتی ہے،، اور فیکون ہو جاتا ہے۔۔۔

بعض اوقات ہماری زندگی میں آنے والی تبدیلیاں، رونما ہونے والے واقعات،، اور شامل ہونے والے افراد سب کچھ اتنا اچانک ہوتا ہے،، کہ ہم سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں کہ سب کیوں اور کیسے ہو رہا ہے،، نہ اِس سب کے ہونے پر ہمارا اختیار ہوتا ہے،، نہ اِس کے روکنے پر۔۔ مگر کچھ بھی ایسے ہی نہیں ہوتا،، قدرت اپنے مخصوص پیٹرن رکھتی ہے،، کوڈز کی صورت چھپے جواب ہر جا موجود ہوتے ہیں،، اگر ہم میں سوال کرنے کا حوصلہ اور جواب کے تلاش کی ہمت ہو تو،، سب واضح و روشن ہو جاتا ہے۔۔۔ کچھ ایسے ہی کوڈز انمول کے لئے بھی موجود تھے،، پر اِس وقت وہ اس نئی آنے والی تبدیلی کو سمجھنے سے مکمل طور پر قاصر تھی۔۔۔

ریان کو اپنے کام کی وجہ سے کچھ ٹائم کے لئے آؤٹ آف سائٹ ہونا تھا،،اور وہ اسی شش و پنج کا شکار تھا کیونکہ وہ انمول کو اپنی حقیقت نہیں بتا سکتا تھا،،اُس نے انمول کو یہی بتایا تھا کہ اُسے اپنے بزنس کے سلسلے میں اگلے ایک ماہ کے لئے ملک سے باہر جانا ہے،،اور واپسی تک وہ انمول سے رابطہ نہیں کر پائے گا۔۔انمول کو یہ بات عجیب تو لگی تھی،، مگر اُس نے پوچھا نہ تھا،، کیونکہ اُس کا ماننا تھا کہ جو خود سے آپ کو بتا دیا جائے وہی بہت ہے،، جو نہ بتایا جائے،اُسے پوچھنے کی نہ ضرورت نہ فائدہ۔۔ہاں وہ الگ بات کہ پچھلے دو ماہ سے مسلسل رابطے میں رہنے کے بعد وہ اس اچانک آنے والی بریک کے لئے ذہنی طور پر تیار نہ تھی۔۔کیونکہ اُسے ریان کی عادت ہوگئی تھی۔۔۔

اُسے کہیں نا کہیں ریان سے بات کرنا،،اُسے سُننا اچھا لگ رہا تھا،،اور لاشعوری طور پر وہ اس عادت کا شکار ہو رہی تھی،،ہاں عادتیں جان لیوا ہوتی ہیں،،اڈکشن انسان کا ڈیپینڈنٹ بنا دیتی ہے،، کہیں نا کہیں وہ ریان پر انحصار کرنے لگی تھی،،شاید بھروسہ بھی۔۔اگرچہ شعوری طور پر وہ اس بات کا ادراک نہیں کر پائی تھی۔۔۔

وہی انمول جس کی زندگی اُصولوں کی پابند تھی،،اب کہیں نا کہیں اپنے اُصول بدلنے لگی تھی،، تبدیلی انسان کے لئے ناگزیر ہے،،بدلتے ہوئے وقت اور حالات کے ساتھ

خود کو بدل لینے والے ہی کامیاب ٹھہرتے ہیں،،وہ جا آئیڈیلزم کے بُت تراشے بیٹھی تھی،،اب اپنے بتوں کو خود ہی توڑنے لگی تھی،،اوور تھنک تو وہ پہلے بھی بہت کرتی تھی،،پر اُس میں شدت سے اضافہ ہوا تھا،،وہ بہت زیادہ سوچنے لگی تھی۔۔۔جس نے کبھی کمپرومائز نہیں کیا تھا،،اب وہ زندگی کو نئے سرے سے جاننے لگی تھی۔۔۔اُس کے دل کی بنجر زمین آباد ہونے کو تھی،،اور اُس کی ذات اِس آنے والی تبدیلیوں کے لئے تیار کی جا رہی تھی۔۔۔

¤¤¤

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلا ایک ماہ جس میں ریان منظر سے غائب رہا تھا،،انمول کے لئے انکشافات سے بھرپور تھا۔۔اِس ایک ماہ میں اُس نے ریان سے ہونے والی اتفاقی ملاقات سے لے کر اُس کے جانے تک ہونے والی بات تک کو بہت بار سوچا تھا،،بار بار سوچا تھا،،وہ ریان کی کمی کو محسوس کر رہی تھی،،حالانکہ اُسے انمول کی زندگی میں شامل ہوئے زیادہ وقت نہ گزرا تھا۔۔جنوری میں وہ اُس سے ملی تھی،،اور مارچ شروع ہوتے ہی وہ غائب ہو گیا تھا۔۔۔کبھی کبھی انمول کو لگتا تھا کہ وہ کوئی سراب تھا،،اچانک سے آیا،اور جانے کہاں گم ہو گیا۔۔انمول اُس کے جانے کے بعد کئی بار اُس کا نمبر ٹرائی کر چکی تھی،،جو اُسے ہر

بار ہی بند ملا تھا۔۔اور وہ نہیں جانتی تھی کہ پھر کبھی وہ ریان سے بات یا ملاقات کر سکے گی بھی کہ نہیں۔۔۔

وہ ایک بار پھر سے اسلام آباد جا پہنچی تھی،،وجہ 23 مارچ کی پریڈ تھی،،وہ ہر سال جاتی تھی،،وطن کی محبت اُسے کھینچے چلی جاتی تھی۔۔۔اس بار وہ صرف دو دنوں کے لئے گئی تھی،،کیونکہ یونیورسٹی سے آف نہ تھا،،اور وہ بنا سمسٹر بریک کے نہیں جاتی تھی،،پر اب پریڈ پہ تو یہ رول اپلائی نہیں ہوتا تھا۔۔۔ہر سال کی طرح اِس سال بھی وہ پریڈ گراؤنڈ میں موجود تھی،،اُس کا فیورٹ پارٹ ائیر شو اور پیرا گلائیڈنگ تھا،،جس کے شروع ہونے میں ابھی وقت تھا۔۔۔

دُور کھڑے عجلان نے اُسے پہچانا تھا،،اور پہچانتے ساتھ ہی ارحب اور ریان کی توجہ اِس طرف دلوائی تھی،،وہ دیکھو ذرا،،وہی لڑکی۔۔کون وہ؟ یار وہ جومری میں ملی تھی جو،، جو چلے ہوئے کارتوس بول کے گئی تھی ہمیں۔۔۔ارحب کا فلک شگاف قہقہہ گونجا تھا،،جبکہ ریان کا رنگ فق ہوا تھا،،کیونکہ وہ اس وقت آرمی یونیفارم میں تھا،،اور ماسک میں ہر گز نہیں،،اگر انمول اُسے دیکھ لیتی تو یقیناً پہچان لیتی،،اور وہ ایسا نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ بہت تیزی سے وہاں سے باہر چلا گیا تھا،،اور

اُن دونوں کو بھی آنے کا بول گیا تھا۔۔۔ارحب و عجلان سمجھنے سے قاصر تھے،، کہ اچانک اِس موڈ کی تبدیلی کی وجہ کیا تھی،، ابھی تو اُنہیں آئے زیادہ ٹائم نہ گزرا تھا۔۔ خیر اُس لارڈ صاحب نے پہلے کب اُن کی سُنی تھی جواب سُنتا۔۔۔

¤¤¤

اگلے آدھے گھنٹے میں اُن دونوں کو فلیٹ روانہ کر کے اب وہ بلیک یونیفارم میں، اُس دن والے حُلیے میں تھا،، پی کیپ، چہرے پر ماسک، اب وہ اُس جانب بڑھا تھا جہاں انمول بیٹھی تھی۔۔۔اُس سے کافی فاصلے پر وہ کچھ اِس انداز سے کھڑا تھا کہ انمول کی نظر نہ پڑ سکے پر وہ اُسے دیکھ سکے،، پر اپنی اِس کوشش میں وہ کامیاب ہرگز نہ ہوا تھا،، کیونکہ اگلے پندرہ منٹ میں وہ انمول کو دکھائی دے چکا تھا۔۔۔اور انمول بجلی کی سی تیزی سے اُس کی جانب بھاگی تھی،، جیسے وہ غائب ہونے والا ہو۔۔۔ریان کو انمول سے اِس بے وقوفی کی ہرگز توقع نہ تھی،، پر انمول کی جاسوسی اور تجسس والی نیچر سے اور کیا اُمید لگائی جا سکتی تھی۔۔۔

خیر اب کیا ہو سکتا تھا،، خود پنگا لیا تھا،، بھگتنا تو تھا ہی۔۔۔

تم۔۔۔ تتتتمم۔۔۔تم وہی ہو نا؟؟ وہ ہانپتی ہوئی پہنچی تھی،، اور اب تیز تیز سانس لیتے

ہوئے اپنا سانس نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ایک پل کوریان کو لگا کہ کہیں وہ اُسے پہچان تو نہیں گئی ہے۔۔۔ کیا وہ پکڑا گیا تھا؟ مگر کیسے؟؟

ایکسکیوزمی۔۔جی؟؟آپ ہیں کون؟اور کیوں میرے پیچھے پڑی ہوئی ہیں؟اور آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کے کسی بھی سوال کا جواب دوں گا؟؟اپنے لہجے کو حد درجہ نارمل رکھتے ہوئے ریان نے پوچھا تھا۔۔۔

(یہ تو وہ خود بھی اچھے سے جانتا تھا کہ کون کس کے پیچھے پڑا تھا،اور یہ کہ وہ کون تھی؟)

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اووو ہیلو،،مسٹر،،دیکھو بات سُنو،،ویسے تو مجھے پتا ہے کہ آج بھی تم یہی کہو گے کہ تم مجھے نہیں جانتے،،یا ایسا کچھ،،پر اُس دن کی طرح آج بھی آئی ایم ڈیم شیور،،مجھے پتا ہے،،تم وہی ہو،،تمہاری یہ آنکھیں،،یہ وہی ہیں،،سو اب جھوٹ مت بولنا۔۔۔میں تمہیں زیادہ تنگ نہیں کروں گی،،بس ایک بات پوچھوں گی،،اُس کا جواب دے دو۔۔۔

تم،،وہی ہونا؟وہ۔۔وہ جو دکھتا ہے،،پر ہوتا نہیں اور جو ہوتا ہے،،وہ دکھتا نہیں۔۔

تم۔۔کیا تم وہی ہو؟کیا تم سپائی ہو؟؟اُس نے سرگوشی کے جیسے پوچھا تھا۔۔۔

اگرچہ ریان اُس کی بات اچھے سے سمجھ گیا تھا،،مگر اس سوال کا کوئی جواب نہیں دے سکتا تھا۔۔اور اُسے واقعی انمول سے ایسے رویے کی توقع نہ تھی،،گویا وہ لوگوں سے جا جا کر پوچھتی پھرتی ہے کہ وہ سپائی ہیں کہ نہیں،،وہ ایک سپائی سے اُس کے سب سے اہم راز کے بارے میں ایسے سکون سے کھڑے ہو کر پوچھ رہی تھی جیسے موسم کا حال پوچھ رہی ہو۔۔۔وہ واقعی پاگل تھی۔۔اور ریان کو خطرہ تھا اپنی پہچان چُھپانے کے لئے اب جانے کے سوا اور کوئی حل نہیں تھا۔۔۔

سوری مِس،،آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،،مجھے نہیں پتا کہ آپ کس کی تلاش میں ہیں،،اور یہ بھی کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مجھے کچھ نہیں پتا۔۔آپ پاگل ہیں کیا؟آئی تھنک یو نیڈ سم ریسٹ۔۔۔برائے مہربانی،،میرا راستہ چھوڑیئے اور مجھے مزید تنگ نہ کریں،،اور یہ کہہ کر وہ رُکا نہیں،بہت تیزی سے گزر گیا تھا۔۔۔وہ رُوڈ ہو گیا تھا۔۔۔بہت زیادہ رُوڈ۔۔وہ ہرٹ کر چکا تھا انمول کو،،پہلی بار،،نا چاہتے ہوئے،،انجانے میں،،مگر کر چکا تھا۔۔۔

اور انمول کو لگا تھا کہ وہ اپنی منزل کے بہت قریب پہنچ کر خالی ہاتھ رہ گئی ہے،، جانے کیوں اُسے لگا تھا کہ یہ شخص وہ ہو سکتا ہے،، جس کی اِسے برسوں سے تلاش ہے،، پر اگر وہ ہوتا تو بھی وہ انمول کو کیوں بتاتا،، اور انمول نے بھی تو عجب پہیلیوں میں بات کی تھی،، اُس کا چڑنا بنتا تھا۔۔ وہ آخری دن تھا،، جب انمول نے سوچا تھا کہ ایسا کوئی کہیں نہیں ہے،، ہے تو بھی اُس کے لئے نہیں ہے،، اُس نے اپنا مشن ایمپو سیبل ختم کر دیا تھا،، مزید تلاش کرنا اب بے سُود تھا۔۔۔ ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا،، اُسے بَرا لگا تھا،، بہت بُرا۔۔ وہ آرام سے بھی تو منع کر سکتا تھا،، ایسے بد تمیزی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ اور آنسوؤں کا ریلہ بہہ نکلا تھا،، اور وہ بے آواز روتے چلی گئی تھی۔۔۔ غم کس بات کا تھا،، اپنی تلاش ختم کرنے کا یا پھر اُس اجنبی کے رویے کا،، یہ فیصلہ وہ نہ کر سکی،، تاہم وجہ جو بھی تھی،، وہ دُکھی تھی،، اور بہت دُکھی تھی۔۔

انمول دو دن گزار کر لاہور واپس آگئی تھی،، اور اُس کے موڈ اور رویے میں آئی واضح تبدیلی کو سب نے محسوس کیا تھا۔۔۔ ذرفہ نے ایک سے دو بار پوچھنے کی کوشش بھی کی تھی،، مگر انمول کی جانب سے کوئی خاطر خواہ جواب نہ ملنے پر وہ چُپ ہو گئی تھی۔۔ ہر وقت ہنستے رہنے والی انمول،، جو محفل کی جان ہوا کرتی تھی،، اب محفلوں میں جانا

چھوڑ چکی تھی،،اپنا زیادہ تر وقت وہ یونیورسٹی سے آکر اپنے روم میں گزار دیتی۔۔کبھی کوئی کتاب پڑھ کر تو کبھی لیپ ٹاپ پر گم ہو کر۔۔ذرفہ نے اُسے چھیڑنا مُناسب نہ سمجھا تھا،،کیونکہ اِس تھوڑے عرصے میں جو وہ ساتھ رہی تھی،،وہ اتنا ضرور جان گئی تھی کہ انمول تب ہی بات کرے گی،،جب وہ خود کچھ بھی بتانا چاہے گی،،وگرنہ کسی کے پوچھنے سے اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

خود میں آنے والی اِس تبدیلی کو انمول نے بھی محسوس کیا تھا،،پر یہ فیصلہ وہ ابھی تک نہیں کر سکی تھی کہ ایسا کس ایک وجہ سے ہوا؟یا شاید بہت ساری وجہ تھی،،جو مل کر یہ نتیجہ لائی تھیں۔۔ریان سے اُس نے کوئی رابطہ نہ کیا تھا،،وہ کرنا ہی نہیں چاہتی تھی،،اپنے ایک سپنے جسے برسوں سینچا ہو،کی کرچیاں سمیٹتے ہوئے اُس نے فیصلہ کیا تھا کہ اب سے وہ کوئی خواب نہیں دیکھے گی۔۔

¤¤¤

خواب دیکھنا حسین کام ہے،،پر اُنہی خوابوں کو ٹوٹا ہوا دیکھنا،اور اپنے ہاتھوں سے اُن کرچیوں کو اُٹھانا کسی صورت آسان نہیں تھا۔۔۔دُکھ اِس بات کا زیادہ ہوا تھا کہ وہ اِس سب کے لئے تیار نہ تھی،،سپنے بُننا غلط نہیں ہے،،خواب دیکھنے کا حق ہم میں سے ہر

ایک کو ہے۔۔پر یہ کہاں لکھا ہے کہ دیکھا گیا ہر ایک خواب پورا بھی ہو،،ہر ایک سپنے کی قسمت میں منزل پانا ہو۔۔انسان کیوں اتنا جلد باز واقع ہوا ہے،،ہاتھوں پر سرسوں جمانا چاہتا تھا۔۔یا تو خواب دیکھنے کی ہمت ہی نہیں کرتا،،اور اگر کر لے تو اپنی مرضی کے سوا کوئی اور نتیجہ کسی صورت برداشت نہیں کر پاتا۔۔۔

ایسا کیا ہوا تھا ہاں؟اُسے بس لگا تھا کہ وہ قدرت کے دیئے گئے کوڈز کو ان کوڈ کرنے میں کامیاب ہوئی ہے،،بار بار ایک ہی شخص سے ٹکرانا،،جس پر پہلے شک اور یقین سا ہونے لگا تھا کہ یہ وہی ہو سکتا ہے۔۔وہ وہ نہیں تھا،،غم کس بات کا تھا؟اُس کے وہ نہ ہونے کا؟اُس کے سخت رویے کا؟اپنی کوشش کے ناکام ہونے کا؟اپنے خواب کو چھوڑنے کا؟یا پھر اپنی ہار کا؟

ہمیشہ کامیاب ہونے والے لوگوں کا سب سے بڑا المیہ ہی یہی ہوتا ہے،،کہ وہ خود کا مُقابلہ ہمیشہ خود سے کرتے ہیں،،ہر بار پہلے سے بہتر،بہت بہتر کرنے کی کوشش، جیت کی لگن،،اور ناکامی پر شکست کا روگ۔۔کبھی کسی میدان میں پیچھے نہ رہنے والی تھک گئی تھی،،وہ ہار مان گئی تھی،،اور یہیں وہ غلط تھی۔۔۔انسان کا کام بس محنت و کوشش کرنا ہے،،پوری لگن سے،،ایمانداری سے اپنا کام کرنا،،پھر انجام کی پرواہ ہر گز

نہیں کرنی چاہیے۔۔۔آپ کو ثمر آپ کی محنت کا ملتا ہے،،بس وہ کریں،،اپنا کام کریں اور فیصلہ کرنے والے کو اُس کا فیصلہ کرنے دیں۔۔۔

¤¤¤

ریان کا کام اگرچہ لاہور میں ختم ہو چکا تھا،،پر پھر بھی وہ واپس آیا تھا،،ہاں وہ الگ بات کہ وہ جاتے ہوئے ایک ماہ کا کہہ کر گیا تھا،،اور واپس وہ تین ماہ بعد آیا تھا۔۔اُس کے کام کی نوعیت ہی کچھ ایسی تھی،،وہ چاہ کر بھی اپنا کام ادھورا نہیں چھوڑ سکتا تھا،،نہ کسی اور کو سونپ سکتا تھا،،ہر حال میں اُسے اپنے کام کو مکمل کرنا تھا،،وقت کی قید نہ تھی۔۔۔

آنے کے بعد اُس کی سب سے پہلی خواہش یہی تھی کہ وہ انمول سے بات کرے،، مگر انمول نے اُس کے کسی میسج یا کال کا کوئی جواب نہیں دیا تھا،،اور ایسا پچھلے تین دنوں سے ہو رہا تھا۔۔اُسے لگا انمول ناراض ہو گی،کہ وہ اتنے ٹائم بعد رابطہ کر رہا ہے،،شاید وہ اِس سے لڑے گی،کچھ کہے گی،،پر اُس نے تو بات کرنا ہی گوارا نہیں کیا۔۔۔اب کچھ کہتی تو پتا چلتا نا کہ بات کس حد تک بگڑی ہے،،اور سُلجھنے کی کوئی اُمید باقی ہے بھی کہ نہیں۔۔۔وہ کافی دفعہ ٹرائی کر چکا تھا اِن تین دنوں میں،،یہاں تک کہ اب اُسے لگنے لگا تھا کہ ایک اور میسج یا کال کی تو کہیں وہ بلاک ہی نہ کر دے۔۔۔وہ انمول کو کھونا نہیں

چاہتا تھا،،پر اُس نے انمول کو پایا ہی کب تھا جو کھو دیتا۔۔۔

¤¤¤

اُس نے سوچا تھا کہ وہ انمول کو اپنی حقیقت بتا دے گا،،اگرچہ ایسا کرکے دو میں سے کچھ ایک ہی ہو سکتا تھا،،یا تو انمول اُسے اپنا لیتی،،اور یا پھر ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیتی۔۔۔یہ سب کرنا ہرگز آسان نہیں تھا،،اور اِس میں خطرہ تھا،،وہ انمول پر بھروسہ کرنا چاہتا تھا،،پر کیا اُس کی حقیقت جاننے کے بعد انمول اُسے قبول کرتی،،اِس سوال کا اُس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ہاں یہ سچ تھا کہ انمول کو اُس جیسے ہی کسی کی ہمیشہ سے تلاش تھی،،پر کیا انمول اُسے سچ چھپانے پر معاف کرسکتی تھی،،کیا وہ ریان پر بھروسہ کرسکتی تھی۔۔۔یہ سب وہ سوال تھے جو ریان کو گھیرے ہوئے تھے،،اور جن کا کوئی جواب وہ اب تک تلاش نہ کرپایا تھا۔۔۔

وہ انمول سے ملنا چاہتا تھا،،کیونکہ میسجز اور کال اکثر ہماری باتوں کی ویسی عکاسی نہیں کرسکتے جیسا ہم چاہتے ہوں،،لفظوں میں سے لہجے نکال دیں تو لفظ کھوکھلے سے لگتے ہیں۔۔میسج میں الفاظ تو ہوتے ہیں مگر ہمارے جذبات نہیں،،اور ضروری تو نہیں کہ ہم ہمیشہ اپنے دل کی بات کو لفظوں کا جامہ پہنا سکیں۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ اُس کے روبرو

ہو کر بات کرنا چاہتا تھا۔۔آسے بتانا چاہتا تھا۔۔

¤¤¤

بہت اُمید سے ایک میسج ٹائپ کیا گیا۔۔۔

ہیلو۔۔آریان ہیئر۔۔آئی ہیو سم تھنگ امپورٹنڈ ٹو ٹیل یو،، کین وی پلیز میٹ، جسٹ فارونس۔۔آئی ڈونٹ ہیو اینی بیڈ انٹنشنز،، کین وی؟؟

Hello..Aryaan here.. I have something important to tell you.. Can we please meet, just for once.. I have don't have any bad intentions.. Can we??

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آپ سے ملنا تو در کنار، بات تک نہیں کرنا چاہتی،، سو کائنڈلی مجھے بار بار ڈسٹرب کر کر شرمندہ نہ ہوں۔۔

مجھے آپ کی کسی بھی امپورٹنڈ بات کو جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔ شکریہ۔۔ ریگارڈز انمول۔۔

ایک گھنٹے بعد جواب آیا تھا۔۔۔وہ شدید غصّے میں تھی۔۔ایک ماہ کا بول کر وہ تین ماہ بعد رابطہ کر رہا تھا۔۔ایسے تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔

وہ ناراض ہو گی،،اُسے بُرا لگا ہو گا،، مگر وہ ایسے بات کرے گی ریان نے ہر گز نہیں سوچا تھا،،وہ اِس سے بات تک کرنے کی روادار نہ تھی،،ایسا کیا کیا تھا اِس نے، سوائے اپنے فرض کو نبھانے کے،،ہاں شاید اُس جیسوں کے لئے ہے ہی نہیں یہ سب۔۔وہ کیسے خود سے یہ فرض کئے بیٹھا تھا کہ اُس کی زندگی میں پیار محبت ٹائپ کسی بھی چیز کی کوئی جگہ یا گنجائش موجود تھی۔۔۔ہاں شاید یہی صحیح تھا،اُسے انمول سے توقع رکھنی ہی نہیں چاہیے تھی،،وہ کیوں سمجھتی اِسے؟ وہ جانتی ہی کب تھی کچھ بھی اُس کے بارے میں۔۔یہ سچ تھا کہ ریان انمول کو پسند کرتا تھا،،پر انمول اُس کے بارے میں کیا سوچتی ہے،وہ نہیں جانتا تھا،،اور ملنے والے میسج نے اُسے ایک واضح پیغام دے دیا تھا۔۔۔

¤¤¤

وہ خاموش ہو گیا،،اور کرتا بھی کیا،،انمول کی مرضی۔۔۔اگر وہ بنا اس کی بات سُنے ہی سزا کا فیصلہ سُنا چکی تھی،،تو یہی سہی۔۔اب ریان کو انمول کے اِس فیصلے کا مان رکھنا تھا۔۔۔اپنے دل میں پُھوٹنے والی کلی کو مسلنا تھا،جاگتے جذبات کو پھر سے گہری نیند سُلا

دینا تھا۔۔اگر وہ یہی چاہتی ہے تو اُس کی خوشی کے لئے یہی سہی۔۔۔وہ افسانہ جسے انجام تک لانا ہونا ممکن،،اُسے ایک خوبصورت موڑ دے کر بھی تو چھوڑا جا سکتا تھا،،پر شاید وہ یہ سب ایسے ہی چاہتی تھی۔۔

اب وہ عجلان کو فون کر چکا تھا،،اور اُسے اپنے واپس آنے کی اطلاع دے رہا تھا،،اب مزید یہاں رُکنے کا کوئی مقصد نہ بچا تھا۔۔ضروری تو نہیں کہ جو چاہا جائے وہ مل جائے،،وہ اِس بات سے اچھی طرح واقف تھا،،اس لئے اُسے کوئی گلہ یا شکوہ نہ تھا اُس سے۔۔انسان تب ہی پُر سکون رہ پاتا ہے،جب وہ قدرت کے فیصلے سر جُھکا کے مان لیتا ہے۔۔۔

¤¤¤

ایک لاسٹ میسج ٹائپ کیا گیا تھا،،کیونکہ وہ خوبصورت اختتام کا قائل تھا۔۔۔

مِس انمول،،اس تھوڑے سے عرصے میں جتنا آپ کو جان پایا،یا جتنا آپ سے بات کرنے کا موقع ملا،،اُس کے بارے میں یہی کہوں گا کہ وہ ایک

بہترین وقت

تھا،،آپ بہت اچھی ہیں،، کبھی اپنا آپ مت کھویئے گا۔۔مجھے خوشی ہوئی آپ سے مل کر،آپ سے بات کرکے،آپ کو تھوڑا بہت جان کر۔۔۔کچھ ذاتی مصروفیات و مجبوریوں کے سبب میں رابطہ نہ کر سکا،،اور اپنے نا ہونے کی وضاحت بھی نہ دے سکا۔۔ہو سکے تو معاف کر دیجئے گا۔۔میں پرسوں واپس جارہا ہوں اسلام آباد،،جیسا کہ آپ نہیں چاہتی،سو دوبارہ کبھی آپ کو میری طرف سے کوئی میسج یا کال نہیں آئے گا،، اب تک جتنی بھی بار ڈسٹرب کیا،اُس کے لئے دل سے معذرت۔۔۔زندگی میں کبھی بھی،کسی بھی موڑ پر آپ کو میری کسی بھی مدد کی ضرورت ہوئی،تو میں حاضر ہوں۔۔۔

خوش رہیں،آباد رہیں۔۔اللہ حافظ۔۔۔

تو گویا وہ سچ مچ جارہا تھا،،پر انمول یہ تو نہیں چاہتی تھی۔۔مگر اُس نے خود ہی تو کہا تھا۔۔۔ہاں مگر اُس کی آنکھیں،باتیں اور دل بیک وقت کئی باتیں بولتے تھے۔۔اُسے آریان کی صورت میں ایک ایسا قابلِ بھروسہ دوست ملا تھا،،جس پر وہ دل سے بھروسہ کر سکتی تھی۔۔۔فوراً ریپلائی کیا،اِس سے پہلے کہ وہ اس منزل کے بھی قریب پہنچ کر اِسے بھی کھو دیتی،،پر یہ کھونا تو نا ہوتا،،یہ تو خود اپنے ہاتھوں گنوانا ہوتا۔۔۔

¤¤¤

یہ فیئر ویل سپیچ تھی؟؟پوچھا گیا۔۔

آپ کو کیا لگی؟اگلے ہی سیکنڈ فون بجا تھا۔۔۔

لگی،تب ہی کنفرم کیا۔۔خیر،،ذرا اچھی نہیں تھی،،لگتا ہے کبھی سکول،کالج یا یونیورسٹی میں پڑھائی کے علاوہ کسی اور ایکٹیویٹی میں حصّہ نہیں لیا،،تب ہی کافی خراب ہے آپ کا ٹیسٹ۔۔۔

اووو اچھا،،آپ کی بنائی چائے سے تو کم ہی خراب ہو گا۔۔۔وہ جو پہلے ہی مُنہ بنا کے بیٹھا تھا،،اپنی اتنی عزت کیوں سہتا۔۔۔

کیا ہاں،بات ہوتی نہیں ہے تو مجھے چائے کا طعنہ مار دیتے ہیں،،نہیں کیا ہاں؟ایک تو احسان کیا میں نے،بنا کے دی،،پر نہیں،بجائے شکر گزار ہونے کے،،آپ تو سر پر ہی چڑھ گئے ہیں۔۔انمول اپنی بے عزتی کا جواب لینا جانتی تھی۔۔۔

اووو سوسوری،،مس انمول،،اینڈ تھینک یو سو مچ۔۔آپ نے ایک عدد کپ چائے کا پلوا کے مجھ پر اور میری آنے والی نسلوں پر جو احسان کیا اُس کے لئے،،پتا نہیں اس احسان کا

بوجھ ہم سے اُٹھایا بھی جائے گا کہ نہیں۔۔۔انمول کا سامنا اپنی ٹکر کے آدمی سے تھا۔۔۔

خیر اب ایسا بھی کچھ نہیں کہا میں نے۔۔۔دوستوں پر احسان نہیں کرتے ہوتے۔۔۔ ہاں جتلایا ضرور کرتے ہیں،،بنا احسان کیے ہی۔۔۔

اور دوستوں سے ایسے بھی بات نہیں کیا کرتے جیسے آپ نے کی مجھ سے،،یو ور سو رُوڈ۔۔۔تو گویا وہ اُسے دوستی کی مسند عطا کر چکی تھی۔۔۔اگر ایسا تھا،،تو جتانا ضروری ہو گیا تھا،جیسا کہ انمول نے کہا تھا۔۔۔

ہاں بالکل،،مانتی ہوں،،لیکن دوستوں سے جھوٹ بھی نہیں بولا کرتے،،جھوٹے وعدے بھی نہیں کیا کرتے،،ایسے بنا بتائے چھوڑ کے بھی نہیں جایا کرتے۔۔بھروسہ کرتے ہیں،سچ بولتے ہیں،،وہ اب اُسے اپنی دوستی کے اُصول گنوا رہی تھی۔۔۔

ہاں تو سوری بھی تو کہا نا۔۔غلطی ہو گئی،،اب معاف کر دو۔۔مجبوری تھی،،کام تھا،، مصروفیت تھی۔۔۔وہ پھر سے صفائی دے رہا تھا۔۔۔

ہمم،،جیسے ابھی بتایا،پہلے بھی تو بتایا جا سکتا تھا نا۔۔خیر کیا یاد کرو گے تم بھی،،انمول کا

دل بہت بڑا ہے،، معاف کیا۔۔۔

نوازش، کرم، مہربانی، شکریہ، ذرہ نوازی آپ کی۔۔۔اچھا تو بتاؤ اب موڈ کیوں آف ہے؟ کریلے کھانے لگی ہو کیا یا مرچیں چبانا شروع کر دی ہیں۔۔۔

نہیں میں کیوں کھانے لگی کریلے یا مرچیں،، وہ تو وہ سڑو، کھڑوس، بد تمیز، بد لحاظ کھاتا ہو گا۔۔ مسٹر ایٹیٹیوڈ۔۔پتا نہیں خود کو سمجھتا کیا تھا۔۔بھاڑ میں جائے میری بلا سے۔۔۔

گویا اپنے پیر پر پھر سے کلہاڑی ماری گئی تھی۔۔۔کس نے کہا تھا انمول میڈم کا ڈائیلاگ بولنے کو۔۔۔اب صلواتیں تو سُننے کو ملنی تھی نا۔

اس سارے وقت میں جو اُن دونوں نے ایک دوسرے کو سمجھنے میں گزارا تھا،، جب ریان آریان اور انمول عنم بن گئے تھے،، کہنا مشکل تھا کہ دونوں میں سے کس نے کس کا رنگ اوڑھا ہے،، ہاں پر دونوں ایک سے ہو گئے تھے۔۔ جیسا کہ انمول نے بہت ہی شروع میں واضح کر دیا تھا کہ دوستی سمیت ہر رشتے میں سب سے پہلے، اور سب سے اہم ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے اعتماد و بھروسہ۔۔۔کسی بھی رشتے کی بُنیادوں میں یہ اہم عنصر نہ ہو،، تو وہ جلد یا بدیر لڑکھڑا جاتا ہے۔۔۔اُن کے دوستی کے تعلق کو اعتماد،

بھروسے اور مان نے ایک مضبوط رشتے کی جِلا بخشی تھی۔۔۔دوستی سے شروع ہونے والا تعلق ریان کے دل کی کونپل کو ایک درخت میں بدل چکا تھا،،جبکی انمول آج بھی اس کی فیلنگز کو لے کر انکاری تھی۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ وہ ریان کے لئے کچھ محسوس نہ کرتی تھی،،ہاں پر وہ کنفیوژ تھی۔۔۔

کنفیوژن کیسی؟؟آخر ایسی کیا کنفیوژن تھی انمول کو؟یہ ہر گز نہ تھا کہ وہ آریان کے ساتھ کمفرٹیبل نہ تھی،،وہ ہمیشہ خود کو اُس کے ہوتے ہوئے سیف اینڈ سیکیور فیل کرتی تھی۔۔وقت نے اُسے آریان کی صورت ایک بہت اچھا دوست دیا تھا،،جو ہر طرح سے پرفیکٹ تھا،،پر وہ وہ نہیں تھا۔۔وہ جس کی انمول کو برسوں سے تلاش تھی،،وہ جسے اُس نے ہمیشہ چاہا اور مانگا تھا اپنی دعاؤں میں۔۔۔وہی جسے ہمیشہ ڈھونڈا تھا۔۔۔پر اُس سڑو اور کھڑوس کی وجہ سے دل دُکھا تھا،،اور وہ تلاش چھوڑ دی گئی تھی۔۔۔

¤¤¤

باتوں کا سلسلہ طویل ہوتا گیا،،اور زیادہ تر صرف انمول بولا کرتی تھی،،اور وہ من و عن وہ باتیں حفظ کر لیا کرتا تھا،،بہت بولنے والی انمول بولتے ہوئے بہت اچھی لگتی تھی اُسے،،اور وہ سب سُنا کرتا تھا،،یونی کی کار گزاریاں،،ہاسٹل کی شیطانیاں،،انمول کے

عجیب وغریب شوق،،اُس کے فیورٹ ٹی وی شوز اور سیزن کی کہانیاں،،اُس کے لوگوں اور کتابوں پر تجزیے،،اُس کی پسند ناپسند سب۔۔۔اور پہلے روز کی ملاقات کے جیسے وہ اب بھی کبھی اُسے بات کرتے ہوئے ٹوکتا یا روکتا نہ تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ بھی ریلیکس ہو کر سب کہہ دیا کرتی تھی سوائے اُس کے جو کہہ دینا چاہیے تھا۔۔۔

ریان کام کے سلسلے میں کبھی اِدھر تو کبھی اُدھر ہوتا تھا،،انمول اور وہ ملنے سے ویسے ہی اجتناب کرتے تھے،،انمول اس لئے کہ وہ ریان کا سامنا کرنے کی ہمت نہ رکھتی تھی،، کیونکہ وہ ریان کی فیلنگز سے انجان نہ تھی۔۔پر اُسے کوئی جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

اور ریان اس لئے کی کبھی کدھر تو کبھی کدھر۔۔ایسے میں کام اور انمول کو وہ ایک ساتھ مینج کر رہا تھا۔۔۔اب تک انمول اُس کے کام کے متعلق کچھ نہیں جانتی تھی،، ریان نے اپنے بزنس کا بتا رکھا تھا،،اور انمول نے مزید کوئی تفتیش نہیں کی تھی۔۔۔

ریان کو آؤٹ آف کنٹری ٹریننگ کے لئے جانا تھا،،اور وہ جانے سے پہلے انمول سے مل کر اُسے اپنے بارے میں سب کچھ سچ سچ بتانا چاہتا تھا،،ایسا اِس لئے کہ اب بتانا ضروری ہو گیا تھا،،بہت ساری چیزیں ایسی تھیں جہاں وہ جھوٹ کا سہارا نہیں لے سکتا تھا،،اور

جھوٹ کسی بھی تعلق کے لئے کتنا مضر ہوتا ہے وہ جانتا تھا۔۔۔وہ آلریڈی انمول سے اپنی ذات سے جڑا سب سے بڑا جُھوٹ بول چکا تھا،،سچ چھُپانا بھی انمول کے اکارڈنگ جُھوٹ بولنے کے زُمرے میں ہی آتا تھا۔۔۔ویسے بھی جتنا جاننا ضروری تھا،وہ جان چکا تھا انمول کے بارے میں،،اور یہ بھی جانتا تھا کہ وہ انمول کے لئے اہم ہے۔۔اور اسی لئے اب وہ اس رشتے کو آگے بڑھانا چاہتا تھا۔۔۔

¤¤¤

یہ سوچ کر اُس نے کال ملائی تھی،،رات کے بارہ بج رہے تھے،،اور انمول ہر روز کے جیسے دس بجے سو جایا کرتی تھی،،اپنے خیالوں کے چکر میں ریان نے وقت نہ دیکھا، نہیں تو یقیناً وہ صبح تک کا انتظار کر لیتا۔۔تیسری بیل پر فون پِک کر لیا گیا تھا۔۔

ہیلو،،نیند میں شدید ڈوبی آواز میں کہا گیا تھا۔۔

ہائے،،عنم وہ ایکچولی مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟ریان بیچارے نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا،،جیسے اُس نے فون میں نکل کر کھا جانا ہے اسے۔۔۔

ہمم کہو،، سُن رہی ہوں۔۔آنکھیں ابھی بھی بند تھیں۔۔۔

وہ مجھے تم سے ملنا ہے کل ارجنٹ،، کچھ ہے جو بتانا ہے۔۔۔ریان سیدھا پوائنٹ پر آیا تھا۔۔۔

آریان سیریئسلی،، ایک تو آدھی رات کو نیند سے جگاتے ہو،، پھر بجائے بات کرنے کے پہیلیاں بُجھواتے ہو،، نہیں کیا؟ نیند نہیں آئی تمھیں تو کوئی مووی لگا کے دیکھ لو، مجھے تو سونے دو۔۔۔

میں کیا کہہ رہا ہوں،، اور تم کیا؟ کہا نا ارجنٹ ہے،، سمجھ نہیں آرہا کیا؟ وہ جھلایا تھا۔۔۔

ہاں تو کہو،، فون پہ کیا مسئلہ ہے؟ کہنا ہے تو ابھی اسی طرح کہو،، نہیں تو رہنے دو،، سو رہی ہوں میں۔۔۔وہ بھی تو انمول تھی۔۔

وہ۔۔وہ میں ایسے کسی کو جانتا ہوں،، جس کی تلاش ہے تمھیں،، میں تمھیں اُس سے ملوانا چاہتا ہوں۔۔ویسے تو یہ سرپرائز تھا، پر اب تم نے کہا تو بتا دیا،، اب بتاؤ۔۔۔ریان نے ایسے خوش ہو کر کہا جیسے کسی خزانے کا پتا بتا رہا ہو۔۔

ناٹ انٹرسٹڈ۔۔مجھے اب کسی کی تلاش نہیں ہے،، اور نہ ہی ایسے کسی شخص سے ملنا ہے

مجھے۔۔ باقی رات بہت ہو گئی ہے،، سو جاؤ چُپ کر کے۔۔ گڈ نائٹ۔۔۔ انتہائی بے زار انمول نے بات ختم کی تھی۔۔۔

اور وہ بیچارا ایک بار پھر حیرانی کے سمندر میں غوطہ زن تھا،، اب یہ کیا تھا؟؟ کہاں گیا وہ شوق، وہ جنون، وہ طلب و جستجو۔۔ شاید نیند میں ہونے کی وجہ سے میری بات سمجھی نہ ہو گی،، تب ہی ایسے ری ایکٹ کر رہی۔۔ صبح جب ہوش میں ہو گی،، تو خود ہی صحیح ہو جائے گی۔۔ یہ سوچ کر وہ بھی سونے کے لئے لیٹ گیا۔۔۔

¤¤¤

صبح انمول نے اُسے کال کی تھی،، اُسے یہ بتانے کے لئے کہ وہ ریان سے ملنا چاہتی ہے،، مگر اس لئے نہیں کہ وہ کسی تیسرے شخص کے متعلق کچھ بھی جاننا یا سُننا چاہتی ہے،، بلکہ اس لئے کہ وہ اُسے کچھ بتانا چاہتی ہے۔۔ وہ بتانا چاہتی تھی اُسے کہ آئندہ وہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی،، وہ اس خواب اور تلاش کو کہیں پیچھے چھوڑ چکی ہے،، اور اُسکا بار بار ذکر اُسے اچھا نہیں لگتا۔۔۔ کیونکہ وہ اُس تلاش کو ایک شکل میں تبدیل کر چکی تھی،، اب اُسے کسی اور چہرے یا روپ میں وہ نہیں چاہیئے تھا۔۔۔

اس وقت وہ دونوں ایک پارک میں بینچ پر آمنے سامنے بیٹھے تھے،، اور فون پر نان

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سٹاپ بولنے والی انمول چُپ تھی،،اپنی گود میں دھرے ہاتھوں پہ نظریں گاڑے،، جانے کس سوچ میں گم تھی۔۔اور جانے کیوں ریان کو وہ اِس روپ میں بھی بھلی ہی لگی تھی۔۔خاموشی کا دورانیہ طویل ہوا تو ریان نے ہی بات شروع کی۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو؟ازایوری تھنگ آلرائٹ؟؟

ہمم۔۔۔کچھ خاص نہیں۔۔۔

آریو کمفرٹیبل؟وہ اب پریشان ہوا تھا،،انمول اور اتنی چُپ،، خیر نہیں ہو سکتی۔۔

یس آئی ایم۔۔ایسے عجیب ایکٹ کرکے ان کمفرٹیبل نہ فیل کرواؤ مجھے۔۔

ہاں تو پھر بتاؤ،، کتنی ایکسائٹڈ ہو،اُس سے ملنے کے لئے؟؟مجھے وہ ایکسائٹڈ عنم کہیں دِکھ کیوں نہیں رہی؟؟

وہ اِس لئے کہ میں ایکسائٹڈ ہوں ہی نہیں،،اور یہاں آئی بھی یہی بتانے ہوں کہ آج کے بعد مجھے اِس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنی۔۔بھول جاؤ۔۔

ہیں،،کیا مطلب؟بات کیوں نہیں کرنی؟میں سمجھا نہیں،،جہاں تک مجھے پتا ہے یہ تمہاری لائف کی سب سے بڑی وِش تھی۔۔تو اب؟؟وہ سچ مچ میں حیران ہوا تھا،،

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ وہ یہی سمجھا تھا کہ رات نیند کی وجہ سے وہ عجیب ری ایکٹ کررہی تھی۔۔پر اب۔۔

¤¤¤

یار،،ایسا کچھ نہیں ہے،،بس اب دل نہیں کرتا۔۔ایسا کوئی کہیں ہے ہی نہیں،اور ہے بھی تو میرے لئے نہیں ہے،،میں نے اُسے ہی اِس روپ میں امیجن کیا تھا،،اب وہ نہیں ہے تو کوئی اور کیا کرنا۔۔۔ویسے بھی یہ سب ناایک جیسے ہی ہوتے ہیں،،پتھر دل،سڑو اور کھڑوس سے،،بالکل اُس شہد آنکھوں والے کے جیسے۔۔اگرچہ وہ شہد آنکھوں والا لڑکا اُسے زہر سے زیادہ بُرا لگتا تھا،،پر پھر بھی،،وہ ہمیشہ اُس کے ذہن میں رہتا تھا،،پھر ایک دم چونک کرریان کی طرف دیکھا اور ہنس دی۔۔تمہیں پتا ہے آریان،،تمہاری آنکھیں بھی اُس جیسی ہیں۔۔۔

ویسے تم بہت زیادہ نہیں سوچنے لگی اُسے،،کچھ تو ہے کہ جس کی پردہ داری ہے،،ہر جگہ تمہیں دکھائی دے رہا ہے وہ۔۔۔۔ریان نے جان بوجھ کر چوٹ کی تھی۔۔۔

نہیں یار،،اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔وہ کیا ہے نا کہ اُس سے تین دفعہ ملی ہوں میں، تینوں دفعہ وہ بہت سڑیل تھا،،ایسے جیسے میں کوئی کریزی فین ہوں،،اور وہ کوئی سُپر

سٹار،،ساتھ دوسے تین عدد چیلے بھی تھے،،اُس کے ایٹیٹیوڈ کے بار کو اُٹھانے کے لئے

۔۔۔پر جو بھی تھا،،اُس پر سوٹ کرتا تھا وہ ایٹیٹیوڈ۔۔۔حالانکہ اُس کی وجہ سے میں

روئی بھی تھی،،پر پھر بھی۔۔وہ بُرا ہے،،بہت بُرا پر مجھے نہیں لگتا۔۔اُس کی آنکھوں

میں ناپچھ تھا،،ایک الگ سی چمک،،ایک گہرا راز۔۔اور انمول اپنے خیالوں میں گم اُس

شہد آنکھوں والے کے قصیدے پڑھ رہی تھی،،پھر ایک دم خیال آنے پر شدید

پچھتائی،،کہ کس کے سامنے کیا بات کر رہی ہے۔۔۔

اُف ہو آریان،،تم بھی نا قسم سے بُدھو ہو،،چُپ چاپ سُن رہے ہو،، تمہیں پتا تو ہے کہ

میری بریکس فیل ہیں،،چُپ کروا دیا کرو،زیادہ بولوں تو۔۔ویسے تمہیں بُرا تو نہیں لگا

میرا اِس طرح اُس کے بارے میں بات کرنا۔۔۔

نہیں،ہر گز نہیں۔۔۔مجھے کیوں بُرا لگے لگا بھلا،،اور ویسے بھی وہ کوئی خاص ہی ہو گا،،

جس کے بارے میں اتنی گل فشانی کی جا رہی ہے۔۔ویسے اب تو میرا بھی اُس سے ملنے

کا دل کر رہا ہے۔۔۔مجھے پتا نہیں تھا،،تم اتنا کچھ نوٹ کرتی ہو،،ایسا سب کے لئے ہے،،

یا یہ لُطف و کرم خاص اُس کے لئے۔۔۔ریان کا دل کر رہا تھا مزید اپنی تعریف سُننے کا،،

آج پہلی بار تو انمول کے مُنہ سے اِتنی تعریف سُنی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

ہاہاہاہاہا۔۔۔ بھول ہی جاؤ،، کڑوا کریلا ہے وہ،، پہلی بات تو یہ کہ میں نہیں جانتی کچھ بھی اُس کے بارے میں،، وہ جب بھی ملا ہے،، اچانک ہی ملا ہے،، کبھی سیدھے مُنہ بات نہیں کرتا،، دیکھتا بھی نہیں ہے،، ہاں بے عزتی بہت اچھی کر لیتا ہے۔۔۔

ہائے ے ے ے ے،، آخری دفعہ پریڈ میں دیکھا تھا اُسے،، پھر کبھی نہیں دِکھا مجھے۔۔۔

ایک بات نہیں سمجھ آئی مجھے انمول،، ایک طرف وہ تمہیں بہت بُرا لگتا ہے، دوسری طرف تم اُس کا ذکر کرتے تھکتی بھی نہیں ہو،، ایک طرف کہتی ہو کہ تم نے وہ خواب چھوڑ دیا ہے،، وہ تلاش ختم ہے،، پر دوسری طرف تم ابھی بھی اُسے ڈھونڈنا چاہتی ہو۔۔۔

جس دن مجھے سمجھ آ گیا نا،، اُس دن تمہیں بھی سمجھا دوں گی،، خیر چھوڑو۔۔ تم بتاؤ، تمہیں وہ شخص کہاں سے اور کیسے ملا؟ اور کیا وہ اُس جیسا ہے؟

انمول تمہارا مسئلہ کیا ہے،، نہیں کیا؟ میری آنکھیں تمہیں اُس جیسی لگتی ہیں،، اب ہر شخص اُس جیسا چاہیے،، ایسے تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔ جب سے آئی ہو، بس وہ وہ وہ۔۔ کیا اور کسی کے ہونے یا نا ہونے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ وہ کچھ کنفرم کرنا

چاہتا تھا۔۔۔

سوری آریان، میرا وہ مطلب ہر گز نہیں تھا۔۔ تم وہ نہیں ہو، پر تم بہت اچھے ہو،، میرے بہت اچھے دوست ہو،، اس لئے تم سے ڈسکس کر رہی۔۔ تم جانتے ہو،، وہ شوق ہے میرا،، جنون،، اور تم دوست،، دونوں کا کوئی مقابلہ ہے ہی نہیں،، ہو سکتا ہی نہیں ہے۔۔ تم تم ہو،، وہ وہ۔۔۔ دونوں امپورٹنڈ ہو میرے لئے،، تمہاری دوستی اور اُس کی تلاش دونوں میں سے میں کسی کو کھونا نہیں چاہتی میں،، آئی ہوپ تم سمجھ رہے ہو گے جو کہنا چاہ رہی میں۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ وہ سیلفش ہو رہی تھی،، آریان کی آنکھوں میں اپنے لئے جذبات وہ دیکھ سکتی تھی،، پر وہ اُسے کوئی بڑھاوا نہیں دینا چاہتی تھی،، آریان کو دوست سے زیادہ وہ کوئی مقام نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔ اور کہیں نا کہیں ریان یہ بات جان گیا تھا۔۔ پر اُس کے سکون اور جذبات میں رتی بھر بھی فرق نہ آیا تھا،، پر کیوں یہ انمول سمجھنے سے قاصر تھی۔۔

انمول حیران ضرور ہوئی تھی،، آخر کیوں آریان کے رویے میں کسی قسم کی کوئی خاطر خواہ تبدیلی نہیں آئی۔۔ حالانکہ انمول کئی بار ڈھکے چُھپے الفاظ، اشاروں کنایوں میں

اُسے یہ بات سمجھا چکی تھی کہ دوستی سے زیادہ یا دوستی سے آگے وہ آریان کو کچھ نہیں دے پائے گی،، ہاں آریان اُس کا بیسٹ فرینڈ ضرور بن گیا تھا۔۔۔ اور وہ خوش تھا،، ہاں وہ خوش تھا، دل سے،، انمول نے محسوس کیا تھا۔۔ وہ پریٹینڈ نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اگر وہ ایسا کرے گی،، تو اُس کو اُسی کے انداز میں ڈیل کرے گا اب۔۔ وہ یہ سوچ چکا تھا۔۔ آریان بن کر ٹرائی کر کے دیکھ لیا،، پر میڈم کو اپنا آئیڈیل ہی چاہیے،، ایسے کیسے اتنے آرام سے مل جاتا۔۔۔ اُسے دو ہفتوں کی ٹریننگ کے لئے آسٹریلیا جانا تھا،، پر جاتے ہوئے وہ انمول کو دو ماہ کا بتا کر گیا تھا۔۔ اور انمول جانتی تھی کہ جب بھی وہ ایسے بتا کر جاتا ہے،، اپنی بتائی ہوئی تاریخ کے بعد ہی واپس آتا ہے،، اور تو اور اِس سارے وقت وہ رابطہ کم رکھتا تھا۔۔ اور شاید یہی صحیح بھی تھا،، انمول بھی یہی چاہتی تھی،، آریان کم بات کرے گا تو اچھا ہو گا اُس کے لئے۔۔ وہ اُس کی دوست تھی،، اُسے تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی،، جب کہ وہ جان گئی تھی کہ وہ خود ہی اُس کی تکلیف کی وجہ بنی ہے۔۔ وہ آریان کے لئے ویسا محسوس نہیں کر پائی تھی،، جیسا وہ اُس کے لئے کرتا ہے۔۔۔

آریان کے جانے کے بعد وہ اپنی یونیورسٹی کے کاموں میں مگن ہو گئی تھی،،

اسائنمنٹس، کوئز، پراجیکٹ اینڈ لیبز۔۔۔آریان کبھی کبھار میسج کر کے اپنی خیر خیریت بتادیا کرتا تھا،،اور وہ بھی اپنی روٹین بتا دیتی تھی۔۔ریان دو ہفتے کی ٹریننگ کے بعد واپس آگیا تھا،ہاں انمول کو اُس نے بتایا نہ تھا۔۔۔ تین چار دن اسلام آباد رُکنے کے بعد وہ لاہور آگیا تھا،،آفٹر آل انمول میڈم پریڈ کے بعد اُس سے ملی جو نہ تھیں،،بہت مِس کر رہی تھیں اُسے۔۔اب اُس کے ہاتھ انمول کی چھیڑ لگی تھی،،تو کیسے جانے دیتا۔۔ دوست اور ہوتے کس لئے ہیں؟دوستی کا فرض بھی تو پورا کرنا تھا نا۔۔۔

آریان نے انمول کو کال کی تھی،،واٹس ایپ کال تھی سو وہ نہیں جان سکی کہ وہ کہاں ہے،،بس حال چال پوچھا،،اور روٹین۔۔انمول نے اُسے بتایا تھا کہ آج وہ اپنی روم میٹ کے ساتھ داتا دربار جائے گی،،ذرفہ نے کوئی منت مانی ہوئی تھی،،سو اب اُسے جانا تھا،،تو انمول نے سوچا اُسے کمپنی دے دی جائے۔۔ویسے ہی ہاسٹل میں بور ہو رہی تھی۔۔۔اُسے وہاں ڈراپ کر کے،اُس کا ارادہ آس پاس گھومنے کا تھا،،پھر ذرفہ کے فری ہونے پر وہ واپس آجاتی اُس کے ساتھ۔۔۔

ہمم،،تو اب آیا نہ اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔انمول کو تنگ کرنے میں جو مزہ آنے والا تھا،،اُسے سوچ سوچ کر ہی ریان خوش تھا۔۔۔انمول کے بتائے ہوئے پلین کے

مطابق وہ وہاں ٹائم سے پہنچ گیا تھا۔۔۔اب بس اُس کے آنے کا انتظار تھا۔۔وہ ہمیشہ کے جیسے اُسی بلیک یونیفارم میں تھے،،انمول نے جس کی وجہ سے اُسے 'بلیک ہنی مونسٹر' کا ٹائٹل دے رکھا تھا،،بلیک اور ہنی تک تو ٹھیک تھا،،پر مونسٹر کا ٹائٹل اُسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔بیچارا اتنا بُرا تو نہ تھا کہ سیدھا سیدھا مونسٹر ہی بول دیا جائے۔۔۔

اگرچہ یہ واحد لقب نہیں تھا جو اُسے انمول کی جانب سے عطا ہوا تھا،،ایسے اور بھی کئی تھے،،جیسے سڑو، کھڑوس، مسٹر ایٹیٹیوڈ، کڑوا کریلا، نک چڑا،اور بھی جانے کیا کیا۔۔۔

¤¤¤

خیر اُسے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا تھا،،کچھ ہی دیر میں وہ اُسے دکھائی دی تھی،،وہ کسی اور لڑکی کے ساتھ تھی،،دونوں آٹو سے اتری،انمول نے اسے کچھ کہا اور پھر وہ لڑکی دربار کی سائڈ چلی گئی،اور انمول دوسری سائڈ۔۔ارادہ اِدھر اُدھر مٹر گشتی کا تھا۔۔۔

ریان کا میسج آیا تھا کہ انمول کے لئے سرپرائز ہے وہاں۔۔وہی جس سے وہ انمول کو ملوانا چاہتا تھا،،اب وہ تو یہاں تھا نہیں،،سو انمول خود ہی مل لے۔۔وہ فری تھی،سو سوچا چلو

دیکھ لے گی،،کون ہے آخر وہ، جس سے ملنے کو آریان نے کہا تھا؟؟

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اُس نے خود کو کسی کی گہری نظروں کے حصار میں پایا تھا،،آس پاس نظر دوڑائی،،پر کچھ خاص دکھائی نہ دیا۔۔کچھ دور کسی کے ہونے کا شبہ ہوا،،پر فوراً سر جھٹک دیا یہ سوچ کر کہ وہم ہو گا میرا،،اور کیا۔۔۔آریان صحیح کہتا ہے،، بہت زیادہ سوچنے لگی ہوں میں اُسے،،شاید تب ہی ہر جگہ نظر آنے لگا ہے۔۔۔

وہ کسی کیفے کی طرف مڑا تھا،،اور انمول بھی پیچھے چل پڑی،،ایسا وہ نادانستہ طور پر کر رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر وہ یوں ہی بے مقصد چلتا رہا،،اور انمول بھی،،پھر وہ ایک سائڈ پر مڑ گیا،،وہاں رش بالکل نہ ہونے کے برابر تھا،،اور انمول وہاں بھی اُس کے پیچھے گئی تھی،،وہ بالکل بھول گئی تھی آریان کے میسج کو۔۔۔

جو بھی تھا،،ریان کو انمول سے اِس بے وقوفی کی توقع ہر گز نہ تھی۔۔۔مانا وہ بہادر تھی، مانا اُس میں تجسس کُوٹ کُوٹ کر بھرا تھا،،پر اُسے یوں اکیلے کسی بھی شخص کے تعاقب میں نہیں جانا چاہیے تھا۔۔پھر چاہے وہ ریان ہی کیوں نہ تھا۔۔یہ لڑکی پاگل تھی،،اتنا تو وہ پہلے سے جانتی تھی،،پر اس پاگل پن کی کوئی حد نہیں اُسے یہ معلوم ہو گیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

¤¤¤

اگلے ہی لمحے ریان رُکا تھا اور کھینچ کر اُسے بھی دیوار کی ایک سائڈ پر لگا چکا تھا،، تم پاگل ہو ہاں؟ جانتی ہو مجھے؟ کیوں پیچھا کر رہی ہو میرا؟ تمہیں ڈر نہیں لگتا؟ وہ تقریباً دھاڑا تھا،، کیا چاہتی ہو؟ میری جگہ ابھی کوئی اور ہوتا ناتو اِس ٹائم یہاں اپنے پاؤں پر کھڑی نہ ہوتی تم۔۔اپنی بات مکمل کرنے کے بعد وہ اُس کی کلائی چھوڑ چکا تھا،، جو سختی سے پکڑنے کی وجہ سے لال ہو گئی تھی۔۔۔

اور انمول کا سارا کونفیڈینس آنکھوں کے راستے بہہ نکلا تھا،، وہ چُپ چاپ کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی،، اور مسلسل ندیاں بہا رہی تھی۔۔۔یہاں آ کے ریان کو احساس ہوا کہ وہ غلط کر چکا ہے،، وہ کیسے رُلا سکتا تھا انمول کو۔۔۔جو بھی تھا،، وہ انمول تھی۔۔۔

اوکے،، آئی ایم سوری۔۔۔مجھے ایسے بی ہیو نہیں کرنا چاہیے تھا،، میں ہارش ہو گیا۔۔اب پلیز رونا بند کر دو۔۔اب وہ آرام سے بات کر رہا تھا۔۔اور انمول وہ تو ورطہ حیرت میں مبتلا تھی کہ یہ کڑوا کریلا آرام سے بھی بات کر سکتا ہے،، اب جب وہ نرم لہجے میں بات کر رہا تھا تو تھوڑا حوصلہ ملا،، اور اُس کے اندر کی شیرنی جو کہ سہمی بیٹھی تھی،، تھوڑی ہمت کر کے بولی۔۔۔

میں پاگل نہیں ہوں،اور صحیح کہا تم نے کہ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اس وقت یہاں اپنے پاؤں پر کھڑی ناہوتی،،پر یہاں تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں یہاں ہوتی ہی کیوں؟میں یہاں اس وقت ہوں کیونکہ تم یہاں ہو۔۔۔نہیں جانتی تمہیں،،ہاں پر تمہارا پیچھا کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے مجھے،،میں تمہارے پیچھے نہیں آئی،،میں تو تمہارے بارے میں کچھ جانتی بھی نہیں ہوں،،میں یہاں اپنے دوست کے سرپرائز کا ویٹ کر رہی تھی کہ تم نظر آئے،،اور میں بے اختیار تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہاں آگئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

⌘⌘⌘

اور ریان کی مُسکراہٹ کو اُس کے ماسک نے بآسانی چھپالیا تھا۔۔۔اووہ اچھا تو بتائیں میڈم کیا مدد کر سکتا ہوں میں آپ کی؟؟

اور ریان کی اِس بات پر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔ تمہیں پتا ہے تم نا اِس ٹائم بالکل میرے فرینڈ آریان کے جیسے ایکٹ کر رہے ہو،،یو نو وٹ،وہ ایسے ہی ہر ٹائم اپنی مدد کا پنڈورا باکس کھول کے بیٹھا رہتا ہے۔۔۔اور اگلے کئی منٹ وہ آریان کے قصیدے پڑھ رہی تھی،وہ ایسا ہے،وہ ویسا ہے،،وہ یہ کہتا ہے،،وہ وہ کہتا ہے۔۔۔اور ریان اُسے دیکھ

کر بس یہی سوچ رہا تھا کہ یہ ہے کیا چیز۔۔آریان کے سامنے اِس مونسٹر کی باتیں کرتی ہے،اور اِس کے سامنے آریان کی۔۔

پھر ایک دم خیال آیا،اور کہنے لگی،،اووواچھا تمہارا نام کیا ہے؟؟اور کہیں تم ہی تو وہ نہیں ہو،،جس سے آریان مجھے ملوانا چاہتا تھا۔۔۔تم۔۔۔ تمممم۔۔۔آریان کو جانتے ہو؟پلیز کہہ دو کہ تم وہی ہو جو میں سمجھی ہوں تمہیں۔۔۔بتادو تا کہ میری تلاش ختم ہو۔۔اگر ایسا ہے،،تو بلا شبہ اِس سے بہترین سرپرائز کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

(اب مزہ آئے گا نا۔اتنا انڈر اسٹیمیٹ کیا آریان کو ہاں،،تمہاری سب سے بڑی وش اُسی کے ہاتھوں پوری نہ کروائی تو کہنا،،اب وہ سارے حساب چُکتے کرنے کے موڈ میں تھا۔۔)

او و سہی،تو تم ہو وہ۔۔مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا،،کہ جس پاگل،جنونی اور خبطی لڑکی کی آریان نے بات کی تھی،،وہ تم جیسی ہی ہو سکتی ہے۔۔اور تم ہی ہو۔۔۔مجھ تک پہنچنے کے لئے تم میرے دوست تک پہنچ گئی،،واہ۔۔۔

او و ہیلو مسٹر،،تمہیں نا کوئی زیادہ ہی بڑی خوش فہمی لاحق ہے،،جو در اصل غلط فہمی ہے۔۔باخدا میں نہیں جانتی کہ تم ہی آریان کا سرپرائز ہو،،اور میں کیوں پہنچنے لگی

تمہارے دوست تک،،ہو کیاہاں تم۔۔ریسپکٹ کرتی ہوں تمہاری،،تو صرف تمہاری جاب کی وجہ سے،، نہیں تو تم کوئی تیس مار خان نہیں ہو۔۔۔پتا نہیں تم کیا سمجھے بیٹھے ہو،،آریان سے میں نے اپنی وش کا ذکر کیا تھا،،اور اُس نے مجھے کہا تھا کہ وہ کسی سے ملوانا چاہتا مجھے،،تم خود اُس سے پوچھ لو۔۔

ریان نام ہے میرا۔۔۔اب وہ اِس نان سٹاپ لڑکی کو خاموش کروانا چاہتا تھا،،مبادا وہ مزید صلواتیں سُنادے۔۔۔

اووووہ واہ،،دیکھا یہ نیچر کی ہی مسٹری ہے،،کچھ تو لنک ہے،،کچھ تو ہے ایسا جو بار بار ملاتا ہے،،تمہیں پتا ہے تمہارا تو نام بھی میرے دوست جیسا ہے،،وہ آریان ہے،اور تم ریان۔۔کہیں تم دونوں بھائی تو نہیں ہو؟اُس کی آنکھیں بھی بالکل تمہاری جیسی ہیں،، اور اگر تم کڑوے کریلے کے جیسے بات نہ کرو،،تو آواز بھی۔۔

تم وہی ہو،،اوہ مائی گاڈ،،میں غلط نہیں تھی،،مجھے صحیح لگا تھا۔۔بس پتا تھا مجھے،،دل کہتا تھا میرا۔۔۔میری تلاش مکمل ہو گی آج۔۔۔

اچھا،،اور کیسے پتا تھا تمھیں،،کیسے یقین تھا؟؟انمول کی خوشی دیدنی تھی،،اور وہ اُس کی خوشی میں خوش۔۔۔

میرا ماننا ہے جو دکھتا ہے وہ ہوتا نہیں، جو ہوتا ہے وہ دکھتا نہیں،،اس لئے جو ہے،اور دِکھ نہیں رہا اُس کے لئے دیکھنے والی آنکھ چاہیے جو دل کی ہے اور میرے پاس ہے وہ آنکھ۔۔۔وہ فوراً بولی تھی۔۔۔

مبارک ہو تمہیں۔۔اور صحیح کہا تم نے جو نظر آرہا ہو،ضروری نہیں کہ وہ سچ بھی ہو۔۔ مگر بعض دفعہ جسے ہم دُور ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں،،وہ ہماری نظر کے سامنے ہی ہوتا ہے،،بس ہم نے اپنی آنکھ بند کی ہوتی ہے۔۔۔ویسے تمہارا کیا نام ہے؟ وہ اب بات بدل رہا ہے۔۔

میں انمول ہوں،،صرف نام کی نہیں،ویسے بھی،،اور ایسا میں نہیں کہتی،، مجھ سے ملنے والے کہتے ہیں۔۔تم بھی کہہ سکتے ہو۔۔

¤¤¤

اتنے میں اُس کا فون بجا،جو ذرفہ کا تھا،،وہ کہہ رہی تھی کہ وہ فری ہو گئی ہے،،سو اب واپس چلنا چاہیے۔۔۔

گڈ بائے بلیک ہنی مونسٹر،،اُمید ہے کہ دوبارہ جلد ملیں گے۔۔۔

اور ایسا کیوں لگتا ہے تمہیں انمول؟ وہ اُس کے کونفیڈینس سے مُتاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا۔۔۔

کیونکہ یہ انمول کا یقین ہے۔۔ دُنیا میں کچھ بھی بے مقصد نہیں ہوتا،، ہر کوڈڈ کوڈ ہو سکتا ہے۔۔ ہر پہیلی سُلجھ سکتی ہے،، ہر سوال کا جواب ہوتا ہے۔۔۔ صرف ایک شرط ہے اگر ہم پوری شدت سے چاہیں تو۔۔۔اور انمول نے صرف ایک ہی شے کو ہمیشہ سے چاہا ہے،، پوری شدت سے چاہا ہے۔۔

وہ کہہ کر جا چکی تھی،، اور ریان اُس کے اس بے ساختہ کنفیشن پر حیران کھڑا تھا۔۔ انمول تھی،، وہ کچھ بھی، کبھی بھی، کہیں بھی کہہ اور کر سکتی تھی،، اور اس بات پر اُسے اب ذرا شک باقی نہ رہا تھا۔۔

وہ آج بہت خوش تھی،، بہت بہت بہت زیادہ خوش۔۔۔ کیونکہ آج اُس کی تلاش مکمل ہو گئی تھی،، آج اُس کا یقین اور بڑھ گیا تھا،، مدر نیچر پر۔۔۔ ہمیشہ سے مانتا تھا اُس کا کہ نیچر کا ایک پیٹرن ہے،، سب اُس کے اکارڈنگ ہوتا ہے۔۔ اگر ہم نیچر کے بھیجے کوڈز ڈی کوڈ کرنا سیکھ لیں،، تو ہمارے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں رہتا۔۔۔ آج وہ بادلوں کا سفر کر رہی تھی،، ہواؤں میں جھوم رہی تھی،، اُس کی خوشی تھی جو سنبھلنے نہیں سنبھل رہی

تھی۔۔اس بات پر اُس کا یقین ایک بار پھر سے کامل ہو گیا تھا کہ اگر کسی چیز کو شدت سے چاہا جائے تو پوری کائنات اُسے ہم سے ملانے میں لگ جاتی ہے۔۔۔اُس نے ہاسٹل واپسی پر ذرفہ کو ٹریٹ بھی دی تھی،،اپنی خوشی سیلیبریٹ کرنے کے لئے۔۔۔

ہاسٹل پہنچ کر اُسے پہلا خیال آریان کا ہی آیا تھا،،وہ اُس کا سب سے اچھا دوست تھا،،اور انمول کے سب سے بڑے سپنے کو سچ کرنے میں اُس کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔۔۔اُس نے انمول کو بہترین تحفہ دیا تھا۔۔اب یہ خوشی اُس کے بنا کیسے پوری ہو سکتی تھی؟اور آریان کو تھینکس بھی تو کرنا تھانا،اس ونڈر فُل سرپرائز کے لئے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

¤¤¤

سو فوراً میسج کیا گیا۔۔ہائے،،آر یو دیئر؟؟

ایز آلویز ہیئر فار یو۔۔اگلے ہی پل جواب آیا تھا۔۔۔

اور اُس کا میسج ملتے ہی،اب وہ آریان کو کال ملا چکی تھی،،اور اگلے دو گھنٹوں تک وہ نان سٹاپ بولتی چلی گئی تھی۔۔۔

تھینک یو،سو سو سو مچ۔۔میں تمہیں بتا نہیں سکتی آج کتنی خوش ہوں میں۔۔۔میرے

پاس ناتمہارے لئے ایک سرپرائز ہے،،یونووٹ،میں ملی تھی،،اُس سے جس سے ملنے کو بولا تھا،اور تمہیں پتاہے وہ کون ہے؟وہ بلیک ہنی مونسٹر ہے،،ہاں سچ میں،وہ وہی ہے۔۔اور یونووٹ آج اُس نے مجھ سے بات بھی کی،،آرام سے،ہاں میں خود حیران تھی،،پر اُس نے کی،،اور تمہیں پتاہے اُس کا نام بھی پتا چل گیا مجھے،،میں نے پوچھا تھا،،اُس نے بتادیا۔۔وہ ریان ہے۔۔تمہاری صرف آنکھیں ہی اُس جیسی نہیں ہیں،، تم دونوں کے تو نام بھی ایک سے ہیں۔۔۔میں نے تمہیں کہا تھا نا کوئی نا کوئی لنک اور کنیکشن ہے میرا اُس سے۔۔میں ایسے ہی اُسے تلاش نہیں کررہی تھی،،میں نے کہا تھا نا کہ مجھے شک نہیں ہے،،یقین ہے کہ وہ وہی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

¤¤¤

وہ بولے چلے جا رہی تھی،،اس سارے وقت میں جب سے اُس نے کال کی تھی،،بس وہی بول رہی تھی،،اور ریان اُسے سُن رہا تھا۔۔بالکل ویسے ہی جیسے بس میں سُنا تھا،،بِنا تنگ پڑے،بِنا اُکتائے،بِنا تھکے۔۔

سانس لے لو تم۔۔میں یہیں ہوں،،کہیں نہیں بھاگ رہا۔۔سُن رہا ہوں،جب تک کہ باتیں ختم نہیں ہو جاتی،،آرام سے۔۔

اوہ،ہاں،،سوری وہ اپنی خوشی میں سب بھول گئی۔۔(کوئی خوشی میں سانس لینا بھی بھول سکتا ہے بھلا۔۔ہاں بھول سکتا ہے،،اگر اُس کی خوشی انمول جیسی بڑی ہو تو۔۔۔)

ریان کو ریئلائز ہوا تھا کہ وہ اِس لڑکی کی نان سٹاپ باتیں ایسے ہی سُن سکتا ہے،،پوری زندگی۔۔بنا تھکے۔۔وہ واقعی بہت خاص ہو چکی تھی اُس کے لئے۔۔

¤¤¤

ریان نے جو واحد شرط رکھی تھی انمول سے اپنی حقیقت چُھپانے کی،،وہ یہی تھی کہ وہ اُسے بِنا اُس کی حقیقت جانے قبول کرے۔۔اور وہ آریان بن کر انمول کا دل جیت چکا تھا،اور انمول تو ویسے ہی اُس کے دل کی مکین تھی۔۔سو اب مزید اِس آنکھ مچولی کے کھیل کو جاری رکھنے کا کوئی مقصد یا ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔۔اِس لئے وہ اب اِس سب سے مشکل مگر اہم سیچوایشن کو ہینڈل کرنے کے لئے تیاری کر رہا تھا۔۔۔جہاں وہ انمول کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ اُسے بے حد،بے پناہ اور بے تحاشا چاہتا ہے۔۔۔کوئی اور لڑکی ہوتی،،تو وہ اندازہ لگا سکتا تھا،،اُس کے ری ایکشن کا،،پر کوئی اور کیوں ہوتی؟ کوئی اور ہو بھی کیسے سکتی تھی؟ وہ نہیں جانتا تھا کہ انمول کیسے ری ایکٹ کرے گی۔۔۔

انمول کا جواب جاننے کے بعد وہ اُسے سچ بتانا چاہتا تھا اپنے بارے میں، کیونکہ اب جھوٹ کا مزید سہارا لینا بے فائدہ تھا۔۔۔اُلٹا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اب وہ اس راز سے پردہ اُٹھانا چاہتا تھا۔۔اور اِسی لئے وہ انمول سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔اُس نے انمول سے ٹریٹ دینے کو کہا تھا،،اپنے آئیڈیل سے ملنے کی خوشی میں،، جس پر وہ فوراً رضامند ہو گئی تھی۔۔۔

¤¤¤

انمول اور آریان کی فوڈ پریفرنس الگ الگ تھیں،،انمول بریانی کی دیوانی تھی،،جبکہ آریان کو بریانی کچھ خاص پسند نہ تھی،انمول کو دیسی کھانا پسند تھا،،جبکہ اُسے فاسٹ فوڈ۔۔پر اُس نے انمول کو کہا تھا کہ وہ جو چاہے وہی کھلا دے،،سو اب انمول کھا رہی تھی،،اور وہ کھانے سے زیادہ اوبزرو کر رہا تھا۔۔کھانا انتہائی خوشگوار موڈ میں کھایا گیا تھا،،کھانے کے بعد وہ لوگ آئس کریم پارلر گئے،،کیونکہ انمول کا کہنا تھا کہ بریانی، چاکلیٹ اور آئسکریم وہ چیزیں ہیں،،جن کے لئے انمول کبھی منع نہیں کر سکتی،،پھر چاہے اُسے آدھی رات کو نیند سے جگا کر ہی کیوں نہ پوچھا جائے۔۔اُس نے آریان سے اُس کا فیورٹ فلیور پوچھا تھا،،جو ونیلا تھا،،سو اُس نے آریان کے لئے ونیلا سکوپ کا

آرڈر کیا تھا۔۔پر انمول کا اپنے لئے آرڈر دیکھ کر آریان حیران ضرور ہوا تھا، کیونکہ وہ اپنے لئے آئس کریم کے دو باؤلز منگوا چکی تھی،،اور دونوں باؤلز میں دو سکوپ تھے۔۔

کیا کسی اور کو بھی آئسکریم ٹریٹ دینے کا ارادہ ہے؟اتنی آئسکریم؟

نہیں،،یہ سب میرے لئے ہے۔۔آئی کانٹ لیو اینی،،وہ چاروں آئسکریم سکوپ ایک ساتھ مزے لے لے کر کھا رہی تھی،،چاکلیٹ،پستہ مینگو اینڈ کافی آرمائی فیورٹ۔۔

انمول تم سچ میں اتنی آئسکریم کیسے کھا سکتی ہو؟؟

خبر دار جو اپنی گندی نظر لگائی ہو تو۔۔کیا مطلب کیسے کھا سکتی ہوں؟مُنہ سے کھاتی ہوں،،اور کیسے؟تم سے نہیں کھائی جا رہی تو بتا دو،،وہ بھی کھا لیتی ہوں میں۔۔وہ ساتھ ساتھ باتیں کر رہی تھی،،اور ساتھ ساتھ آئسکریم کھا رہی تھی۔۔۔

وہ کیوٹ ہے یا لگ رہی ہے اُسے،،وہ فیصلہ نہیں کر پایا تھا،،ہاں آئسکریم کھاتے ہوئے وہ اُس کی کئی پکچرز کلک کر چکا تھا،،اپنے پین کیمرہ سے۔۔

آئسکریم کے بعد اب وہ واک کر رہے تھی ایک ساتھ،،جب اُس نے بات شروع کی تھی،،انمول میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں،،وہ رُکی،،دور کے ایک بینچ کی طرف اشارہ

کیااور کہاکہ وہاں چل کر بیٹھتے ہیں،، پھر آرام سے کرنا بات۔۔۔

¤¤¤

ریان کنفیوز تھا کہ بات شروع کیسے کرے،، اُسے جانے کیوں انمول کے ری ایکشن سے ڈر لگ رہا تھا۔۔ جس سے ایک دُنیا ڈرتی تھی،، جو اپنی فیلڈ میں ایکسپرٹ تھا،، سینئر بھی جس سے بات کرنے میں جھجھکتے تھے،، آج وہ پہلی بار کنفیوز ہوا تھا،، خیر بات کرنا بھی تو ضروری تھا۔۔

ہمم میں جاننا چاہتا ہوں کہ تم ریان کے بارے میں کیا سوچتی ہو؟ اور وہ بات شروع کر چکا تھا۔۔

انمول نے اُسے گھوری دی،، جیسے کہہ رہی ہو کہ اِس بے تُکے سوال کا کیا مطلب ہے۔۔ پھر بولی،، کیا سوچنا میں نے اُس کے بارے میں،، اُس کی تلاش اور جستجو میرے لئے ایک شوق تھا،، جنون تھا۔۔ جو پورا ہوا۔۔ میں ہمیشہ سے ایسے کسی ہیرو کو ڈھونڈنا چاہتی تھی،، تم بھی باقیوں کے جیسے مجھے غلط سمجھے ہو،، میں ریان کو اس لئے پسند نہیں کرتی کہ اُس سے محبت کرتی ہوں،، بلکہ اِس لئے کہ اُس کے جنون سے عشق ہے مجھے۔۔ وہ خاص ہے،، بہت خاص میرے لئے،، تو صرف اِس لیے کہ وہ وہ ہے۔۔ اگر

تم وہ ہوتے تو تمہارے لئے بھی یہی ریسپیکٹ ہوتی میرے دل میں۔۔اب بتاؤاِس سوال کا مقصد؟؟

ہمم بتاتا ہوں،،میں نے یہ اِس لئے پوچھا کہ میرے اگلے سوال کا تعلق اِس کے جواب پر منحصر تھا۔۔میں جاننا چاہتا تھا کہ ریان کے لئے تمہاری فیلنگز کیا ہیں؟؟ مجھے میرا جواب مل گیا،،اگر وہ تمہیں کہے کہ وہ تمہیں چاہتا ہے،،اور تم سے شادی کرنا چاہے ہے تو تمہارا جواب کیا ہوگا؟؟

کیوں اُس نے تمہیں اپنا وکیل بنا کر بھیجا ہے؟ جو تم اُس کی جگہ اُس کا پرو پوزل میرے لئے لائے ہو؟ رہی بات شادی کی،،تو ابھی میں نے ایسا کچھ سوچا نہیں ہے،،نہ ایسا کوئی ارادہ ہے،،اور وہ کڑوا کریلا اور شادی،،،ہاہاہا جوک اچھا تھا۔۔۔پر جسٹ امیجن ایسا اگر کبھی کچھ ہو تو،،ہاہاہا۔۔اور ویسے بھی شادی اُس سے ہو،،یہ ضروری تو نہیں،،اُس کی ریسپیکٹ اور جگہ جو ہے،،وہ رہے گی،،وہ کسی رشتے یا تعلق کی مرہونِ منت نہیں ہے۔۔۔

مطلب،،اگر کوئی اور تمہیں پرو پوز کرے تو اُس کے بارے میں بھی سوچا جا سکتا ہے؟؟ مطلب پرو پوزل شرط ہے بس؟

ہاں تو،،شادی کرنی ہے توپروپوزل توچاہیئے ہی ہوگانا۔۔پراُس کے ہی پروپوزل کا کیا کرنا میں نے؟شادی کے لیئے انڈرسٹینڈنگ امپورٹنڈ ہے،،ریسپیکٹ،، کمپیٹیبلیٹی،،پیار محبت اور لاکھ چیزیں ہوتی ہیں،،ایسے تھوڑی ہو جاتی ہے۔۔

¤¤¤

انمول،،ایک بات پوچھوں؟شادی کروگی مجھ سے،میں چاہتاہوں تمہیں؟اور وہ کہہ گیا تھا۔۔اتنے آرام سے۔۔اب سامنے والی کے ری ایکشن کا انتظار تھا۔۔

کچھ لمحے خاموشی سے گزرے،،اور وہ انمول کو دیکھ رہا تھا کہ وہ کچھ کہے،،پھر وہ کافی سیریئس ٹون میں بولی۔۔۔

آریان،،یہ کیا تھا؟اگر تو مذاق تھا تو نہایت ہی بھونڈا تھا،،اور اگر پروپوزل تھا تو ایسے کون پروپوز کرتا ہے یار؟نہیں کیا ہاں؟تم نا بالکل ہی فارغ ہو،،انمول کے دوست ہو کر بھی،، چچچچ۔۔مجھے تم سے ہرگز یہ اُمید نہیں تھی،،بہت مایوس کیا ہے تم نے مجھے۔۔۔ شکل گُم کرواپنی،، نظر مت آنا مجھے،، بات بھی مت کرنا۔۔

مطلب؟وہ گبھرا رہا تھا،،اور وہ اِس گھبراہٹ سے لُطف اندوز ہو رہی تھی،،یہ مذاق

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں تھا۔۔آئی ایم سوری،،پر تم سمجھو کہ یہ سب مذاق تھا،،میں نے ایسا کچھ کہا ہی نہیں،،ایسی کوئی بات ہوئی ہی نہیں،،میں نہیں چاہتا کہ اِس سے ہماری دوستی پر کوئی فرق پڑے،،آئی ایم سوری انم۔۔۔انمول۔۔۔میں دوبارہ کبھی ایسی کوئی بات نہیں کروں گا۔۔

انمول پُر سکون تھی،،اُس کو بے سکون کر کے،،اور بیچارا صفائیاں دے رہا تھا،، وضاحتیں،اور معافی مانگ رہا تھا۔۔

اب وہ ہنسے جا رہی تھی،،اور وہ اُسے دیکھے جا رہا تھا،،کیا سوچا تھا،،کیا ہو گیا تھا؟؟

تم نا،،قسم سے بُدھو ہو،،ایک نمبر کے بُدھو۔۔اتنا تو مجھے پتا تھا کہ تمہارے پیچ پُرزے آج کل خراب ہیں،،پر اتنے ناکارہ ہو جاؤ گے اِس کا مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔آئی نو یو لائک می،،اب سے نہیں بہت پہلے سے،،پر میں نے ہمیشہ تمہیں منع کیا،،کبھی بڑھاوا نہیں دیا،،کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ تم اپنی وقتی اٹریکشن کو پیار سمجھو،،یا اپنے جذبات میں آکر کوئی بھی فیصلہ کرو۔۔چاہتی تھی کہ تم وقت لو،،خود کو اپنی فیلنگز کو سمجھو۔۔مجھے جانو،،میں تمہیں سمجھوں۔۔ہاں میں جان گئی تھی کی یہ وقتی نہیں تھا،، میں جان گئی تھی،،کہ تم سیریئس ہو،،پر یار ایسے اتنے سٹوپڈ انداز میں کون پرپوز کرتا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے ؟ نہیں مانا میں تمہاری بیسٹ فرینڈ ہوں،، پر گھر کی مرغِی دال برابر والا سلوک تو نہیں ڈیزروو کرتی تھی میں۔۔ وہ ہنستی چلی جارہی تھی۔۔ اور وہ بیچارا اِس بے عزتی پر شرمندہ ہو رہا تھا۔۔

¤¤¤

اب تمہارے کلیجے کو ٹھنڈ پہنچ گئی ہو،، میری عزت کر کے تو جواب بھی دے دو،، وہ چڑ رہا تھا،، کیونکہ وہ اُسے جان بوجھ کر چڑا رہی تھی۔۔۔

پہلے تو میں اِس بارے میں شاید سوچ سکتی تھی،، پر سوری اتنے بکواس پروپوزل کے بعد ہر گز نہیں۔۔۔ چلو اب دیر ہو رہی ہے،، مجھے ہاسٹل ڈراپ کر دو،، نیکسٹ ٹائم نا اپنی بیسٹ فرینڈ سے مشورہ کر کے کسی لڑکی کو پروپوز کرنے جانا،، تو شاید ہاں کر ہی دے وہ تمہیں پاگل نا ہو تو۔۔

مطلب،، وہ انکار نہیں کر رہی تھی،، وہ بس ایسے پروپوز کرنے پر اُسے جواب نہیں دینا چاہتی تھی،، اُسے تنگ کرنا چاہتی تھی،، انتظار کروانا چاہتی تھی،، اُس کے لیے تع کچھ بھی،، تو پھر یہ کیا؟ وہ انمول تھی،، پر آج اُسے بیش بہا کر گئی تھی۔۔۔ اُسے خود پر،، اپنی محبت پر، اپنی قسمت پر نازاں کر گئی تھی۔۔ کیا وہ واقعی اتنا خاص تھا کہ اُسے انمول عطا

کی گئی تھی،،ہاں بالکل کیونکہ وہ خالص تھا،،اُس کی محبت پاکیزہ تھی،،اُس کی پسند انمول تھی۔۔اُس نے ہمیشہ عزت سے مان بخشا تھا اُسے۔۔۔آج ریان سے بڑھ کر کوئی خوش کیسے ہو سکتا تھا۔۔

¤¤¤

وہ اُسے ہاسٹل ڈراپ کر گیا تھا،،اور واپس آکر بھی آریان کی اُس صورت کو سوچ جانے کتنی دیر تک ہنستی رہی تھی۔۔وہ کیوٹ تھا،،بہت کیوٹ یا پتا نہیں وہ انمول کو لگ رہا تھا۔۔وہ جانتی تھی آریان اُس کے بارے میں کیا سوچتا ہے،،پر وہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرتی تھی،،وہ چاہتی تھی کہ وہ آریان کو وقت دے،،تاکہ اِس دوران وہ دونوں ایک دوسرے کو سمجھیں،،جانیں،،اور اگر پھر بھی وہ ایک دوسرے کو سب اچھائیوں اور بُرائیوں کے ساتھ ایکسیپٹ کریں تو اِس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا تھا۔۔آریان کو اُس نے اپنے لئے صرف ایک وجہ سے چُنا تھا،،انمول کوئی عام لڑکی نہیں تھی،،نہ ہی وہ میٹھی باتوں یا پیار محبت سے بہلنے والوں میں سے تھی،،اُس کے مطابق پیار محبت پہلی ترجیح ہر گز نہیں تھے،،سب سے اہم تھا ریسپیکٹ اور سیفٹی اینڈ سیکیورٹی۔۔۔

آریان نے ہمیشہ اُس کی عزت کی تھی،،پہلی ملاقات سے لے کر اب تک،،اِس

سارے دورانیے میں جب جب بھی وہ اُس سے ملی تھی، یا بات کی تھی،، آریان نے کبھی کوئی ایسی بات یا حرکت نہ کہ تھی جو اُسے بُری لگتی۔۔ ہمیشہ اُس کے ساتھ اُس نے خود کو محفوظ پایا تھا،، اور انمول کے لیے یہی ایک بات سب سے بڑھ کر تھی۔۔

خوش تو وہ بھی تھی،، کیونکہ اُسے آریان کی صورت میں ایک ایسا شخص ملا تھا جس پر اُسے سب سے بڑھ کر بھروسہ تھا،، ایک مان تھا،، یقین تھا۔۔ پیار تو ہو ہی جاتا ہے،، جب باقی سب ہو تو۔۔ ہاں صرف پیار ہو،، اور باقی کچھ نہیں تو ضروری نہیں کہ وہ دیرپا ہو۔۔۔ پر ابھی آریان کو کچھ اور دیر ستانا مقصود تھا،، تب ہی تو وہ اُسے تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔۔

¤¤¤

سو اُسے چھیڑنے کی غرض سے آریان کو میسج کیا گیا،، ریان اُس وقت جاگ رہا تھا،، نیند آنی کسے تھی،، وہ ابھی تک بے یقینی کی سی کیفیت کا شکار تھا۔۔۔

اوئے،، سُنا ہے کہ آج کوئی کسی لڑکی کو پرپوز کر کے آیا ہے،، بڑی عزت ہوئی ہے کسی کی۔۔ سناؤ کیا حال ہے؟ کیا بنا پھر۔۔ انمول سے اور کس چیز کی توقع رکھی جا سکتی تھی۔۔

انتہائی کوئی ڈھیٹ اور بد تمیز واقعی ہوئی ہو تم۔۔کوئی شرم ہوتی ہے، کوئی حیا ہوتی ہے، پر انمول کو کیا پتا کہ وہ کیا ہوتی ہے۔۔۔یار بخش دو مجھے،، کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا ہاں؟ کیوں تنگ کر رہی ہو؟؟ وہ شرمندہ کر رہی تھی اور وہ ہو رہا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہا،، کیا یار میرے اکلوتے دوست نے کسی لڑکی کو پرو پوز کیا ہے،، وہ بھی بنا مجھے بتائے،، میرا تو ناراض ہونا بنتا تھا،، پر دیکھو کتنا بڑا دل ہے تمہاری انمول کا،، میں پھر بھی مبارک دینے آگئی۔۔روانی سے میسج لکھتے ہوئے وہ لکھ کر بھیج تو گئی تھی،، ہاں پر ریان کو خود کو چھیڑنے اور بدلہ لینے کا پورا موقع دے گئی تھی۔۔۔

اووہ۔۔۔ صحیح اچھا اچھا،، بہت زیادہ نہیں فکر ہو رہی میری انمول کو میری،، ویسے واقعی ماننا تو پڑے گا کہ بہت بڑا دل ہے انمول کا،، میری ہے کیا اِس لیے؟؟

استغفر اللہ،، کیا ہے ہاں،، میرا مطلب تھا تمہاری دوست انمول۔۔۔تم،، تم انتہائی فضول بول رہے ہو۔۔۔وہ جھنجھلائی تھی۔۔

ہاں تو میں نے کب کہا کہ کچھ،، تم نے خود کہا،، دیکھو،، میسج فارورڈ کروں کیا؟ وہ اب اُسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

اُففففف،،تم نابال کی کھال نہ اُتارو نہ ذرا،،میں نے ایسا کچھ نہیں کہا،،سو جاؤ، نیند آرہی ہے مجھے،،وہ سچ میں شرمندہ ہوئی تھی۔۔

نیند تمہیں آئی ہے تو میں سو جاؤں؟ ہاہاہا، کوئی کنفیوژ ہو رہا ہے،،آئی وش آئی کڈ سی دیٹ ودمائی آئیز۔۔

سو جاؤاب، گڈ نائٹ۔۔۔ بہت لیٹ ہو گیا ہے۔۔ایک بار پھر سے جان چھڑانے کی کوشش۔۔

انمول رات کے نو بجے کب سے بہت لیٹ ہونے لگا۔۔اور ویسے بھی،،تم نے تو حال سُننا تھا نا میرے پروپوزل کا۔۔۔سَنا تا ہوں ناب،،سُنو نا۔۔

جی نہیں،،آئی ایم ناٹ انٹرسٹڈ،،مجھے نہیں سُننا،،تم جانو اور وہ،،ویسے بھی یہ تمہارا پرسنل میٹر ہے۔۔مجھے کیا؟؟

ہمم صحیح کہا،،میرا پرسنل میٹر ہے،،تو شیئر بھی تو اپنی انمول سے کر رہا نا۔۔وہ اب اُسے زچ کر رہا تھا،،بدلہ بھی تو لینا تھا،،جو حال اُس نے کیا تھا،،جانے کیسے دیتا۔۔۔

بائے، فون آف کر رہی میں۔۔اور میسج سینڈ کرتے ہی وہ واقعی فون بند کر چکی تھی۔۔۔

اور وہ اگلے کئی منٹ تک ہنستا رہا تھا۔۔

ایسا نہیں تھا کہ زندگی پہلے کم خوبصورت تھی،،ہاں پر اب زیادہ حسین لگنے لگی تھی۔۔۔سوچوں کا محور جو بدل گیا تھا،،اب منبہ من پسند ہو،،تو خوشی و اطمینان تو تسلی بخش ہوتا ہی ہے۔۔

اگلے کچھ دن آریان نے تنگ نہ کیا اُسے،،وہ اُسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔انمول بھی اُس سے بات کرتے ہوئے تھوڑی محتاط ہو گئی تھی،،مبادا وہ پھر سے کوئی بھی بات نہ پکڑ لے،،بِنا سوچے ،بِنا سمجھے بہت بولنے والی لڑکی اب بہت سوچ سوچ کر بہت کم بولنے لگی تھی،،جو بات ریان کو کھلی تھی۔۔۔

دوسری مگر سب سے بڑی ٹینشن جو ریان کو لاحق تھی وہ یہ تھی کہ وہ بہت جلد انمول کو سب سچ بتانے والا تھا،،کیا انمول آریان اور ریان کو ایک ساتھ قبول کر پائے گی؟اُسے اُمید تھی کہ وہ معاملے کی سنگینی اور نزاکت کو سمجھے گی،،وہ سمجھے گی کہ اپنی حقیقت چُھپانا ریان کے لئے کتنا اہم تھا۔۔پر کہیں نہ کہیں اُسے ڈر تھا کہ وہ سچ بتا کر انمول کو کھو نا دے۔۔وہ جانتا تھا انمول اپنے اصولوں کو لے کر بہت سخت تھی،،وہ اِس معاملے کو ویسے سمجھ بھی پائے گی کہ نہیں۔۔ایک عجیب کشمکش تھی،،جس کا اُسے

سامنے تھا۔۔۔

¤¤¤

پراِس سب سے پہلے اُسے انمول کے باقاعدہ اقرار کا انتظار تھا،، پر ان دنوں کچھ زیادہ ہی مصروف تھی وہ یونی کے کاموں میں۔۔ سوائے انتظار کے وہ کچھ زیادہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ چُپ چاپ اپنی بے چینی پسِ پُشت ڈالے اب وہ انتظار کر رہا تھا۔۔ وہ اُسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

انمول کو اُس کی عادت سی ہو گئی تھی،، اب جب وہ منظر سے غائب تھا،، بِنا بتائے تو اُسے عجیب لگ رہا تھا۔۔ مانا سب بدل رہا تھا،، پر اُس سب کا اثر دوستی پر نہیں پڑنا چاہیے تھا،، یہ بات سمجھنی چاہیے تھی آریان کو،، پر وہ کیوں نہیں سمجھ رہا تھا۔۔۔ وہ لاشعوری طور پر اُس کے نا ہونے کو بہت زیادہ محسوس کر رہی تھی۔۔ پر انا کی دیوی تھی وہ،، کیسے مان لیتی، کیسے اپنے مُنہ سے اعتراف کر لیتی۔۔ اور پہلے پہل کرنے والی ہو کر بھی وہ نہیں کر پا رہی تھی،، ایک عجیب سی جھجک تھی جو اُسے ایسا کرنے سے روک رہی تھی۔۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ بِنا اِس کے کہے، اُسے سمجھے۔۔۔

¤¤¤

جب خاموشی طول پکڑنے لگی،،اور وہ ہمیشہ کے جیسے انتظار سے چڑنے لگی،،تو اور دیر نہ رُک سکی۔۔

کہاں ہو؟ میسج بھیجا گیا۔۔

یہیں ہوں،، کہاں جانا میں نے۔۔ فوراً سے پیشتر جواب آیا تھا۔۔

تو پھر گم کیوں تھے؟

تاکہ تم ان کمفرٹیبل فیل نہ کرو۔۔اور کیا وجہ ہو سکتی تھی بھلا۔۔اور وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے لگا، شاید اپنے کسی وقتی فیصلے پر افسوس ہو رہا تمہیں یا پھر پچھتاوا۔۔یا شاید تم ناخوش ہو،، یا جانے کیا چل رہا ہے تمہارے مائنڈ میں۔۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ ایسے عجیب کیوں ایکٹ کر رہی تھی۔۔وہ اُسے لے کر اتنا ٹچی کیوں ہو گئی تھی۔۔۔

افففففف یہ پاگل لڑکی،، جانے کیا کیا سوچے بیٹھی تھی،، اتنی اوور تھنکنگ،، وہ سب جو تھا بھی نہیں،، ہو سکتا ہی نہیں تھا،، وہ بھی سوچ رہی تھی۔۔اُسے آریان کا یوں ایک دم خاص کر کے موقع سے غائب ہو جانا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔

تم کہاں ہو ابھی؟میں آتا ہوں ابھی آدھے گھنٹے تک تمہارے پاس ہو نگا،،میں تمہارے سامنے بیٹھ کر تمہارے ان سب سوالوں کا جواب دینا چاہتا ہوں،،اور اُن سب کا بھی جو تمہارے دماغ میں چل رہے ہیں۔۔

¤¤¤

اور اُس نے صحیح کہا تھا،،وہ واقعی اگلے آدھے گھنٹے میں انمول کے سامنے تھا،،اور اب اُسے اپنے سامنے بٹھائے سمجھا رہا تھا۔۔۔

انمول،،تم جانتی ہو،،ہماری زندگی میں جو سب سے اہم ہوتا ہے نا،،ہماری ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ اُسے ہمیشہ سنبھال کر رکھیں،، محفوظ رکھیں۔۔تم میرے لئے کیا ہو؟یہ میں تمہیں شاید کبھی لفظوں میں نہیں بتا پایا،،وہ اِس لئے کہ شاید میں تمہاری طرح ایکسپریسیو نہیں ہوں،،یا شاید اِس لیے کہ میں کہنے کی بجائے کرنے پر یقین رکھتا ہوں۔۔ایسا نہیں ہے تمہیں پسند کرنے،چاہنے یا اپنانے کا فیصلہ وقتی یا جذباتی تھا۔۔ ایسا ہر گز نہیں ہے،،ہمیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے،،ایک دوسرے کو جانے ہوئے کافی ٹائم ہو گیا۔۔یہ سب آج کل کا نہیں ہے۔۔نہ ہی میں کوئی ٹین ایجر یا پلے بوائے ہوں،،جو وقتی اور جذباتی فیصلوں میں بہہ جائے۔۔۔میں نے تمہیں چاہا ہے،،

پورے دل سے،، پوری عزت کے ساتھ اپنایا ہے۔۔

وہ بول رہا تھا،اور وہ سُن رہی تھی،،ہاں ہمیشہ بولنے والی چُپ تھی،،اور ہمیشہ سُننے والا آج بول رہا تھا،، کیونکہ یہ ضروری ہو گیا تھا۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں چُھپے سبھی سوالوں کا جواب دے رہا تھا،،اُسے یقین دلا رہا تھا،،اُسے بتا رہا تھا کہ وہ اُس کے لئے کیا ہے؟ کتنی اہم ہے؟ کیوں ہے؟

¤¤¤

تو پھر۔۔پھر اُس دن کے بعد۔۔تم نے پھر سے پلٹ کر بات۔۔کیوں نہیں کی۔۔وہ رُک رُک کر اب اُس سے صفائیاں مانگ رہی تھی اور وہ مجرم نہ ہو کر بھی کٹھرے میں کھڑا ہو کر وضاحتیں دے رہا تھا۔۔وہ مجرم تو نہ تھا،،ہاں دُشمنِ جان کی عدالت میں ملزم جو ٹھہرایا جا چکا تھا۔۔۔

انمول میرے چُپ ہونے،،خاموش ہونے اور بات نہ کرنے کے پیچھے بس ایک ہی وجہ تھی،،میں تمہیں ٹائم دینا چاہتا تھا،،میں نہیں چاہتا تھا کہ تم اِس پروپوزل کو صرف میرا دل رکھنے کے لئے قبول کرو۔۔میں تم پر کوئی دباؤ بھی نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔۔تم جو جیسے کہو گی،،سب ویسا ہو گا۔۔یقین کرو میرا،،اگر تم کمفرٹیبل نہیں ہو،،تو ہم صرف

بہت اچھے دوست رہ سکتے ہیں ہمیشہ۔۔مجھے لگا شاید تم کمفرٹیبل نہیں ہو۔۔میں نہیں چاہتا کہ کبھی تم اپنا آپ کھو دو۔۔مجھے وہی انمول چاہیے جو وہ ہے۔۔دبنگ،،نان سٹاپ، ہنسنے اور ہنسانے والی، آوٹ سپوکن۔۔

¤¤¤

میں جانتی ہوں تمہارے ذہن میں کئی سوال ہوں گے،،شاید مجھے لے کر کنفیوژن بھی،،تم بلا جھجک سب پوچھ سکتی ہو،،اپنی پوری تسلی کرلو،،مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔۔میں یہی بیٹھا ہوں،،اور اُس ٹائم تک یہی ہوں جب تک کہ تمہارے سارے سوالوں کے جواب نہیں مل جاتے تمہیں۔۔

آئی ایم سوری،،میں بہت زیادہ اوور تھنکنگ کرتی ہوں،،مجھے لگا تھا۔۔سو اِس لئے۔۔۔اُس دن کے بعد تم نے پلٹ کر کوئی بات نہیں کی تھی،،تو مجھے لگا شاید تمہیں میرے اُس ری ایکشن کا بُرا لگا،،جب میں نے تمہارے پرپوزل کا مذاق اُڑایا تھا۔۔

نہیں انمول ایسا کچھ نہیں ہے،،میں جانتا ہوں تمہیں،،وہ سب واقعی ان ایکسپیکٹڈ ہو گیا تھا۔۔مجھے باقاعدہ پرپوز کرنا چاہیے تھا۔۔اُس دن تو نہیں کر سکا،،پر آج کروں گا،،

پھر وہ اپنے گلے کی چین میں سے ایک عجیب چھلا سا نکال چکا تھا،،سو انمول،،آئی ایم

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمپلیٹلی اِن لو وِد یو۔۔مجھے اچھا لگے گا اگر تم اِسے ایکسیپٹ کرو۔۔

مے آئی؟ یہ اِس کی چین کا ایک حصہ تھا۔۔

وہ ہاتھ بڑھا چکی تھی،،اور وہ رنگ نما چھلا پہن چکی تھی،،جو اپنی مثال آپ تھا،،جس میں پکھراج کا ایک پتھر تھا،،جو وائٹ گولڈ میں جڑا تھا۔۔

¤¤¤

انمول تم سے آج ایک بات کہوں گا،،اِسے ہمیشہ یاد رکھنا،،تم مجھ سے کبھی پیار کرو نا کرو،،پر میرا اعتبار لازمی کرنا۔۔میں وعدے نہیں کروں گا،،کیونکہ وعدے پیروں کی زنجیر بن جاتے ہیں،،ہاں میں کوشش کروں گا کہ کبھی تمہیں میری طرف سے کوئی دکھ یا تکلیف نہ پہنچے۔۔ کبھی بھی کچھ بھی ہو،،جو تمہیں پتا چلے میرے بارے میں،کچھ پریشان کرے،،کوئی بھی بات ہو،،تو خود سوچنے کی بجائے سیدھا مجھ سے کہنا۔۔۔ شک،غلط فہمی کو کبھی جگہ مت دینا۔۔اور کوئی سوال؟

نہیں،،اب ٹھیک ہے،،ہاں میرے بھی کچھ رولز ہیں،،جو آپ کو بھی ماننے پڑے گے،،جیسا کہ،،کچھ بھی ہو جائے،ناراضگی میں بھی بات کرنا نہیں چھوڑ سکتے،،بنا اگلے

کو اپنی صفائی کا موقع دیئے،، بنا بتائے چھوڑ کے نہیں جا سکتے،، جھوٹ کسی صورت الاؤ نہیں ہے۔۔۔ جج نہیں کریں گے کبھی بھی۔۔ اس سے باہر ہم دونوں کی اپنی لائف ہے،، جو کسی صورت افیکٹ نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔

وہ کامیاب ہو چکا تھا،، اُس کھوئی انمول کو واپس لانے میں، اب وہ پہلے کے جیسے لگی ہوئی تھی،، نان سٹاپ۔۔ اور وہ بس وہ اُسے دیکھ کر مُسکرا رہا تھا۔۔۔

بولو اب،، چُپ کیوں ہو؟ منظور ہے۔۔۔ وہ اُسے خاموش دیکھ کر بول پڑی۔۔

ہمم سُن رہا ہوں تمہیں، مِس کیا میں نے اِس انمول کو۔۔ مجھے سارے رولز منظور ہیں، پر یہ دونوں پر ایکولی اپلائی ہوتے ہیں۔۔ ڈن؟

ہمم ڈن۔۔۔ مِس تو میں نے بھی کیا اپنے بیسٹ فرینڈ کو۔۔ اُس دن کے بعد سے پھر دکھا ہی نہیں۔۔ وہ پھر گلہ کر گئی تھی۔۔۔

سوری،، پکا اب نہیں ہو گا ایسا کچھ بھی۔۔ تم جو سزا دینا چاہو، دے سکتی ہو۔۔

ہمم،، واؤ یہ تو اچھا ہو گیا،، چلو پھر مجھے آئسکریم کھلاؤ، زیادہ ساری اور خبردار جو نظر لگائی میری آئسکریم کو۔۔

ہاہاہاہا،اچھا۔۔چلو۔۔اور انمول حیران تھی کہ واقعی کوئی آریان سا کیسا ہو سکتا ہے،،وہ اتنی خاص تو نہ تھی جتنا خاص وہ اُسے ٹریٹ کر رہا تھا۔۔وہ پہلے کم خود پر ناز کرتی تھی،، جواب اور وجہ مل گئی تھی۔۔جو مان اُسے آریان نے بخشا تھا،،وہ اُس کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔۔

آریان میں وہ اِس قدر گم ہو گئی تھی کہ اُسے ریان کے بارے میں سوچنے تک کا ٹائم نہ ملا،،اگر کبھی آریان اُس کا ذکر چھیڑ بھی دیتا تو وہ بات بدل دیتی اور کچھ خاص دلچسپی نہ دکھاتی۔۔اُس کا ماننا تھا کہ جب محور ہے تو پھر اُس کے سوا کچھ اور کیسے ہو؟اُس نے تو اپنے خواب وخیال کو بھی پاکیزہ کر لیا تھا۔۔اب جب آریان کا رنگ اوڑھنے کا ارادہ کر ہی لیا تھا تو وہ اِس رنگ میں کوئی آمیزش کیسے برداشت کرتی؟مانا وہ اُس کا کریز تھا،، بہت بڑا اور پرانا شوق،،اُس کی تلاش کا ثمر،،پر اُس وقت وہ صرف انمول تھی،،اب وہ آریان کی عنم تھی۔۔انمول کی لائف میں تو اور بھی بہت کچھ تھا،،پر عنم تو گویا ایک پروانہ بن گئی تھی،،اور اپنی شمع کے سوا اور کچھ دیکھنے سے قاصر تھی۔۔وہ انمول تھی،، تو اُس کے جذبات واحساسات کیسے عام ہوتے؟وہ ایسی ہی تھی،،اُس کے ہر عمل میں شدت تھی،،ایکسٹریمسٹ تھی،،اور ایکسٹروورٹ بھی۔۔وہ جتانا جانتی تھی،،بتانا

جانتی تھی۔۔وہ تو دوستوں پر جان نچھاور کرنے والوں میں سے تھی،،اور یہ تو پھر آریان تھا،،اُس کی پرواہ، محبت، بھروسے اور یقین کو آریان کو مان بخشتا تھا،،اور بلاشبہ وہ خود کو اِس دُنیا کا سب سے خوش قسمت انسان سمجھتا تھا۔۔

کم تو وہ بھی نا تھا،، مگر وہ انمول کے جیسے بہت زیادہ ایکسپریسیو نہ تھا۔۔ہاں انمول کی صحبت نے اُسے کافی بدل دیا تھا۔۔کیئر لیس تو خیر وہ پہلے بھی نا تھا،،پر اب بہت زیادہ کیئر فل ہو گیا تھا۔۔اپنے کام کے سلسلے میں وہ ادھر ادھر ٹریول کرتا رہتا تھا،،پر اِس سب کے ساتھ وہ اپنے انمول کے ساتھ ریلیشن شپ کو مینج کر رہا تھا۔۔۔وہ خوش تھا بہت خوش،وقت نے اُنہیں بہت مضبوط کر دیا تھا۔۔ریان کو کچھ عرصے کے لئے ایک کنسائنمنٹ پر جانا تھا،، جس کے لئے کچھ وقت کے لیے اُسے انمول سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہ رکھنا تھا،،ایسا اُسے اپنے اور انمول دونوں کی سیکیورٹی کے پیشِ نظر کرنا تھا۔۔

انمول کی ڈگری بھی ختم ہونے والی تھی، جس کے بعد اُسے واپس اسلام آباد چلے جانا تھا،،ان دونوں کو ایک دوسرے کو جانے ڈیڑھ سال کا عرصہ ہونے کو تھا،، مگر جانے کیوں وہ چاہ کر بھی اُسے اپنا سچ نہ بتا پایا تھا۔۔جب کبھی وہ بات کرنے کی کوشش کرتا،، کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا کہ وہ یہ خیال ترک کر دیتا۔۔ کبھی اُسے کہیں جانا پڑ جاتا،،تو کبھی

جب وہ بات شروع کرتا تو انمول اُسے ٹوک دیتی کہ وہ اُس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔اگرچہ سب معمول کے مطابق اچھا چل رہا تھا،،سب پرفیکٹ تھا،پر کہیں نا کہیں اُسے اندر ہی اندر یہ گلٹ کھا رہا تھا کہ وہ اپنے وجود سے جُڑا سب سے بڑا اور اہم راز اُس سے چُھپائے بیٹھا ہے۔۔اِس گلٹ کا بوجھ بڑھنے لگا تھا۔۔اب ایک بار پھر سامنے ہجر کا اژدھا مُنہ کھولے کھڑا تھا،،اور فاصلے تو ویسے بھی غلط فہمیوں کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔۔اور وہ اوور تھنکنگ کرنے والی پاگل لڑکی،،جانے کیا کچھ ہو جاتا۔۔۔

اس لئے اب جو بھی ہو،،جانے سے پہلے وہ اِس بار یہ سارا مسئلہ سُلجھا کر جانا چاہتا تھا۔۔آخر کبھی نہ کبھی تو سچ بتانا ہی تھا،،آلریڈی بہت لیٹ ہو گیا تھا،،اب اور کتنا۔۔پھر جانے وہ کیسے ری ایکٹ رہے۔۔۔ہر بار وہ اُسے حیران کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔۔ کبھی بھی ویساری ایکشن نہ ہوتا، جیسے وہ سوچے بیٹھا ہوتا تھا۔۔۔ابھی اُس کے جانے میں ایک ہفتہ باقی تھا،،اور وہ چاہتا تھا کہ اِس وقت کو استعمال کر کے جانے سے پہلے یہ معاملہ حل کر جائے۔۔۔

اب اُس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ یہ وقت اور طریقہ دونوں اُس کے حق میں ہر گز اچھے ثابت نہ ہونے والے ہیں۔۔۔

¤¤¤

یہی سوچ کر انمول سے ملنے کا فیصلہ کیا،،اور مقررہ وقت پر انمول وہیں مخصوص کردہ جگہ پر اُس کا ویٹ کر رہی تھی،،جو کہ آنے کا نام تک نا لے رہا تھا۔۔اگر وہ پہلے جیسی انمول ہوتی تو پندرہ منٹ کے انتظار سے ہی چڑ جاتی،،پر اب وہ آریان کی عنم تھی،،سو چُپ چاپ پورا گھنٹہ اُس کا انتظار کرتی رہی۔۔۔

آریان تو جانے کہاں پھنس گیا تھا،،بھئی مانا کہ کوئی ایمرجنسی ہو سکتی ہے،،کوئی ارجنٹ کام یا کچھ بھی،،تو کم از کم ایک ٹیکسٹ کر کے وہ انفارم تو کر سکتا تھا،،انتظار سے زیادہ اُسے آریان کے نا بتانے،،اور جانے کیوں نہیں آیا ابھی تک سے چڑ ہو رہی تھی۔۔

ابھی وہ اُسے کال ملانے ہی لگی تھی،،کہ سامنے سے اُسے اپنی طرف ریان چلتا دکھائی دیا۔۔اپنے مخصوص بلیک یونیفارم میں،چہرے پہ ماسک اور سر پر پی کیپ۔۔

اگر یہ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہوتی تو انمول کی خوشی اور ایکسائٹمنٹ دیدنی ہوتی،،پر اب وہ نارمل تھی۔۔وہ چلتا ہوا اِس تک آیا،،اور آکر اُس کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت مانگی۔۔

انمول کو واقعی سمجھ نہیں آیا کہ کیوں؟کہاں وہ سیدھے مُنہ اِس سے بات کرنے کو تیار نہ تھا،،جب ملے ڈانٹ ڈپٹ کرتا تھا،،اور کہاں اب وہ خود اِس تک چل کر آیا ہے۔۔

دیکھیے مسٹر،،میں آلریڈی کافی بُرے موڈ میں ہوں،سو پلیز مجھے تنگ یاڈسٹرب نہ کریں،،میں نہیں جانتی تھی کہ آپ بھی ہیں یہاں،،میں یہاں کسی اور وجہ سے آئی تھی۔۔کائنڈلی مجھ پر پھر سے آپ کے پیچھے آنے یاآپ سے بات کی کوشش کرنے کا الزام مت لگائیے گا۔۔۔آئی ایم سوری،،اب تک جتنی بھی بار آپ کو میری وجہ سے جب جب کوئی بھی ایشو ہوا ہو تو۔۔۔

وہ سچ میں حیران ہوا تھا،،انمول اور معافی اور وہ بھی کسی ایسی بات کے لئے جو اُس نے کی بھی ناہو،،اور واقعی وہ اب ریان سے بات کرنے یااُسے مزید جاننے کی خواہش یا ضرورت نہ رکھتی تھی۔۔۔

میں یہاں کسی اور وجہ سے آیا ہوں،،مجھ آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔وہ اب اُس کے ساتھ بیٹھ چکا تھا،،بنااُس کی اجازت کا انتظار کیے،،اور انمول کو وہ اُس وقت انتہائی بُرا لگا تھا۔۔

اوکے کہیں،،جو بھی کہنا آپ کو،،میں سُن رہی ہوں،پر پلیز تھوڑا جلدی،،میں آپ کو زیادہ ٹائم نہیں دے سکوں گی۔۔۔

آپ کیا جانتی ہیں آریان کے بارے میں؟کیا کرتا ہے وہ؟کہاں رہتا ہے؟

ایکسکیوزمی مسٹر،،پہلی بات تو یہ آپ ہوتے کون ہیں مجھ سے ایسا کوئی بھی سوال پوچھنے والے۔۔دوسری بات کہ میں اُسے کتنا جانتی ہوں،،اور وہ جو کوئی بھی ہے،،یا کرتا ہے،،مجھے آپ کو بتانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔اُس کے آرام وسکون میں رتی بھر بھی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔

آپ اُسے نہیں جانتی ہیں،،وہ جو دکھتا ہے،،وہ ہے نہیں۔۔آپ سے اُس نے ایک بہت اہم بات ہمیشہ چُھپائی ہے۔۔وہ کوئی بزنس مین نہیں ہے۔۔وہ ایک ایجنٹ ہے،، سیکرٹ ایجنٹ۔۔۔وہ ہمیشہ ایسے ہی سب عجیب طرح سے کیوں کرتا تھا۔۔ایک بار پھر سے نہایت بے ڈھنگ طریقے سے کہہ چکا تھا۔۔۔

دیکھیئے مسٹر،،میں آپ کا بہت زیادہ احترام کرتی ہوں،،اِس لئے ایسا کچھ مت کیجئے گا کہ میں وہ بھول جاؤں۔۔وہ جو کوئی بھی ہے،،اُس سے آپ کو کیا مسئلہ ہے ہاں؟آپ ہوتے کون ہو ہماری پرسنل لائف میں مداخلت کرنے والے؟اور رہی بات کہ وہ ایک ایجنٹ ہے تو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔اب آپ جا سکتے ہیں۔۔

آپ کو جس دن سچ کا پتا چلے گا،،آپ کو بہت افسوس ہوگا اِس رویے کا جو آپ نے میرے ساتھ برتا ہے۔۔میں صرف آپ کو اُس کا سچ بتانا چاہتا تھا،،پر شاید آپ کی

آنکھوں پر اعتبار کی پٹی پڑی ہے،، جو اُس کے پار آپ کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔۔پر کیا یہ پٹی اُترنے پر بھی آپ اُس پر ایسے ہی اعتبار قائم رکھ سکیں گے،، یہ ضرور جاننا چاہوں گا میں۔۔۔

مسٹر ریان،، پہلی بات تو یہ کہ آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے،، دوسری بات کہ اگر کچھ ایسا ہوتا بھی جو آریان نے مجھے نہیں بتایا،، تو اُس کے پیچھے کوئی نہ کوئی اہم وجہ ضرور ہوگی،، اُس بات کا جاننا میرے لئے صحیح نہیں ہوگا۔۔ مگر سب سے امپورٹنڈ بات کہ آئی کمپلیٹلی ٹرسٹ ہم،، وہ کوئی بھی بات ہو سکتی ہے،پر یہ نہیں۔۔۔ اگر آپ کی جگہ وہ خود آکر بھی کہتا کہ وہ ایک ایجنٹ ہے،، تو بھی میں نا مانتی۔۔

انمول اُس پر بھروسہ کرتی ہے،، وہ جانتا تھا،، پر کیا وہ بھروسہ و اعتبار اِس سچ جاننے کے بعد بھی رہے گا،، وہ نہیں جانتا تھا۔۔ یہ بہت بڑا رسک تھا،، پر لینا تو تھا نا۔۔۔

یہ سوچ کر اُس نے اپنا ماسک اُتار دیا تھا،، اور پی کیپ بھی۔۔ پھر گردن پر سکن سے چپکی ایک چھوٹی سے چپ اُتار کر الگ کی تھی،، اور اب وہ اُس کے سامنے کھڑا تھا،، اور وہ دم بخود اِس سارے نظارے کو دیکھنے میں محو تھی۔۔

اگلے کچھ پل مکمل خاموشی میں کٹے تھے،، اور پھر انمول بنا کچھ کہے،، اپنا بیگ اُٹھائے

وہاں سے چلی گئی تھی۔۔وہ آج سب سے مشکل مرحلہ پار کرچکا تھا،،پر کیا یہ طریقہ ٹھیک تھا جو اُس نے اپنایا تھا؟اِس وقت انمول کی پوزیشن کیا ہو گی،،وہ چاہ کر بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔۔

وہ واپس کیسے آئی تھی،یہ بس وہی جانتی تھی۔۔اپنے اندر کے طوفان کو جو کب سے آنکھوں کے راستے باہر آنے کو بے چین تھا،،بمشکل روکے بیٹھی تھی۔۔۔اب ہاسٹل پہنچ کر،،اپنے روم میں آکر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ذرفہ روم میں نہیں تھی،،اور شکر تھا کہ نہیں تھی،،وہ اپنی یہ ٹوٹی پھوٹی حالت کسی کے سامنے نہیں آنے دینا چاہتی تھی۔۔۔وہ اتنی کمزور تو نہ تھی،،جتنی بُری طرح ٹوٹی تھی۔۔آنسو اُس کے مطابق کمزوری کی علامت تھے،،اور وہ روتی نہیں ہوتی تھی،،پر آج اُس کا حال ایسا تھا جیسے برسوں کا رکا پانی آج بہنے کو تھا۔۔

عجیب کیفیت تھی،،دُکھ،،غم،غصّہ،افسوس اور جانے کیا کیا۔۔۔اُسے جھوٹ سے سخت نفرت تھی،،اور پچھلے ڈیڑھ سال کی حسین یادیں اور لمحے سب جھوٹ تھا۔۔ زندگی میں پہلی بار اُس نے کسی پر بھروسہ کیا تھا،،آنکھیں بند کر کے،،اور وہ اُسے واقعی اندھا ثابت کر گیا تھا۔۔کتنا مان بخشا تھا اُسے،اور اُس نے کیسے بے اعتبار کیا تھا۔۔اتنا بڑا

سچ چھپایا تھا،، گویا وہ اُس پر کبھی اعتماد کر پایا ہی نہیں تھا۔۔اُس کے سپنوں، خواہشوں اور خوابوں کا خون کیا تھا اُس نے۔۔کیوں ہاں کیوں؟ وہ خود اذیتی کی انتہا پر تھی،، سوچیں اور ان گنت سوالات اُس کا دماغ سُن کر رہے تھے۔۔وہ خود سے سوال در سوال کیئے جا رہی تھی،، ایسے سوال جن کے کوئی جواب نہیں تھے،، یا شاید اُس کے پاس نہیں تھے۔۔ سر درد سے پھٹ رہا تھا،، اور آنکھیں خشک ہونے کا نام نہ لے رہی تھی۔۔

¤¤¤

بہت جلد ہی،، انمول کے جاتے ہی ریان کو اپنی اِس حرکت جو کہ غلطی زیادہ تھی کا احساس ہو گیا تھا۔۔پر اب پچھتائے کیا ہوت،، جب چڑیا چُگ گئی کھیت۔۔ وہ جس خاموشی سے گئی تھی،، ریان کو اندازہ لگانے میں دیر نہ لگی تھی کہ یہ ایک طوفان کا پیش خیمہ ہے۔۔تب سے اب تک ان چار گھنٹوں میں اُس نے بارہا انمول کو کال کی تھی،، جس کو ایک بھی بار اٹینڈ نہیں کیا گیا تھا، کئی میسیجز کیئے پر بے سود۔۔۔اب وہ کیا کرے گا،، یہ تو اُس نے سوچا ہی نہیں تھا۔۔ جانے کیوں اُسے لگا تھا کہ وہ اُسے سُنے گی،، سمجھے گی،، پر وہ تو بالکل ہی لاپرواہ و بے حس سا ایکٹ کرنے لگ گئی تھی۔۔۔

انمول کو خود پر سب سے زیادہ غصہ آیا تھا،،وہ کیوں کمزور پڑ رہی تھی۔۔وہ بس اکیلے رہنا چاہتی تھی،،اِس سب کو سوچنے کے لئے اُسے ٹھنڈے دماغ کی ضرورت تھی،،جو فی الحال نہیں تھا۔۔اُن سب رولز کا کیا؟اُن اصولوں کا کیا؟ایک طرف ریان کی ساری باتیں،اُس کی کئیر،اُس کے ساتھ گزارے وہ مومنٹس یاد آرہے تھے،،تو دوسری طرف جھوٹ،،اُس نے ایسا کیوں کیا میرے ساتھ؟میرا مذاق اُڑایا،،میرے خواب کا،،وہ تو میرا بیسٹ فرینڈ تھا نا؟پھر ایسے کیوں کیا اُس نے۔۔۔وہ اگر وہ تھا بھی،،تو بھی اُس نے سچ کیوں چُھپایا مجھ سے؟اعتبار ہی نہیں تھا نا،،تب ہی۔۔وہ وہی کر رہی تھی،، جو وہ ہمیشہ کرتی تھی۔۔۔ان گنت سوچوں سے خود کو پریشان کرنا۔۔۔

کیا سب جھوٹ تھا؟وہ پسند کرنا،،وہ ٹائم،وہ باتیں،وہ عزت دینا وہ سب۔۔۔اب اُس کا سر پھٹ رہا تھا۔۔وہ نیند کی گولی لے کر لیٹ گئی،،فون کو ایک نظر دیکھا تھا،،پر بنا میسجز پڑھے،کالز دیکھے بس سوئچ آف کر دیا تھا۔۔۔کیونکہ جانتی تھی جب تک نہیں سوئے گی،،سوچوں کا یہ بے ربط سلسلہ نہیں ٹوٹے گا۔۔اور ایسے تو نیند آنی نہیں تھی۔۔۔

¤¤¤

وہ اس وقت کیا سوچ رہی ہو گی؟کیا کر رہی ہو گی؟شاید اُسے کچھ وقت درکار ہے،،

اُسے ٹائم دینا چاہیے۔۔اُس کی جگہ کوئی بھی ہوتا،،تو شاید ایسے ہی پریشان ہو جاتا۔۔پر اُس کی جگہ کوئی اور کیسے ہو ہو سکتا تھا؟ریان نے اُسے کبھی عام لڑکی نہ سمجھا تھا،،مانا وہ عام نہیں تھی،،پر تھی تو ایک لڑکی ہی۔۔ریان کیوں بھول گیا تھا کہ لڑکیاں بہت زیادہ حساس ہوتی ہیں۔۔۔وہ یہ بات شاید کسی اور طرح انمول کے سامنے کھولتا تو شاید اُس کو اتنا دکھ نہ ہوتا،پر ایسے وہ اُسے بہت بُری طرح ہرٹ کر چکا تھا۔۔اب سزا تو بنتی تھی،،،پر سزا کیا ہو گی،،اِس کا اندازہ نہیں تھا اُسے۔۔۔

اگلے تین دن انمول کی جانب سے کوئی رابطہ نہیں ہوا،اُس نے جو ایک دو بار کوشش کی بھی تھی،،وہ بُری طرح رد ہوئی تھی،،کیونکہ انمول اُس کا نمبر بلیک لسٹ میں ڈال چکی تھی،،گویا وہ اُسے اپنی صفائی کا ایک موقع بھی نہیں دینا چاہتی تھی۔۔یہ اصول تو خود اُسی کا تھا نا،کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے،اگلے کو اُس کی صفائی کا ایک موقع ضرور دیا جائے گا،،اُس کے بِنا سزا کا تعین نہیں کیا جائے گا،،پر وہ تو بِنا سنوائی کے سزا طے کر چکی تھی شاید۔۔

¤¤¤

ریان بُری طرح پچھتا رہا تھا کہ ایسے نازک موقع پر یہ کس آزمائش میں اُلجھ بیٹھا ہے۔۔

اُس کے جانے میں بس دو دن رہ گئے تھے،،اور دو دن بعد اُسے غیر معینہ مُدّت کے لئے روپوش ہونا تھا۔۔اگلا کچھ عرصہ اُسے ایک الگ شناخت کے ساتھ الگ طرح سے گزارنا تھا۔۔اور اِس سارے وقت میں اُسے اسلام آباد سے ایک پل کے لئیے بھی غائب نہ ہونا تھا۔۔وہ کئی لوگوں کی نگاہ میں ہوتا،،اُس پر پل پل نظر رکھی جانی تھی۔۔ اور ایک چھوٹی سی غلطی اُسے اور اُس سے جڑے لوگوں کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا سکتی تھی۔۔اِس لیے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔انمول تھی کہ بات کرنے کی روادار ہی نہیں تھی،سورٹ آؤٹ کیا خاک ہونا تھا۔۔اب جانے کتنے عرصے بعد اُسے موقع ملنا تھا۔۔پر کیا قسمت اُس کو وہ موقع دینے کو تیار تھی بھی کہ نہیں۔۔

اگلے پورا ہفتہ انمول نے ایسے ہی گزارے تھا،،ذرفہ لاکھ پوچھ پوچھ تھک گئی تھی پر وہ کچھ بتائے تب نا۔۔ طبیعت نہیں ٹھیک میری،،آرام کرنا چاہتی ہوں،،ڈسٹرب نہ کرو۔۔بس اتنا ہی کہتی تھی وہ ہر بار پوچھنے پر۔۔۔نہ کھانے کا ہوش،،نہ پینے کا۔۔پورا پورا دن بس وہ اور اُس کی کاٹ کھانے والی سوچیں۔۔۔اِس پورے ہفتے میں اُس نے ایک بھی بار ریان کے میسجز نہیں پڑھے تھے،،غصہ اور بے اعتباری ہی اتنی تھی۔۔ اب بھی نہیں پڑھنا چاہتی تھی،،وہ اُس کے بارے میں کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی،،پر

مسلسل اُسے ہی سوچے جارہی تھی۔۔۔اتنے میں اُس کا ڈور ناک ہوا،،اور ایک لڑکی اندر آئی،، جس کا کہنا تھا کہ کاؤنٹر پر انمول کے نام کی کئی بار اناؤنسمنٹ ہو چکی تھی،،اور وہ جا کے سُن آئے۔۔بھاری قدموں،، بکھری حالت، خشک سو جھی ہوئی آنکھوں سے وہ سلوٹوں زدہ لباس پر دوپٹہ سنبھالتے آئی تھی،،وہ پچھلے ایک ہفتے سے کمرے کی ہو کر رہ گئی تھی،، کمرے سے باہر نکلی ہی نہ تھی۔۔

¤¤¤

کاؤنٹر پر اُسے ایک پیکٹ دیا گیا تھا،، جس پر ارجنٹ اینڈ امپورٹنڈ لکھا تھا،،انمول کے سگنیچر لینے کے بعد وہ پیکٹ اُس کے حوالے کر دیا گیا تھا۔۔اور وہ نا سمجھی کی سی حالت میں اُسے لے کر واپس روم تک آئی تھی،، خود کو مرر میں دیکھا تو ہوش آیا۔۔ تھوڑا چلنا پڑا تو کمزوری کا احساس ہوا تھا۔۔اب جا کہ ہوش آیا کہ کسی اور کے کیئے کی سزا وہ خود کو دے رہی تھی۔۔اُٹھی جا کر فریش ہوئی، ڈریس چینج کیا،اور کھانے کا آرڈر کیا،،اِس دوران وہ پیکٹ کو پس پشت ڈال گئی۔۔بہت ہوا،،وہ خود کو اُذیت کیوں دے۔۔ کھانا آدھ گھنٹے تک ڈلیور ہو گیا تھا،اور ذرفہ کو بھیج کر اُس نے منگوالیا تھا روم میں۔۔ کھانا کھانے کے بعد اب ذرا سکون میں تھی۔۔پیکج ہاتھ میں لیا،اُسے اُلٹ پلٹ کر کے

دیکھا،، اور لے کر ٹیرس پہ چلی گئی۔۔

موسم اچھا تھا،، ہوا کی وجہ سے زیادہ خوشگوار تھا۔۔ اب وہ پیکج کھولے کھڑی تھی،، جس میں ایک لیٹر اور ایک چین تھی،، اور بھی کافی ڈاکومنٹس تھے جو ایک فائل میں تھے،، اور وہ فائل سیلڈ تھی۔۔ وہ لیٹر کھولے کھڑی تھی،، وہ اُسی دشمنِ جان کا تھا۔۔ پہلے دل میں آیا کہ پھاڑ کر پھینک دے،، پر کمبخت دل تھا جو اب بھی ڈھیٹ بنے اُسی کی وکالت کئے جا رہا تھا۔۔ پھاڑنا ہی نا تو ایک بار پڑھ کر پھاڑ دو۔۔ اِس سے تمہاری انا کو کوئی ضرب نہیں لگے گی،، وہ نہیں ہے یہاں،، نہیں دیکھ رہا۔۔ جہاں اتنے جھوٹ تھے،، وہاں تھوڑے اور سہی۔۔ وہ اسی کشمکش میں مبتلا تھی،، پھر دل اور دماغ کی اِس جنگ میں اُس نے اپنی روح کی سُنی تھی۔۔ جس نے کہا تھا کہ جذبات کو بیچ میں سے نکال دو،، ایک مُنصف بن کر عدالت لگاؤ اور پھر فیصلہ کرو تمام ثبوتوں اور گواہوں کے بیانات کے مطابق۔۔ ہاں یہی صحیح تھا،، اب اُسے عدالت لگانی تھی۔۔ جس میں ایک طرف انمول تھی،، تو دوسری طرف عنم۔۔ وہ دُشمنِ جاں تو یہاں بھی کہیں نہیں تھا۔۔ انمول نے اُسے اِس قابل بھی نا سمجھا تھا کہ اُسے چُنے،، یا شاید وہ فی الوقت بس خود کو چُننا چاہتی ہے۔۔۔

وہ اب وہ لیٹر کھولے کھڑی تھی۔۔جانے کیوں ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔جیسے اب کسی اور سچ کو جاننے کی ہمت نہ بچی ہو۔۔

ڈئیر انمول اور میری عنم۔۔

میں جانتا ہوں،،جو میں نے کیا وہ مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا،،ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔ایسا نہیں ہے کہ میری انٹینشنز غلط تھیں،،ہاں جو طریقہ اپنایا میں نے وہ وقت کے لحاظ سے ٹھیک نہیں تھا۔۔۔تم ناراض ہو،،لاکھوں گلے اور سوال ہوں گے تمہارے پاس،،مگر بُرا تو مجھے بھی لگا،،اعتبار تمہارا ٹوٹا تو یقین تو میرا بھی پامال ہوا۔۔تمہیں دُکھ اِس بات کا ہے کہ تم سے اپنے حقیقت چُھپائی کیوں،،تو مجھے اِس بات کا غم ہے کہ تمہیں تو مجھے سمجھنا چاہیے تھا۔۔ہم نے طے کیا تھا نا کہ دوسرے کو اپنی صفائی کا ایک موقع دیئے بنا کوئی فیصلہ نہیں لیں گے،،پھر کیوں ہاں؟تم نے تو بات کرنا ہی گوارا نہیں کیا۔۔میں نے کیا کہا تھا انمول کہ چاہے مجھے کبھی پیار نہ کرو،،پر میرا اعتبار کرنا۔۔میں کیونکر تمہارا بھروسہ توڑوں گا ہاں۔۔کیا ملے گا مجھے یہ سب کر کے؟؟خیر میں کوئی صفائی نہیں دوں گا،،تم نے جو سزا چُنی ہے میرے لئے،،وہی بہترین ہے،،اور مجھے دل سے قبول بھی۔۔اِس لیے اس پیچ کو میرا آخری نظرانہ سمجھ کر قبول کرنا،

اور نہ کرنا چاہو تو آگ میں جھونک دینا۔۔میں اب کبھی تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا،،ہر ایک چیز کے لئے معذرت۔۔

فقط

ریان اور صرف تمہارے لئے آریان۔۔۔

⌑⌑⌑

مجھے شکوہ نہیں، برباد رکھ برباد رہنے دے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر للہ میرے دل میں اپنی یاد رہنے دے

میرے ناشاد رہنے سے اگر تجھ کو مسرت ہے

تو میں ناشاد ہی اچھا، مجھے ناشاد رہنے دے

تیری شانِ تغافل پر میری بربادیاں صدقے

جو بربادِ تمنّا ہو اسے برباد رہنے دے

نہ صحرا میں بہلتا ہے نہ کوئے یار میں ٹھہرے

کہیں تو چین سے مجھ کو دلِ ناشاد رہنے دے

کچھ اپنی گزری ہی بیدم بھلی معلوم ہوتی ہے

میری بیتی سنا دے قصّۂ فرہاد رہنے دے

)بیدم شاہ وارثی (

¤¤¤

کیا ہاں،،ایسے کیسے وہ چھوڑ کے جا سکتا تھا مجھے؟ مانا مجھے اُس پہ شدید غصّہ ہے،،میرا خون کھول رہا ہے،،دل کر رہا ہے کہ سامنے ہو تو سر پھاڑ دوں اُس کا،،پر میں جو بھی کروں،، وہ کیسے ایسے کر سکتا ہے؟؟ابھی پچھلا غم و غصہ کم نہ ہوا تھا کہ اگلا غم باہیں پھیلائے آگیا۔۔وہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔اُس نے تو کہا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے کبھی اُس کا اثر ہماری دوستی پر نہیں پڑے گا،،تو کیسے کر سکتا ہے وہ میرے ساتھ ایسا؟ وہ مجھ سے میرا سب سے بہترین اور اکلوتا دوست کیسے چھین سکتا ہے؟پر خود اِس نے بھی تو یہی کیا تھا نا۔۔فوراً فون نکالا،،نمبر بلیک لسٹ سے ریموو کیا اور کال ملائی،،پر نمبر بند تھا۔۔اب تو صحیح معنوں میں ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔اُس کے پاس تو آریان

سے رابطے کا اور کوئی ذریعہ بھی نہیں تھا۔۔وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں ہے،،
کیوں ہے،،کیسا ہے؟میں نے یہ سزا تو نہیں دی تھی اُسے تو وہ کیوں چلا گیا۔۔اب وہ
خود کو اس سب کے لیے سزاوار مان رہی تھی،،اور وہ تھی بھی۔۔

¤¤¤

جب ہم کسی انسان سے پیار کرتے ہیں تو جانے کیوں اُس پر اپنے حقوق جتاتے ہوئے ہم
اپنے فرائض بھول جاتے ہیں،،مانا ریان کی غلطی تھی،،اُسے سچ اتنی دیر نہیں چُھپانا
چاہیے تھا،،یا جب بتایا تو ایسے نہیں بتانا چاہیۓ تھا،،پر کیا انمول کو بنا اُس کی سُنے،،اُس
کے ساتھ یہ سلوک کرنا چاہیئے تھا؟غلطی تھی،،گناہ نہیں،،سزا کا حق تھا انمول کے
پاس،،تو ریان کے پاس اپنی صفائی دینے کا بھی تو تھا؟؟محبت تو نام ہی اعتبار کا ہے،،جب
اعتبار ہی نہیں تو کیسی محبت؟انمول کو اُس پر بھروسہ کرنا چاہیئے تھا۔۔سچ چُھپانے کے
پیچھے کوئی وجہ،کوئی مجبوری کچھ بھی ہو سکتا تھا،،ایک بار صرف ایک بار موقع ضرور دینا
چاہیے تھا۔۔اب پچھتا رہی تھی وہ پر کیا فائدہ ہاں؟

ہاتھ میں پکڑی چین،،یہ تو وہی تھی نا،،جس میں سے وہ رنگ نکال کر اُس نے انمول کو
دی تھی،،تو اِس چین کا مقصد؟وہ سمجھ نہیں پائی تھی،،عجیب سی چین تھی،،پر فی

الوقت وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی،،لاشعوری طور چین پر اُس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی،،جیسے چین کی جگہ وہ ہو،،جسے کھونے سے وہ ڈر رہی تھی۔۔

¤¤¤

ریان بِنا انمول سے ملے اور بِنا سب سورٹ آؤٹ کئیے اسلام آباد چلا آیا تھا،،اور اِس وقت رپورٹنگ روم میں اپنے اگلے مشن کی کمانڈ لے رہا تھا۔۔اُس نے خود کو حد درجہ نارمل کر لیا تھا،،کیونکہ یہ وقت کی ضرورت تھی۔۔وہ مضبوط اعصاب کا حامل شخص تھا جس کی زندگی میں اور بھی غم تھے محبت کے سوا۔۔۔جسے اپنا فرض نبھانا تھا،،جو اُس کے لئے سب سے بڑھ کر تھا،،اپنی ذات اور اپنے محبت سے بھی بڑھ کر۔۔وہ اگلا مشن ایکسپٹ کر چکا تھا۔۔اور اب سیف ہاؤس روانہ تھا،،جہاں اُسے اُس کے نیکسٹ کور کی ساری ڈیٹیلز مل جانی تھی۔۔دل کو بارہا خاموش کروا چکا تھا،،مگر وہ سُنتا تب نا۔۔۔

کوئی روٹھے اگر تم سے،،اُسے فوراً منا لینا۔۔۔

انا کی جنگ میں اکثر جُدائی جیت جاتی ہے۔۔۔

کھونا تو وہ بھی انمول کو نہیں چاہتا تھا،مگر انمول نے شاید یہی چاہا تھا،،پھر انمول کی

چاہت سے بڑھ کر کچھ کیسے ہو سکتا تھا؟؟اب اُسے سب پیچھے چھوڑ کر صرف اپنے کام پر توجہ دینی تھی۔۔فون تو وہ ویسے ہی بند کر چکا تھا،،نیا نمبر اُس کے پاس تھا،،پر وہ انمول سے رابطہ کرنے سے خود کو روک رہا تھا۔۔اگر اُس کا ہونا،،انمول کے لئے تکلیف دہ تھا،،تو اُس کا نہ ہونا ہی صحیح تھا اب۔۔اگر انمول واقعی یہی چاہتی تھی کہ وہ اُس کی زندگی سے دُور چلا جائے تو اُس کا دور ہونا ہی اچھا تھا۔۔۔انمول نے جتنا بڑی سزا چُنی تھی اُس کے لئے،،کیا وہ واقعی یہ ڈیزرو کرتا تھا؟مانا اُس نے سچ چُھپایا تھا،پر وہ سچ بے ضرر تھا۔۔آریان ہو یا ریان دونوں صورتوں میں اُس نے کبھی کوئی غلط حرکت یا بات نہیں کی تھی۔۔پھر کیا ہاں؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر کیا انمول کو یوں اُس کے حال پر چھوڑنا صحیح تھا؟ہاں بالکل صحیح تھا۔۔انمول کو ٹائم دینا ضروری تھا تاکہ سمجھے وہ۔۔کہ کیا کرنے چلی ہے وہ۔۔محبت کرنے کا ارادہ ہو نا تو دل میں ایک قبرستان بنانا پڑتا ہے،،جہاں محبوب کی سبھی غلطیاں،کوتاہیاں،گستاخیاں اور بے ادبیاں دفن کی جاتی ہیں۔۔دونوں ہی اپنے اپنے انا کے بتوں کو سنبھالنے لگ جاتے تو اِس سب میں قربان اُن کی محبت نے ہونا تھا۔۔دل بڑا کرنا لازم ہے،،نہیں تو محبت کا بار نہیں اُٹھایا جاسکتا۔۔۔

اب انمول وہ فائل کھول چکی تھی،، جس میں کچھ اور لیٹرز تھے،، پچھلا پورا ہفتہ جب ریان نے اُس نے بات کرنے اور رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی،، اور انمول نے اُس کی ایک نا سُنی تھی،، وہ ساری باتیں جو وہ اُسے بتانا چاہتا تھا،، وہ سارے سچ اور راز جو انمول سے چھپے تھے،، وہ سب لکھے تھے،، ثبوتوں کے ساتھ۔۔ غلط فہمی کی دھند چھٹنے لگی تھی،، غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔ جیسے وہ اُسے بیچ سڑکوں میں تلاش کرتی پھر رہی تھی ایسے میں وہ کیسے اپنی شناخت اِس پر افشاں کر سکتا تھا؟ اُس کے جاب کی نوعیت ہی ایسی تھی۔۔ جہاں اُسے پل پل ایک نیا خطرہ لاحق تھا۔۔ ریان نے بتایا تھا کہ آخر کو کیونکر وہ آریان بنا تھا، ایجنٹ ریان کو آریان اُس نے بنایا تھا۔۔ آخر کیوں وہ چاہتا تھا کہ اپنی شناخت سامنے نہ لا کر وہ انمول کو اپنے پیار کا یقین دلائے،، تاکہ انمول کو یہ نہ لگے کہ وہ اُس کے خواب کا مذاق اُڑا رہا تھا۔۔ ایک ایک بات،، ایک ایک سوال جو انمول کے ذہن میں تھے اُن کے تفصیلی جواب تھے اُس میں۔۔ پر جو سلوک کیا تھا اُس نے ریان کے خالص جذبوں کے ساتھ،، اُس کا کیا جواب تھا؟ اِس رویے کا کیا جواب تھا انمول کے پاس۔۔ وہ تو اپنا ہوم ورک مکمل کر کے آیا تھا،، اور آتے ہی جیت گیا تھا،، پر انمول،، اُس کے پاس کیا تھا اپنی صفائی میں کہنے کو؟؟

کیادل مرا نہیں تھا تمہارا، جواب دو

برباد کیوں کیا ہے؟ خدارا جواب دو

کیا تم نہیں ہمارا سہارا، جواب دو

آنکھیں ملاؤ، ہم کو ہمارا جواب دو

کل سے مراد صبحِ قیامت سہی، مگر

اب تم کہاں ملو گے دوبارا، جواب دو

چہرا اُداس، اشک رواں، دل ہے بے سکوں

میرا قصور ہے کہ تمہارا؟ جواب دو

دیکھا جو شرمسار، اُلٹ دی بساطِ شوق

یوں تم سے کوئی جیت کے ہارا؟ جواب دو

میں ہو گیا تباہ تمہارے ہی سامنے

کیوں کر کیا یہ تم نے گوارا؟ جواب دو

تم ناخدا تھے، اور تلاطم سے آشنا

کشتی کو کیوں مِلا نہ کنارا؟ جواب دو

شام آئی، شب گزر گئی، آخر سَحر ہوئی

تم نے کہاں یہ وقت گزارا؟ جواب دو

(پیر نصیر الدین شاہ)

ریان نے خود کو اپنے کاموں میں بُری طرح الجھالیا تھا،، اور یہی وجہ تھی کہ اب اُسے دُشمنِ جان کو سوچنے تک کا وقت نہ ملتا تھا۔۔ یہ طرزِ فرار ہی تھا جو اُس نے اپنایا تھا۔۔ بعض اوقات وقتی خاموشی اور فاصلہ ضروری ہوتا ہے،، ہمیں یہ احساس دلانے کے لئے کہ کچھ بھی پرمننٹ نہیں ہے،، اِس لئے ہمیں خود سے جُڑے لوگوں، رشتوں اور چیزوں کو فار گرانٹڈ نہیں لینا چاہیے۔۔ کیا ضروری ہے کہ قدر تب کی جائے جب کھو دیں۔۔ کیوں ہم اپنے آس پاس موجود ان سب نعمتوں پہ شُکر بجالانے کے لئے اُنہیں کھونے کا انتظار کرتے ہیں۔۔۔

انمول کو کسی پل، کسی جاہ سکون نہ تھا۔۔ افسوس، پچھتاوا اور گلٹ اُسے نارمل نہیں

ہونے دے رہے تھے،،اور اوپر سے ہجر کا اژدھا مُنہ کھولے کھڑا تھا۔۔اب وہ نہیں تھا تو اُس کی قدر اچھے سے معلوم ہوئی تھی،،کام کے سلسلے میں وہ پہلے بھی تو کئی بار جاتا تھا،،پر تب کم از کم یہ آس اور اُمید تو ہوتی تھی نا کہ وہ واپس آئے گا،،پھر چاہے جلد یا بدیر۔۔اب کی بار تو یہ آسرا بھی نہ تھا۔۔۔وقت کاٹنے کو دوڑ رہا تھا،،اور زندگی میں پہلی بار انمول نے صبر اور انتظار کرنا سیکھا تھا،،یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ انتظار لاحاصل ہے،،پھر بھی۔۔ہاں ایک نیا شوق ضرور پال لیا تھا اُس نے،،اب وہ روز کی کار گزاری ڈائری میں لکھا کرتی تھی،،وہ اِس ایک ایک پل کا حساب رکھنا چاہتی تھی،،جو اُس کے بِنا گزارنا تھا۔۔وہ چاہتی تھی کہ جب وہ واپس آکر حساب مانگے،،تو انمول کو اُسے دینے کو سارا حساب حفظ ہو۔۔۔

¤¤¤

وقت پر لگا کر اُڑ رہا تھا،،وہ کبھی کسی کے لیے ٹھہرا ہے جو اِن کے لئے ٹھہرتا۔۔انمول اپنی ڈگری کے ختم ہونے پر بوجھل دل لیے لاہور سے واپس آگئی تھی۔۔انتظار نے تو جانے کبھی ختم ہونا تھا بھی کہ نہیں،،سوُرکنا بے سود تھا۔۔اور ویسے اگر وہ آنا چاہتا تو کہیں بھی، کبھی بھی آسکتا تھا۔۔۔انمول نے اپنا نمبر بدل لیا تھا،،تاہم پُرانا نمبر بھی بند نہ

کیا تھا۔۔ صرف اِس ایک آس اور اُمید پہ کہ اگر کبھی وہ واپس آنا چاہے تو اُسے مشکل نہ ہو۔۔

اُس کا زیادہ تر وقت اب لائبریری میں گزرتا تھا،، کتابیں اُس کا راہِ فرار تھیں۔۔ اور لائبریری وہ گوشہ جہاں اُسے سکون کے کچھ پل نصیب ہوتے تھے۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی یہ مشن کافی طویل ہو چلا تھا،، چھ ماہ ہونے کو تھے،، مگر ابھی کام ختم ہونے میں مزید کچھ وقت درکار تھا ریان کو۔۔ کیا وہ میرا انتظار کر رہی ہو گی؟ کیا وہ مجھے ایک بار پھر سے میری سبھی حقیقتوں کے ساتھ قبول کرے گی؟ ان سوالوں کے ناگ اُسے اب بھی ڈستے تھے۔۔ کیا پھر سے کبھی سب پہلے سا ہو پائے گا؟ محبت کی تلاش میں دوستی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے تھے وہ دونوں۔۔ وقت کو اُنہیں ابھی بہت کچھ اور سکھانا مقصود تھا،، تب ہی اُن کی طلب و تڑپ پر کوئی جواب نہ مل پایا تھا۔۔ ہجر تھا کہ ختم ہونے کا نام نہ لے رہا تھا۔۔ فاصلے بہت بڑھ گئے تھے،، ہاں پر پیار بھی تو بڑھا تھا۔۔

¤¤¤

اگرچہ مجھ کو جدائی تری گوارا نہیں

سوائے اس کے مگر اور کوئی چارہ نہیں

خوشی سے کون بھلاتا ہے اپنے پیاروں کو

قصور اس میں زمانے کا ہے تمہارا نہیں

تمہارے ذکر سے یاد آئے کیا گھٹا کے سوا

ہمارے پاس کوئی اور استعارا نہیں

یہ التفات کی بھیک اپنے پاس رہنے دے

ترے فقیر نے دامن کبھی پسارا نہیں

مرا تو صرف بھنور تک سفینہ پہنچا ہے

تجھے تو ڈوبنے والوں نے بھی پکارا نہیں

ہر ایک ربط ترے واسطے سے تھا ورنہ

بھرے جہاں میں کوئی آشنا ہمارا نہیں

جو تیری دید نے بخشے وہی ہیں زخم بہت

اب اپنے دل میں کوئی حسرت نظارہ نہیں

بناسکوں جسے جھومر تمہارے ماتھے کا

فلک پہ آج بھی ایسا کوئی ستارا نہیں

چلائے جاؤ قتیلؔ اپنا کاروبارِ وفا

جو اس میں جان بھی جائے تو کچھ خسارا نہیں

(قتیل شفائی)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

¤¤¤

آخر وہ دن بھی آ گیا جب قدرت کو اُن دونوں پر ترس آیا تھا،،وہ ترس تھا یا پیار کہا نہیں جاسکتا تھا۔۔اُسی روز ریان اپنا مشن کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد اپنے دوستوں کے ہمراہ ایک مال گیا تھا،،کام کی وجہ سے وہ سب ساتھ ہو کر بھی ساتھ وقت نہ گزار سکتے تھے۔۔اور وہ بھی چلی گئی تھی،،اُسی مال،،اِس بات سے قطعی طور پر بے خبر کہ آج اُس کے لاحاصل انتظار اور صبر کا پھل ملنے والا ہے اُسے۔۔

وہ کسی ضروری کال کو سُننے کے لئے ایک سائیڈ پر آیا تھا،،اور نظر اُٹھی تھی اور پلٹنا بھول

گئی تھی،،ان آٹھ ماہ میں سب کتنا بدل گیا تھانا،،سوائے اُس کے۔۔وہ تو اب بھی ویسے
کی ویسی تھی۔۔ہاں کھوئی کھوئی سی تھی۔۔بلیک کلر میں اُس کا چاندی سا کھلتا رنگ اب
مرجھایا لگ رہا تھا۔۔جس بات نے اُسے سب سے زیادہ حیران کیا تھا وہ یہ تھی کہ وہ
انمول تو کہیں سے نہیں لگ رہی تھی،،وہ تو آریان کی عنم بن گئی تھی،،نرم و نازک
سی۔۔وہ بے ساختہ،بے اختیار اُس کی طرف بڑھا تھا،،ایک خوشگوار حیرت تھی،،وہ
سامنے تھی،،وہ سچ میں تھی،،وہ جا کر اُسے خود میں بھینچ لینا چاہتا تھا،،یہ یقین کرنا چاہتا
تھا کہ وہ وہی ہے پر وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا۔۔

انمول کو خود کی کسی کی نظروں کے حصار میں پایا تھا،،ویسا ہی احساس تھا،،جسے آخری بار
محسوس کیے بھی مانو صدیاں بیت گئی تھی،،اپنے ہاتھ میں موجود اُس کے نام کی انگوٹھی
اور گلے میں موجود اُس دُشمنِ جان کی چین کو چھو کر اُسے محسوس کرنا چاہا۔۔وہ آنکھیں
بند کیئے جیسے اُس کے ہونے کو محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔اُس احساس کو جی بھر کر جینا
چاہتی تھی۔۔دُور کھڑا کوئی اُسے دیکھ کر دل کھول کر مُسکرایا تھا۔۔کچھ پل اسی طرح
کھڑے رہنے کے بعد انمول نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں،،اور سامنے پا کر اُسے بے
یقینی سے آنکھیں میچی تھیں،،گویا یقین کرنا چاہتی ہو کہ وہ ہے یا اُسے لگ رہا ہے۔۔وہ

اُسے چھو کر محسوس کرنا چاہتی تھی،،وہ اُس کے اتنے پاس تھا کہ ذرا ہاتھ بڑھاتی تو اُسے بآسانی چھُو سکتی تھی،،پر ہاتھ ہوا میں ہی معلق ہو کر رہ گیا ہو،،جیسے ڈر ہو کہ چھُونے سے وہ غائب ہو جائے گا۔۔

ایک عجیب سی بے نام کیفیت تھی،،جہاں لفظوں نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا،، وہ کچھ بھی بول کر اِس لمحے کا فسوں نہیں توڑنا چاہتے تھے۔۔بس دیکھے جا رہے تھے ایک دوجے کو۔۔صدیوں بعد تو یہ نصیب ہوا تھا۔۔

ریان یہ تم ہو نا؟تم ہو نا؟سچ میں ہو؟

وہ بے یقینی کی انتہا پر تھی۔۔

کیوں میری جگہ کسی اور کو ہونا چاہیے تھا؟؟یقین تو اُسے بھی نہیں تھا۔۔پر وہ اُسے سینٹی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔کیونکہ وہ بس ایک ہی چیز سے گھبراتا تھا،اور وہ تھے انمول کے آنسو۔۔اُس نے انمول کو ہمیشہ ایک چنگھاڑتی ہوئی شیرنی کے جیسے دیکھا تھا،وہ اُسے کبھی بھی ایسے کمزور پڑتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

آئی ہیٹ یو۔۔وہ رو پڑی تھی۔۔

آئی نو دیٹ، اینڈ آئی ڈو مور۔۔ وہ اب اُسے چُپ کروا رہا تھا۔۔

تم بہت بُرے ہو، بہت بُرے۔۔ اب وہ اُس کے سینے پر مکے برسا رہی تھی۔۔

ہمم جانتا ہوں،، پر تم سے کم ہوں۔۔ وہ چُپ چاپ کھڑا تھا۔۔

وہ اب چُپ ہو گئی تھی،، بس بے آواز آنسو بہائے جا رہی تھی۔۔ اور وہ اُسے اپنے سامنے روتا دیکھ کر اندر ہی اندر کلس رہا تھا۔۔

انمول اب اگر تم نے رونا بند نہ کیا نا،، تو بالکل اچھا نہیں ہو گا۔۔ وہ اُسے دھمکی دیتے ہوئے بولا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم اچھے ہو کب جو اچھے کی امید کروں تم سے۔۔ وہ گلے اور شکوے کے انبار لگانے کو بے تاب تھی۔۔

آئی مسڈ یو سو مچ۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے اتنا۔۔

نو،، آئی ڈڈ مور۔۔ تمہارے پاس تو یہ تھے،، وہ اُس رنگ اور چین کی طرف اشارہ کر کے بولا تھا،، میرے پاس کیا تھا انمول؟

تمہارے پاس میں تھی۔۔ وہ کتنے آرام سے بول گئی تھی۔۔

وہ تو تمہارے پاس بھی میں تھا۔۔ پھر۔۔ وہ ایک بار پھر اُسے لاجواب کر گیا تھا۔۔اور وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا،، ایسا کوئی ایک پل بھی تو نہیں تھا جس میں وہ نہیں تھا۔۔۔ وہ جب تھا تب تو تھا ہی،، پر جب نہیں تھا تو تب تو پہلے سے بھی کئی گنا زیادہ تھے۔۔ وہ انمول کے دل کے ساتھ ساتھ اُس کی دعاؤں اور منتوں کا حصہ بن گیا تھا۔۔

¤¤¤

میرے ہمسفر, میرے ہمنشین

میں نے رب سے مانگا تو کچھ نہیں

پر جب بھی مانگی کوئی دُعا

نہیں مانگا کچھ بھی

تیرے سوا

یہ طلب کِیا کہ

میرے خدا

نئے عہد کی سبھی راحتیں،

سبھی چاہتیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ عطا کرے

تجھے منزلیں

یہ طلب کیا کہ

میرے خدا

تجھے بخت دے

تجھے تاج دے, تجھے تخت دے

میرے ہمسفر, میرے چارہ گر

یہ محبتوں کا کٹھن سفر

میرے ساتھ چل ذرا سوچ کر

میرے پاس زر, نہ کوئی ہنُر

پھر بھی دیکھ تو میرا حوصلہ

میرے پاس جو کچھ سب ہی تیرا

نہیں اور کچھ بھی تیرے سوا

میری دوستی, میری زندگی

میری خاموشی, میری بے بسی

میری صبح بھی,میری شام بھی

میرا علم بھی,میرا نام بھی

کہ جو مل سکیں میرے دام بھی

وہ سبھی کچھ تجھ کو عطا کرے

میرے چارہ گر!!تو یقیں تو کر

مجھے مانگنا تو نہ آسکا

میں نے پھر بھی مانگی یہی دعا

کہ گواہی دے گا میرا خدا

میں نے جب بھی اُس سے طلب کیا

نہیں مانگا کچھ بھی تیرے سوا

میرے ہمسفر,میرے ہمنشین

میں نے رب سے مانگا تو کچھ نہیں

پر جب بھی مانگی کوئی دُعا

نہیں مانگا کچھ بھی

تیرے سوا.....

¤¤¤

زندگی ایک پل میں پھر سے حسین ہوگئی تھی،،وہ سارے رنگ و بہاریں جواُن دو دیوانوں سے روٹھی بیٹھی تھیں،،ایک بار پھر سے اُن پر مہربان ہوگئی تھیں۔۔وہ سکون وقرار جسے کھوئے ایک زمانہ ہوا تھا،،ایک بار سے پوری آب وتاب سے واپس آیا تھا۔۔ وہ مسکراہٹ جسے چہرے سے جُدا ہوئے ایک عرصہ ہو گیا تھا،،اب ہر پل وہ مُسکان دکھائی دیتی تھی۔۔۔انمول کواپنی غلطی ریئلائز ہو گئی تھی،،اور اُس نے ایک بھی پل ضائع کئے بنا ریان سے معافی مانگی تھی،،اور اِس بات کا وعدہ بھی کہ آئندہ کبھی ایسی کسی سیچوایشن میں وہ ایسی کوئی جذباتی حرکت نہیں کرے گی۔۔پیار اور دوستی تو پہلے بھی تھے،،ہاں وقت کے کٹھن چکر نے وفا اور خلوص کو بھی شامل کر دیا تھا اِس رشتے میں،، اوراِس امتحان نے اُن دونوں کو اعتماد و بھروسہ بھی بخشا تھا۔۔ریان نے اُسے اپنے کام سے متعلق ضروری معلومات فراہم کر دی تھیں، جتنا بتانا اہم تھا۔اُس نے بھی معاملے کی سنگینی سمجھتے ہوئے کچھ بھی زیادہ جاننے کی چاہ نہیں کی تھی۔۔

ہاں کبھی کبھی وہ اُسے بہت زیادہ تنگ کرتی تھی،،بے تُکے سوال کر کے، جیسے کیا

www.neweramagazine.com

تمہاری داڑھ میں بھی زہر والا کیپسول ہے؟ نہیں ایک بات تو بتاؤ یہ تمہارا اصلی چہرہ ہے؟ کیا پتا کوئی ماسک لگایا ہو, وہ ایک دو دفعہ تو باقاعدہ اُس کے مُنہ سے نادیدہ ماسک اُتارنے کے چکر میں خراشیں تک چھوڑ چکی تھی۔۔اچھا اگر کبھی تمہیں مجھ میں سے اور اپنی جاب میں سے کسی ایک کو چوز کرنا پڑے تو کیا کرو گے؟؟ تم لوگوں کے پاس بھی اِس پیار محبت ٹائپ چیزوں کے لئے وقت ہوتا ہے کیا؟ تمہارے پاس کتنے آئی ڈی کارڈ ہیں؟ اچھا، ہنسو نہیں نا،، صحیح بتاؤ،، بالکل سچ سچ،، کیا تم کبھی خواجہ سرا بنے ہو؟ ہائے کیسے لگے ہو گے؟؟

اور وہ بس اِن سوالوں پر دل کھول کر ہنستا تھا،، ہاں جواب کبھی بھی نہیں دیتا تھا۔۔وہ ایسی ہی بے تُکی باتیں کیا کرتی تھی،، اور وہ خوشی خوشی سُنا کرتا تھا۔۔اب بھی کام کے سلسلے میں وہ اِدھر اُدھر آتا جاتا رہتا تھا،، ہاں پر اب وہ بتا کر جاتا تھا،، اور انمول اُسے اپنی دعاؤں کے حصار میں بھیجا کرتی تھی۔۔بہت پر سکون ہو گئی تھی زندگی،، سب اپنی جگہ پر جو آ گیا تھا۔۔

میرا تجھ سے ہے جو واسطہ

کہوں کیا میں کیسا یہ راستہ

نہ یہ دل لگی نہ یہ پیار ہے

کہوں کیا میں کیسا قرار ہے

تجھے دیکھ کر میرا دن کھلے

تجھے سوچ کر میری رات ہو

تجھے مانگوں میں کچھ اس طرح

مجھے خود کا نہ احساس ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تُو دعا میری، تُو دوا میری

تُو چاہ میری، تُو رضا میری

ترا عشق ہے میری زندگی

یہی زندگی میری بندگی

تجھے کیا لکھوں، تجھے کیا کہوں

تجھے دیکھ کر میں سانس لوں

یہ جو واسطہ ہے ترا مرا

ہر غرض سے ہے پرے کھڑا

مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے

مجھے چھوڑ کر مت جایئے

مری ہر خوشی ترے نام ہو

ترے سارے درد مرے نام ہو

بس اتنی سی ہے التجا

کبھی ہو نہ تُو مجھ سے خفا

میں ہوں کچھ نہیں، جو تُو نہیں

بس تُو ہی تُو، اور چاہ نہیں

(بقلم خود)

¤¤¤

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

زندگی اتنی مشکل ہر گز نہیں ہے،، جتنا ہم اِسے خود کے لیے بنا لیتے ہیں،، نہ ہی یہ اتنی آسان ہے جتنی ہم بعض دفعہ اِسے سمجھنے کی غلطی کرتے ہیں۔۔ تو آخر یہ معمہ ہے کیا؟ اور کیسے حل کیا جاسکتا ہے؟ ہاں بالکل،، یہ سوال بنتا ہے،، اور اِس کا جواب اتنا ہی عام فہم اور آسان ہے،، جتنا کہ یہ سوال پیچیدہ۔۔ اگر ہم زندگی گزارنے کے بجائے زندگی جینا شروع کر دیں،، تو ہر شے خود بخود اپنی جگہ پر آ جاتی ہے۔۔ زندگی کیسی جی جاتی ہے؟ ہر پل کو اپنا آخری پل سمجھ کر، کھل کر جینے سے،، آنے والے کل کی فکر میں گُھلنے کی بجائے،، جو جیسا ہے کی بنیاد پر زندگی کا حق ادا کرنے سے۔۔

ریان نے زندگی گزارنے کا یہ ہنر انمول سے سیکھا تھا،، جس نے کبھی بھی آنے والے وقت کی پرواہ یا فکر میں خود کو کبھی نہیں اُلجھایا تھا۔۔ وہ ہنستی کھیلتی، ہر پل کو اُس کے حق کے مطابق جینے والی لڑکی نے ریان جیسے بورنگ، سڑو اور کھڑوس شخص کی زندگی کو بھی پُر نور بنا دیا تھا۔۔ ریان میں آئی اِس تبدیلی کو اُس کے سبھی قریبی لوگوں نے محسوس کیا تھا۔۔ انمول اب بھی اُسے چھیڑنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔۔

دوستی میں محبت اور محبت میں دوستی نا ہو تو دونوں نا مکمل ہیں۔۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے

وہ دونوں ایک دوسرے کے بنانا مکمل اور ادھورے سے تھے۔۔ کس نے کس کا رنگ اوڑھا تھا،، کون کس کے رنگ میں رنگا تھا یہ کہنا مشکل تھا،، کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے میں دکھتے تھے۔۔ محبت ہے ہی ایسی چیز،، جب اوڑھ لو اِسے تو آپ کو خاص الخاص بنا دیتی ہے۔۔ وہ رنگ وروپ جو محبت کی بدولت آپ کو نصیب ہوتا ہے،، اُس کا کوئی نعم البدل نہیں۔۔ انمول نے محبت کرنا ریان سے سیکھا تھا،، انمول کے لئے ریان کے جذبوں کا بحرِ بے کراں تھا ہی ایسا،، کہ جس نے انمول کے جذبوں کو بھی جلا بخشی تھی۔۔ کبھی وہ شمع تھی،، اور ریان پروانہ،، اب وہ پروانہ بن گئی تھی ریان کے لئے،، کیونکہ اُس نے محبت کا وظیفہ جو سیکھ لیا تھا۔۔۔ کیا ہوتی ہے آخر یہ محبت؟؟

محبت انا نہیں ہوتی

محبت جھگڑا نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت بے نیاز ہوتی ہے

محبت حزن نہیں ہوتی

محبت ملال نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت توکل ہوتی ہے

محبت حبس نہیں ہوتی

محبت موسم نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت ابد ہوتی ہے

محبّت شکایت نہیں ہوتی

محبّت عادت نہیں ہوتی

محبّت ہونے پہ آئے تو

محبّت فطرت ہوتی ہے

محبّت بدگمان نہیں ہوتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبّت پریشان نہیں ہوتی

محبّت ہونے پہ آئے تو

محبّت دھیان ہوتی ہے

محبت تنہا نہیں ہوتی

محبت شکستہ نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت فتح ہوتی ہے

محبت نحیف نہیں ہوتی

محبت ناتواں نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت طاقت ہوتی ہے

محبت غافل نہیں ہوتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

محبت کاہل نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت جاوداں ہوتی ہے

محبت مردہ نہیں ہوتی

محبت افسردہ نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت شہید ہوتی ہے

محبت فنا نہیں ہوتی

محبت بقا نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت محبوب ہوتی ہے

محبت بحث نہیں ہوتی

محبت ضد نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت رضا بہ قضا ہوتی ہے

محبت تھکن نہیں ہوتی

محبت پژمردہ نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت حرارت جاں ہوتی ہے

محبت فتنہ نہیں ہوتی

محبت فساد نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت آداب ہوتی ہے

محبت ہوس نہیں ہوتی

محبت عریاں نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت لباس ہوتی ہے

محبت رنجش نہیں ہوتی

محبت سازش نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت آخرش ہوتی ہے

محبت تکلیف نہیں ہوتی

محبت ازیت نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت راحت ہوتی ہے

محبت سزا نہیں ہوتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت دغا نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت وفا ہوتی ہے

محبت آنسو نہیں ہوتی

محبّت مسکان نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت شکر ہوتی ہے

محبت قابض نہیں ہوتی

محبت بددعا نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت دعا ہوتی ہے

محبت جادو نہیں ہوتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت شعبدہ نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت معجزہ ہوتی ہے

محبت کذب نہیں ہوتی

محبت کرب نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت حق ہوتی ہے

محبت شکوہ نہیں ہوتی

محبت آہ نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت صبر ہوتی ہے

محبت حاصل نہیں ہوتی

محبت لاحاصل نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت قناعت ہوتی ہے

محبت گمراہ نہیں ہوتی

محبت بے راہ نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت چراغِ راہ ہوتی ہے

محبت میں نہیں ہوتی

محبت تم نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت 'محبت' ہوتی ہے

¤¤¤

انمول نے نوٹ کیا تھا کہ ریان بہت زیادہ پکچرز کلک کرتا ہے،،بہت بار انمول کی نظر سے بچا کر،،پر اُسے پتا چل ہی جاتا تھا۔۔ایک بار اُس نے چڑ کر پوچھ ہی لیا تھا،،ریان تمہارا مسئلہ کیا ہے؟تم کیوں لمحے کو قید کرنے کی کوشش کرتے ہو؟اور ریان نے یہی کہا کہ وہ اِن یادوں کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کرنا چاہتا تھا،،تاکہ یہ پل کبھی بھول نہ پائے،،اور ریان کی اِسی لوجک سے انمول کو حد درجہ چڑ ہوئی تھی،،کیونکہ اُس کا ماننا تھا کہ جو پل اُس پل نہ جئیے جائیں،،اُن کی یادیں جمع کرنے کا کیا مقصد؟اور ویسے بھی کیمرے کی بجائے دل میں قید کرنا چاہیے اپنے قیمتی لمحات کو۔۔بحث میں تو وہ کبھی بھی نہیں جیت سکتا تھا انمول سے،،یا شاید جیتنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔ہاں پر کرتا وہ ہمیشہ اپنی من مانی ہی تھا۔۔سُنتا ضرور تھا انمول کی۔۔اُن دونوں میں ایک وہی تو سُنتا تھا،،بولنے کا ڈیپارٹمنٹ تو انمول میڈم کی زیرِ نگرانی تھا۔۔کسی بھی رشتے کی مضبوطی اور دیرپا قائم رہنے کے پیچھے ایک یہ بھی تو راز ہے۔۔دونوں میں سے ایک کو کم سیانا ہونا ہی پڑتا ہے۔۔اگر کوئی بھی کمپرومائز کرنے کو تیار نہ ہو،،اور اپنی ہی چلانے کی کوشش کرے تو ہو گیا کام۔۔

¤¤¤

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب ہمیشہ نارمل رہے،، یہ ضروری تو نہیں،، زندگی تو نام ہی تبدیلی کا ہے۔۔ ہر تھوڑے وقت کے بعد زندگی اپنا پانسہ بدل دیتی ہے،، ہمیں یہ بتانے، دکھانے اور جتانے کے لئے کہ سب اُس کی مرضی پر مُنحصر ہے،، جہاں چاہے،، جب، جیسے چاہے موڑ لے۔۔ کچھ ایسا ہی اس شمع و پروانے کی زندگی میں آیا تھا۔۔ یہ اُس وقت کی بات تھی جب انمول اور ریان کو ایک دوسرے سے ملے، ایک دوسرے کو جانے دو سال کا عرصہ بیت گیا تھا، اِن دو سالوں میں جو ہجر و وصال کا حسین امتزاج تھا،، سب انتہائی خوشگوار اور پائیدار کر دیا تھا۔۔۔ پر جانے کس کی نظر لگی تھی، شاید اُن کی اپنی ہی۔۔۔ جب اچانک ریان نے ایک دن آکر انمول کو بتایا تھا کہ اُسے ٹریننگ کے سلسلے میں بیرون ملک جانا ہے،، یہ ٹریننگ تو برائے نام تھی،، دراصل وہ ایک اہم خفیہ مشن پر روانہ ہونے والا تھا۔۔۔ انمول کو لگا تھا کہ وہ ایک سے دو ماہ کے لیے جانے کی بات کر رہا ہے،، جیسے وہ عموماً کرتا تھا۔۔ پر بات تو تب بگڑی تھی جب اُس نے بتایا تھا کہ اب کی بار یہ سلسلہ ایک دو ماہ کا نہیں پورے دو سال کا ہے۔۔۔

¤¤¤

اِس بات پر تو انمول ہتھے سے ہی اُتر گئی تھی،، نہیں کیوں ہاں بھلا،، تم ہی کیوں؟ جانا

ہے بھی تو اتنے زیادہ وقت کے لیے کیوں؟ یہ تو کوئی بات نہیں،، کیا تم لوگوں کی اپنی کوئی زندگی نہیں ہے،، اُن کا کیا جو تم سے جُڑے ہیں؟ ابھی بچھڑ کر پھر سے ملے وقت ہوا ہی کتنا تھا،، گویا وہ ملا تھا تو یہ بتانے کے لئے کہ پھر سے جا رہا ہے وہ۔۔ یہ بات انمول کو کسی صورت قابل قبول نہیں تھی۔۔ ریان نے جتنی بھی دلیلیں دیں،، سب رد کر دی گئیں،، جب پہلے ہی فیصلہ کر لیا جائے تو لاکھ کہو،، کیا ہونا تھا۔۔ وہ ایک بار پہلے ہجر کے ناگ سے ڈس چکی تھی،، اب اُن رتجگوں کا حساب باقی تھا،، کہ وہ پھر سے انگاروں پر لُٹانے کو تیار تھا۔۔ مانا یہ مشکل تھا پر اکیلے اُس کے لیے تو نہیں تھا نا۔۔ ریان بھی تو دل پر پتھر رکھ کر یہ کرنے چلا تھا۔۔ پر نہیں، اب کی بار وہ کسی صورت ماننے کو تیار نہ تھی۔۔ اُسے مناتے، سمجھاتے، بتاتے کئی دن بیت گئے تھے، پر اُس نے تو مانو نا سُننے کی ٹھان لی تھی۔۔ انمول کو بس ایک ہی دھڑ کا لگا تھا کہ وہ جائے گا تو اُسے کھو دے گی وہ۔۔ ہر بار جُدائی کا زخم کھانے کے بعد جان بخشی ہو جائے یہ ضروری تو نہیں۔۔ جانے کیوں اُسے یقین ہو چلا تھا کہ اب کی بار بچھڑے تو پھر کبھی مل نہیں پائیں گے۔۔ مانا وہ ریان سے بے حد، بے تحاشا پیار کرتی تھی،، پر پیار کا مطلب یہ تو نا تھا کہ وہ اُسے اتنی بڑی آزمائش سے گزارے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

¤¤¤

انمول نے بس ایک ہی رٹ لگا رکھی تھی،، کہ اگر جانا اتنا ہی ضروری ہے تو وہ نکاح کر کے اُسے ساتھ لے جائے۔۔اکیلا وہ اُسے کسی صورت بھیجنے پر راضی نہ تھی۔۔پر ریان تھا جو ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہتا تھا،، کیونکہ وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا تھا۔۔انمول کو مشن کی حقیقت کا علم نہ تھا،،وہ اُسے کیسے سمجھاتا کہ وہ چھٹیاں گزارنے پکنک پر نہیں جا رہا تھا،، وہ جانتا تھا کہ جہاں جا رہا ہے،وہاں سے زندہ واپس بچ آنا کسی معجزے سے کم نہ تھا،،وہ انمول کو ایسا کوئی زخم دینے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا،جو کبھی نہ بھر سکے۔۔وہ اُسے ایک ایسی زنجیر سے ہر گز نہیں باندھنا چاہتا تھا جو اُسے شوق پرواز سے محروم کر دے۔۔

دونوں ہی اپنی اپنی بات پر اڑے ہوئے تھے،، کوئی جھکنے کو تیار نہ تھا۔۔ایسے میں نقصان تو محبت کا ہی ہونا تھا نا،، طے جو تھا۔۔

آخر وہ دن بھی آ گیا جب اُسے جانا تھا،،وہ اُسے آخری بار ملنے آیا تھا،،وہ تو بس ملنے آنا چاہتا تھا،، یہ ملنا آخری بار ہو یہ فیصلہ انمول کا تھا۔۔اگر وہ واقعی جدائی کا روادار تھا تو پھر سبھی سلسلے توڑ کے جانا چاہیے تھا۔۔

¤¤¤

فضا سوگوار سی تھی،،ماتم کا ساسماں تھا۔۔دو ایسے لوگ الگ ہو رہے تھے جو ایک دوسرے سے جدا نہ تھے۔۔نہ جُدا ہونا چاہتے تھے،،پر شاید قدرت کو فی الوقت اُن کا ملن منظور نہ تھا۔۔دو سال کا عرصہ اگرچہ کہنے کو بہت زیادہ نہ تھا،،پر اِن دو سالوں کب، کیا، کتنا بدل سکتا ہے،،یہ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔۔کیا دو سال بعد بھی اب ویسا ہو سکے گا، جیسے ابھی تھا،،یہ اندازہ لگانا ممکن تھا۔۔

آخری وقت تک انمول کو یقین تھا کہ وہ رُک جائے گا،،جانے کیوں لگا تھا کہ وہ اُس کا مان رکھ لے گا،،اُسے مایوس نہیں کرے گا،،اُس کی اُمید نہیں توڑے گا۔۔پر ریان کی مجبوریاں اُس کے پیروں کی بیڑیاں بن گئی تھی۔۔ایک طرف انمول سے پیار تھا،،تو دوسری طرف وطن کا عشق۔۔وہ کیسے کسی ایک کو چُنتا؟کیسے چُن سکتا تھا؟ایک طرف دل تھا،،تو دوسری طرف جان۔۔۔

آخری پل تک اُسے بھی اُمید تھی،،کہ شاید انمول اپنی ضد چھوڑ دے،،اُسے سمجھے،، اور بخوشی اجازت دے،،پر ایسا نہیں ہوا تھا۔۔

ہاتھ چھوٹیں بھی تو رشتے نہیں چھوڑا کرتے

وقت کی شاخ سے لمحے نہیں توڑا کرتے

جس کی آواز میں سلوٹ ہو، نگاہوں میں شکن

ایسی تصویر کے ٹکڑے نہیں جوڑا کرتے

لگ کے ساحل سے جو بہتا ہے اُسے بہنے دو

ایسے دریا کا کبھی رُخ نہیں موڑا کرتے

جاگنے پر بھی نہیں آنکھ سے گرتیں کرچیں

اس طرح خوابوں سے آنکھیں نہیں پھوڑا کرتے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|

شہد جینے کا مِلا کرتا ہے تھوڑا تھوڑا

جانے والوں کیلئے دِل نہیں تھوڑا کرتے

جمع ہم ہوتے ہیں، تقسیم بھی ہو جاتے ہیں

ہم تو تفریق کے ہندسے نہیں جوڑا کرتے

جا کے کہسار سے سر مارو کہ آواز تو ہو

خستہ دِیواروں سے ماتھا نہیں پھوڑا کرتے

اُسے جانا تھا،،وہ چلا گیا،،اور وہ چاہ کر بھی نہ روک سکی،،انا کی دیوار حائل ہوگئی تھی بیچ میں ہاں جانے سے پہلے وہ اُسے اپنے نام سے منسوب کر گیا تھا۔۔انمول کے دل کے خدشات کو مٹانے اور اُس کے ڈر کو ختم کرنے کا اور کوئی حل نہیں تھا۔۔انتظار تو کرنا تھا،،مگر اگر ایسے وہ کچھ مطمئن ہوسکتی تھی تو یہی سہی۔۔۔ایک عجب کیفیت تھی، جہاں وہ اُس کی ہو جانے کی خوشی مناتی یا اُس کے دور جانے کا غم۔۔۔وہ طے نہیں کر پائی تھی۔۔ریان پُر سکون تھا،،کم از کم وہ اپنا کام اب آرام سے کر پائے گا،،اُس نے جانے سے پہلے عجلان کو سونپی تھی انمول کی ذمہ داری،،سواب وہ بے فکر تھا۔۔اُس نے انمول کو یہی کہا تھا کہ وہ بہت جلد اُسے اپنے پاس بُلا لے گا،،پر وہ جانتا تھا کہ جہاں جا رہا ہے وہاں سے شاید وہ خود بھی کبھی واپس نہ آسکے۔۔۔

ہاں ایک فرق ضرور آیا تھا،،اب وہ شائے سی تھی،،نہ اُسے سی آف کرتے ہوئے رو رہی تھی،،ریان کے بہلاوے میں آگئی تھی شاید اسی لئے۔۔اُس کے سوالوں میں کمی ہر گز نہیں آئی تھی۔۔

تم وہاں جاکر مجھے بھول تو نہیں جاؤگے ؟ویسے تمہیں شرم تو نہیں آئے گی نا اکیلے اکیلے گھومو گے وہاں ؟اچھا سچ سچ بتاؤ،وہاں جاکر کنٹکٹ تو کروگے نا؟کب آؤگے ؟چُٹھی

کس ٹائم ہوا کرے گی؟اور وہ ان سوالوں کے کیا جواب دیتا،،جب اِن کے کوئی جواب تھے ہی نہیں۔۔ارحب ریان کے ساتھ جا رہا تھا،،انمول نے اُسے خوص طور پر ریان کا خیال کم اور نظر زیادہ رکھنے کا بولا تھا۔۔

ریان کو گئے کافی وقت ہو گیا،،اور اُس کے نہ ہونے سے انمول بُری طرح ڈسٹرب تھی،،وہ تو جا کر بھول ہی گیا تھا،،ایسا گُم تھا اپنے کام میں،،کہ انمول کا خیال ہی نہیں آیا تھا۔۔وہ عجلان سے لاکھ پوچھ پوچھ تھکی تھی،،پر اُس نے تو گویا مُنہ سی رکھا تھا۔۔ دھیان تھا کہ اُسی پر ٹکا تھا،،یہاں ہو کر بھی وہ نہیں تھی۔۔ہائے کاش،،وہ نہ جاتا،،یا اُسے لے جاتا۔۔انمول یہ بات اب تک ایکسپٹ نہیں کر پائی تھی،،کہ اُس نے خود کو ایسے شخص کی زندگی میں شامل کیا ہے،،جس کی تو زندگی ہی اُس کی اپنی نا تھی۔۔وہ تو قرضِ وطن تھی،،انمول کا ریان،،اُس سے بہت پہلے اور بہت زیادہ اپنے وطن کا تھا۔۔ اور ظاہر ہے محبت پر عشق و جنون کو ہی ترجیح دینی تھی،،ہر بار۔۔اس ملک پر تو ہزاروں جانیں قربان،،ایک کی کیا اوقات تھی۔۔انمول نے کیسے سوچ لیا تھا کہ یہ زندگی پھولوں کی سیج ہو گی؟ یہاں تو قدم قدم پر نئی آزمائشیں اور امتحان تھے۔۔ریان جب عام تھا ہی نہیں،،تو اُس کی زندگی کیسے عام ہو سکتی تھی۔۔ جتنی جلدی انمول اِس بات کو

قبول کرلیتی کہ یہی نارمل تھا اِن دونوں کے لیے،، اُتنی جلدی یہ سب نارمل ہو جاتا۔۔۔

دو سال دو صدیاں تھیں،، جو گزرنے کا نام نہیں لے رہی تھی،، ہجر کا یہ وار کافی کاری ثابت ہوا تھا۔۔انمول کملا گئی تھی۔۔ جدائی نے اُسے مرجھا دیا تھا،، وہ کومل کلی اب پژمردہ ہو گئی تھی۔۔ آج کافی ٹائم بعد ریان نے اُس سے رابطہ کیا تھا،، اور وہ تو انمول کو اِس حال میں دیکھ کر ہی حیران و پریشان ہو گیا تھا۔۔

یہ کیا حال بنالیا ہے تم نے انمول؟ میں ابھی مرا تو نہیں جو میرا سوگ منا رہی ہو؟ یہ سوجھی آنکھیں، یہ بکھرا حلیہ،، یہ اُداسی،، یہ سوگ کا عالم،، کیا ہے یہ؟

وہ اب بھی سوائے رونے کے کچھ نہیں کر رہی تھی۔۔ تتتتت... تممم کہاں پر ہو؟ کب آؤ گے؟ کیوں نہیں آرہے؟ چھوڑ کیوں نہیں دیتے یہ سب؟ تمہیں کچھ ہو گیا تو؟

انمول آج میری بات کو پلیز پوری توجہ سے سُنو، اور آئندہ مجھے دوبارہ سمجھانے یا بتانے کی ضرورت نہ پڑے۔۔ تم جانتی ہو، تم میرے لیے کیا ہو؟ متاعِ زیست ہو میری۔۔ پر کیا تم جانتی ہو کہ مٹی سے عشق میری زیست ہے۔۔ تم یہ بات جان لو،، کہ میں اِسی کے صدقے تمہیں ملا ہوں،، یہ نہیں تو میں نہیں۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ ہر قدم

پہ میرے ساتھ رہو،، میرا حوصلہ بڑھاؤ،، میری طاقت بنو۔۔یوں تمہارا کمزور ہونا مجھے کمزور کردے گا۔۔۔ میں اِس وقت دہلی میں ہوں،، کوئی پکنک یا ہولی ڈے منانے نہیں آیا یہاں۔۔ایک ضروری کام سے آیا ہوں۔۔اپنی منزل کے بہت قریب ہوں،، شہادت میرے لیے باعث فخر ہوگی،،اور تمہارے لئے بھی ہونی چاہیے۔۔دُعا کرو کہ میرا رب مجھے کامیاب کرے،،اور مجھے عزت کا جنازہ عطا کرے۔۔آج یہاں آخری بار تمہیں کہہ رہا ہوں،، کہ اگر میرے اِس راستے پر تم میرے ہمراہ نہیں چل سکتی،، تو بتادو،، میں تمہیں آزاد کردوں گا،، تمہیں مجبور نہیں کروں گا،، مگر اگر میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو اِس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا تمہیں۔۔

وہ پُر سکون تھا،،البتہ لہجہ سخت تھا،،اُسے انمول سے اِس بچگانہ رویے کی توقع نہ تھی۔۔ انمول کو اُسے سمجھنا چاہیے تھا۔۔کیا محبت میں سارے فرض بس اُسے ہی ادا کرنے تھے؟ کیا انمول پر کوئی فرض نہیں تھے۔۔۔

اور وہ آخری بار تھی،، جب اُس نے کمزور انمول کو دیکھا تھا،، یہ حقیقت شاید بہت دیر سے پر سمجھ آگئی تھی اُسے کہ ریان خدا کی وہ خاص نعمت ہے،، جو اُسے عطا کی گئی ہے، اگر نعمتوں کا شکر نہ بجالا یا جائے تو وہ چھین لی جاتی ہیں۔۔اُس نے ریان سے وعدہ کیا تھا

کہ اب وہ اُسے کبھی کمزور نہیں پائے گا،،ایک فوجی کی بیوی کو جو قربانیاں دینی پڑتی ہیں،،انمول اپنے حصے کے اُس جہاد کے لیے تیار تھی۔۔اُس نے دعاؤں کے حصار میں ریان کو رخصت کیا تھا۔۔اور یہ پہلی بار تھا،،کہ وہ اُسے دشمنوں کی جانب روانہ کرتے ہوئے پُر سکون تھی۔۔کیونکہ اِس بات پر یقین ہو چکا تھا،،کہ وقت سے پہلے اور مقدر سے زیادہ اُسے کچھ نہیں ملنا تھا۔۔

کاش ہم سب یہ جان اور مان لیں،،جو ہمارا ہے،،ہمارے لیے ہے،،اُسے ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔۔اور جو ہمارے لیے نہیں ہے،،وہ کوئی ہمیں نہیں دلا سکتا۔۔قدرت نے جو ہمارے لئے چُنا ہے وہی بہترین ہے،،رب کی مرضی جو دے جو نا دے،،وہ جس حال میں بھی رکھے بس صد شکر اُس کا۔۔ناشکری،،ناقدری اور بے جا گلے شکوے نعمتوں کی عمر کم کر دیتے ہیں۔

انمول نے جو کہا تھا وہ کر دکھایا،اُس نے خود کو بدلتے وقت کے عین مطابق ڈھال لیا تھا۔۔اب وہ ریان سے لڑتی جھگڑتی نہ تھی،،گلے شکوے بھی ختم ہو گئے تھے۔۔ریان بھی اُس کے لئے خاص وقت نکالا کرتا تھا،،اپنے کام کے بارے میں بھی تھوڑا بہت اپڈیٹ کر دیا کرتا تھا،،باقی اُس کے بات کرنے کے انداز سے ہی وہ سمجھ جایا کرتی تھی

کہ مطلع ابر آلود ہے کہ خشک۔۔

¤¤¤

انسان کی نیچر کو قدرت نے کچھ اِس طرح تخلیق کیا ہے،، کہ وہ بدلتے وقت اور حالات کے مطابق خود کو ڈھال لیتا ہے۔۔ہاں اِس سب میں وقت درکار ہوتا ہے۔۔کوئی بھی تبدیلی ایک دم نہیں آتی۔۔اگر ہم سمجھیں،، خود کو تھوڑا بدل لیں،، تو سب سیٹل ہو جاتا ہے۔۔اُن دونوں کے بیچ بھی سب صحیح ہو گیا تھا،، بلاشبہ یہ وقت کے مرہون منت تھا۔۔انمول نے خود کو اِس لونگ ڈسٹنس ریلیشنشپ کے لیے تیار کر لیا تھا،، ہاں وہ اب پرسکون و مطمئن تھی،، اور بلاشبہ یہ ایک عظیم نعمت ہے،، اگر ہم سمجھیں تو۔۔۔

دو سال کا طویل عرصہ بھی بالآخر بیت ہی گیا تھا،، صبر نے ہجر کو مات دے دی تھی،، وصل آن پہنچا تھا۔۔وہ واپس آ گیا تھا،، وہ غازی بن کر آیا تھا،، اپنا کام مکمل کر کے،، کامیاب لوٹ کر،، وہ جس خاص الخاص مقصد کے تحت بھیجا گیا تھا،، وہ پورا کر کے لوٹا تھا۔۔اُس کی کامیابی کو ہیڈ کوارٹر اور اُس کے سبھی سینئرز جونیئرز نے فل کھول کر سراہا تھا۔۔۔پورے آفس میں بس اُسی کے پرچے تھے،، وہ ان ڈیفیٹیبل ہو کر آیا تھا۔۔وہ بھی بہت خوش تھا،، کہ وہ اپنے ملک کے کسی کام آ سکا ہے۔۔اور انمول اُس نے تو سب

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے پہلا سوال ہی یہی پوچھا تھا،،وٹ اباؤٹ نیکسٹ ؟ کتنے ٹائم کے لئے آئے ہو؟؟وہ ہنس دیا تھا،،جانتا تھا کہ یہ میٹھا طنز ہے۔۔

اُن دونوں نے ملکر کئی نشیب و فراز دیکھے تھے،،اچھا اور بُرا وقت ساتھ گزارا تھا،،وہ ایک دوسرے کی خوشی کا باعث تھے،،تو غم کا آسرا بھی۔۔وقت مہربان ہو گیا تھا۔۔ چُھٹی پر تو وہ اب بھی نہیں تھا،،ہاں جب بلاوا آجاتا،،حاضر ہو جاتا۔۔پر اب اگلا کچھ عرصہ اُسے اپنے نواحی علاقوں میں ہی کام کرنا تھا،،وہ سینئر ہو گیا تھا،،کئی آن اور آف پراجیکٹس کو سپر وائز بھی کر رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

¤¤¤

مارچ 2021

وہ تینوں یک جان تین قالب تھے،،پچھلے چھ ماہ کی مسلسل کوششوں کے باعث اپنے ٹارگٹ کے بہت قریب پہنچ گئے تھے،،اور اندر ہی اندر اُس کی جڑیں کاٹ رہے تھے،، اُن شہیدوں کے لہو کا قرض تھا جو چکانا تھا۔۔لے ذی ڈان نے پچھلے چھ سالوں میں اُنہیں ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا تھا۔۔۔

ارحب پراجیکٹس کے تھرو اُس کا سرمایہ انویسٹ کرواچکا تھا،، سارا بلیک وائٹ پیسا وہ اس جوے کی بازی میں لگا بیٹھا تھا۔۔اب اُن پراجیکٹس کو برباد کر کے اُس کی کمر توڑنا تھی،، پر ابھی وہ ریان کے سنگل کا ویٹ کر رہا تھا۔۔

عجلان دونوں فارم ہاؤسز اور اُس کے خفیہ اڈوں کی فوٹیج تک رسائی حاصل کر چکا تھا،، اور یہی وجہ تھی کہ اُس کے ہاتھ ایسے کئی ثبوت لگے تھے،، جو اس بظاہر نیک نام پولیٹیشن کا سیاسی کیریئر نیست و نابود کرنے کے لئے کافی تھے۔۔کئی کال ریکارڈ، انڈر گراؤنڈ بزنس ڈیلز،، اور خفیہ اڈوں میں موجود اسلحہ اور منشیات کا ریکارڈ بھی۔۔جو اصولاً اُنہیں اب اداروں کے حوالے کر دینا چاہیے تھا،، تاکہ وہ اُسے گرفتار کر کے سزا دلوا سکیں۔۔۔اگرچہ بہت سارے ثبوت وہ پہلے بھی اکٹھے کر چکے تھے،، پر ہر بار وہ ناکام ہو جاتے تھے اُسے پکڑوانے میں۔۔اب کی بار اگر وہ آفیشل کنسائنمنٹ پر ہوتے تو یقیناً اُنہیں کوئی بھی سخت فیصلہ کرنے سے روک دیتا۔۔پر اب وہ اپنے طور پر اِس مشن پر آئے تھے،، اور یقیناً اُنہیں اپنے انجام کی پرواہ ہر گز نہ تھی۔۔وہ اپنے دشمن کو سلاخوں کے پیچھے بھیجنے تک اب سکون کا سانس نہیں لے سکتے تھے۔۔

ریان بھی اُس کے بلوں میں گُھس کر اپنا وار کر آیا تھا،، اب وہ وطن واپس لوٹ آیا تھا،،

اسلحی اور منشیات کی کھیپ اُس تک پہنچادی گئی تھی،،اور بہت جلد اور بھی پہنچے والی تھی۔۔ریان نے اپلیکیشن بھیجی تھی اپنے کمانڈنگ آفیسر کو کہ کسی طرح لے ذی ڈان کو پکڑوایا جائے کیونکہ تمام تر ثبوت مکمل تھے،،جو اُسے نہیں مل پائی تھی،،وجہ یہ تھی کہ وہ ڈان بظاہر ایک نامور نیک نام سیاستدان تھا۔اُس پر ایسے ہاتھ نہیں اُٹھایا جا سکتا تھا،،کیونکہ الیکشن کے دن قریب تھے اور اُس نے ویسے ہی عدالت سے حفاظتی اقدامات کی استدعا کر رکھی تھی۔۔۔ریان کا یہی کہنا تھا کہ اگر آفیشلی اُسے کچھ نہیں کہا جا سکتا تو ان آفیشلی تو کر سکتے نا۔۔اُسے بالآخر اجازت مل گئی تھی۔۔اب اُن تینوں کو اُس تک پہنچنا تھا،،اور اُسے ختم کرنا تھا۔۔اگرچہ یہ پلینڈ نہیں تھا،،سب وقتی سیچوایشن کو دیکھ کر طے ہوا تھا۔۔

اُس نے ارحب اور عجلان کو کہا تھا کہ وہ دونوں اُس کے ساتھ مت آئیں،،وہ اکیلا جائے گا،کلائنٹ کے طور پر ہی۔۔پر ارحب اور عجلان ہرگز اُسے اکیلا بھیجنے پر راضی نہ تھے،،کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ڈان کو کچھ ہو یا نا ہو،،ریان کا اُس جگہ سے زندہ واپس آنا ناممکن تھا۔۔وہ دوست تھے،،وہ کیسے اپنے جگر کو آگ کے کنوئیں میں جھونک سکتے تھے۔۔۔

ریان نے ارحب کو صاف منع کر دیا تھا کیونکہ وہ ڈان سے بطور بزنس پارٹنر ملا ہوا تھا،،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کا وہاں ایسے اُن کے ساتھ جانا نا ممکن تھا، ہاں وہ باہر رہ کر اُن کو گائیڈ کر سکتا تھا۔۔ لے کے جانا تو وہ عجلان کو بھی نہیں چاہتا تھا،، پر منع بھی نہیں کر سکتا تھا،، کیونکہ وہ بضد تھا۔۔ اور یہ پہلا موقع تھا جہاں اُسے آن گراؤنڈ کام کرنے کا موقع ملنا تھا۔۔۔

¤¤¤

وہ تینوں پوری طرح تیار تھے،، ارحب آف گراؤنڈ رہ کر انہیں کور دینے کے لئے،، اور ریان اور عجلان جانے کے لئے۔۔۔ وہ اب میپس کھولے بیٹھے تھے،، عجلان بریفنگ دے رہا تھا،، اندر باہر نکلنے والے راستے،، آن ڈیوٹی گارڈز،، سی سی ٹی وی کیمرے،، اور باقی کی ضروری انفارمیشن۔۔۔ ریان ڈان کے رائٹ ہینڈ سے خفیہ ملاقات کی اپوائنمنٹ لے چکا تھا،، اور وہ عجلان کو بھی اُس سے بطور انویسٹر ہی ملوانا چاہتا تھا۔۔ ویسے بھی فارم ہاؤس پر سیکیورٹی بہت سخت تھی،، اتنی کہ کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا،، اور اب تو الیکشن کی وجہ سے اور بھی سخت تھی۔۔۔ وہ اپنے ساتھ کسی قسم کے ہتھیار نہیں لے جا سکتے تھے،، کیونکہ اُنہیں کئی چیک پوائنٹس سے گزرنا پڑتا تھا۔۔ بنا ہتھیار کے شیر کے مُنہ میں ہاتھ ڈالنے چلے تھے وہ،، گویا جان بوجھ کر مرنے چلے تھے۔۔

اے وطن تُو نے پُکارا تو لہو کھول اُٹھا

تیرے بیٹے، تیرے جانباز چلے آتے ہیں

ہم جو ریشم و کمخواب سے نازک تر ہیں

ہم جو آہن و فولاد سے ٹکراتے ہیں

ہم ہیں جو غیرت و ناموس پہ کٹ سکتے ہیں

ہم ہیں جو اپنی شرافت کی قسم کھاتے ہیں

ہم نے روندا ہے بیابانوں کو، صحراؤں کو

ہم جو بڑھتے ہیں تو بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں

ہم سے واقف ہیں یہ دریا، یہ سمندر، یہ پہاڑ

ہم نئے رنگ سے تاریخ کو دُہراتے ہیں

اے وطن تُو نے پُکارا تو لہو کھول اُٹھا

پلین فائنل تھا،، ہر ایک چیز طے تھی،، اب پیچھے ہٹنے کا کوئی راستہ نہیں تھا،، ہوتا تو بھی اُنہیں نہیں چاہیے تھا۔۔ ریان اپنے کمانڈنگ آفیسر کو اپنی پیش رفت کا بتا چکا تھا۔۔۔

اُس کے جنون کو دیکھتے ہوئے اُسے گرین سگنل مل گیا تھا۔۔بالآخر وہ دن آگیا جب اُسے اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہونا تھا۔۔وہ اور عجلان اپنے کور میں ریڈی تھے،،اور فارم ہاؤس کے لیے نکل گئے تھے،، سیکیورٹی کور بہت سخت تھا،،اور وہ بطور بزنس پارٹنرز وہاں ڈیل کریک کرنے جارہے تھے،،وہاں جاکر علم ہوا کہ وہاں اُس ڈان کے کافی قریبی لوگ بھی شامل تھے،،وہ سب جو اُس کے شریکِ جُرم تھے۔۔یعنی قدرت اُن پر بہت مہربان تھی،، سبھی دُشمن ایک ہی جگہ پر،ایک ہی وقت پر۔۔کاش کہ اُکے پاس کوئی بم ہوتا،،ایک ہی دھماکے میں یہ سب ختم ہوجاتا،،پر یہ کاش کب آسان ہوئے ہیں۔۔

¤¤¤

وہ اپنے ساتھ کوئی ہتھیار نہیں لے جاسکتے تھے،،یعنی اب دُشمن کے گھر گُھس کر اُسی کے ہتھیاروں سے اُسے مات دینی تھی،،جو کہ ظاہر ہے کہ آسان ہر گز نہیں تھا۔۔۔ محفل اپنے عروج پر تھی،،شراب وشباب کا دور چل رہا تھا،،بس نظر بچا کر اُنہیں وہاں موجود گارڈز سے اسلحہ لینا تھا،، عجلان اپنے فون پر جانے کیا کررہا تھا،،کچھ ہی دیر میں وہ وہاں کا سسٹم ہیک کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا،،ارحب نے اُس کا کافی کام آسان کر

دیا تھا،،اب وہ اُس سائڈ گیا تھا،،جہاں سے اُسے فارم ہاؤس کی بجلی منقطع کرنے میں زیادہ وقت نہ لگا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا سب ری سٹور ہونے میں کم سے کم بھی دس سے پندرہ منٹ لگیں گے،،اور بس یہی وہ ٹائم تھا جب وہ گارڈز سے پسٹلز لے چکے تھے،، لائٹ اور سسٹم ری سٹور ہوتے ہی عجلان نے ریان کو آل او کے کا سگنل دیا تھا۔۔۔

ڈیل فائنل ہو گئی تھی،،اور عجلان کی طبیعت کا بہانہ بنا کر وہ اب کچھ ہی دیر میں ایکسکیوز کر کے نکلنا چاہتے تھے،،اور جانے سے پہلے وہ ڈان کے گلے لگنا ہر گز نہ بھولا تھا،،اور یہی وہ وقت تھا،،جب اُس نے انمول کی دی فینس سرنج وہ دائیر.بلز ڈان کو انجیکٹ کی تھی۔۔بس فرق صرف اتنا تھا کہ سرنج زہر میں بجھی ہوئی تھی۔۔۔وہ فوراً ہڑابڑا کر ذرا پیچھے ہٹا تھا،،پر ظاہر ہے ایک دم کچھ سمجھ نہ پایا تھا۔۔وہ اب مُسکرا کر واپسی کے لئے لوٹ رہے تھے۔۔۔اِس سے پہلے کہ وہ وہاں سے نکل پاتے،،ایک جانب سے شور کی آواز آئی تھی،،جب ایک گارڈ نے دور تین گرے ہوئے گارڈز کو دیکھ لیا تھا،،وہ جان گئے تھے کہ اِن دس منٹ میں کچھ نہ کچھ ہوا تھا۔۔کہاں اور کیا؟یہی جاننا باقی تھا۔۔باہر جانے کے سارے راستے بند کر دیئے گئے تھے،،اور ہر جگہ،،ہر چپہ چھانا جارہا تھا،،

بظاہر تو سب نارمل ہی لگ رہا تھا۔۔پھر کیا؟

¤¤¤

اتنے میں ڈان لڑکھڑانے لگا تھا،،سب یہی سمجھے تھے کہ یہ نشے کی زیادتی کی وجہ سے ہے۔۔پر یہ کیا؟ تھوڑی ہی دیر میں باقی کے کافی بزنس ٹائیکونز بھی گرنے لگے تھے،، ایک دم کھلبلی مچ گئی تھی،،کوئی ادھر بھاگ رہا تھا تو کوئی اُدھر۔۔۔ریان نے عجلان کو سگنل دیا تھا،،اور عجلان ایک دم ریان کے ہاتھوں میں ڈھے گیا تھا،،اور ریان بھی لڑکھڑا رہا تھا۔۔اِس بھگدڑ نے اُن کا نکلنا آسان کر دیا تھا،،سب گارڈز صورتحال کو سمجھنے میں لگے ہوئے تھے،،ایسا کیسے ممکن تھا کہ سب پر ایک جتنا اور ایک جیسا اثر ہوا ہو نشے کا؟اب وہ اثر کس نشے کا تھا،،جب تک یہ پتا چلنا تھا تب تک کام ہو چکا ہونا تھا۔۔ خیر راستے میں آنے والی تھوڑی بہت مزاحمت کا اُنہوں نے بھرپور سامنا کیا تھا،،اور آخر وہ بھی وقت آن پہنچا تھا جب وہ باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے،،سی سی ٹی وی تو ویسے ہی اُن کے نکلنے سے پہلے ریان بند کر چکا تھا اور کچھ دور اُنہیں وہ پک کرنے آلریڈی کھڑا تھا۔۔

اور اُس اطمینان وسکون کا کوئی بدل ہو سکتا تھا کیا کہ وہ شیر کے مُنہ سے زندہ بچ کے نکلے تھے اُسے اُسی کے گھر مار کر۔۔اُن کے واپسی کے اگلے دو گھنٹوں میں اُنہیں لے ذی

ڈان کے ہوسپیٹلائز ہونے اور پھر مرنے کی اطلاع موصول ہو گئی تھی،، آج وہ مشن ایمپاسیبل اپنے اختتام کو پہنچا تھا،، مشن اکمپلیشڈ،، الحمدللہ،، وہ اپنے جوانوں کے خون کا حساب لے چکا تھا،، اگرچہ وہ ڈان کو زندہ پکڑوانے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا،، کیونکہ اُس کی پہنچ بہت اوپر تک تھی،، قانون کا سہارا ہی تو وہ لیتے آئے تھے پچھلے چھ سالوں سے،، پر ہر بار بُری طرح شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا تھا اُنہیں،، اور وہ قیمتی جوان جو اِس دوران اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے تھے اُن سب کا حساب آج ہو گیا تھا۔۔

¤¤¤

اُسے فوری طور پر رپورٹنگ کے لئے بُلا لیا گیا تھا،، ارحب اور عجلان کو اُس نے اس سب سے الگ رکھا تھا،، اُس نے کسی کو اپنے اس ان آفیشل کنسائنمنٹ کی ٹیم کا نہیں بتایا تھا۔۔ اب وہ اپنے افسران کے سامنے کھڑا تھا،، اور وہ اُس سے ڈیٹیلز لے رہے تھے۔۔ یہ سارا کام اتنی صفائی اور مہارت سے ہوا تھا کہ کسی کو کوئی نشان نہ ملا تھا،، باقی کے سبھی لوگ ٹھیک تھے،، اُن کے مشروب میں جو کچھ بھی ملایا گیا تھا،، اُس نے بس کچھ دیر کی بے ہوشی کے سوا اُنہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا تھا،، اور سارے گیسٹ کی چیکنگ کی گئی تھی،، کسی کے پاس ایسا کچھ نہ تھا،، پھر ایسے میں جب باہر سے کوئی آیا بھی نا تھا،،

یہ سب کیسے ہوا؟اُن دس منٹ نے سارا پانسہ پلٹ دیا تھا۔۔

اب وہ سرنج سمبٹ کروا رہا تھا،، جس نے ڈان کو موت کے فرشتے کے حوالے کر دیا تھا۔۔سچ ہے قدرت نے ہاتھی کو چیونٹی کے آگے کمزور کر دیا،،ایسے ہی ایک خالی سرنج معاشرے کے ایک بہت بڑے ناسور کو مٹانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔

آئی ایم سوپراؤڈ آف یو ایجنٹ آر۔۔تم نے واقعی ثابت کر دکھایا کہ تم ان ڈیفیٹیبل ہو۔۔اگرچہ ہم اُسے زندہ پکڑنا چاہتے تھے،،پر جتنا نقصان ہم اُٹھا چکے ہیں اُس کے بعد اِس سے بہتر اور بڑھ کر کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔تم نے جو کیا ہے وہ بلاشبہ قابلِ تحسین ہے۔۔پر اِس سب سے بڑھ کر مجھے اِس بات کی خوشی ہے کہ تم صحیح سلامت ہو۔۔ ہمیں تم پر فخر ہے،،جب تک تمہارے جیسے جوان ہمارے ساتھ ہیں،،اِس ملک کا دفاع ایسے ہی ناقابلِ تسخیر رہے گا۔۔۔

¤¤¤

باز پروں سے کب اُڑتا ہے

باز کا دل ہے جو اُڑتا ہے

تیز ہوا سے ڈرنا کیسا

دل ہے ایسے کب مڑتا ہے

ان کے اپنے کوئی نام نہیں

ایک نام پہ سارے پکے ہیں

ہر گھر میں ان کے رہتی ہیں

ایک مائیں جس کے بچے ہیں

جب رات اکیلی ہو آئی

یہ تب سورج کے ساتھ رہے

جب مشکل بھی ہو گھبرائی

اِن کے ہاتھوں میں ہاتھ رہے

یہ بندے مٹی کے بندے

یہ جھنڈے مٹی کے جھنڈے

یہ جائیں اُونچے تارے تک

چاند کے پار کنارے تک

¤¤¤

وہ سُرخرو لوٹا تھا،، اُسے کچھ کیسے ہو سکتا تھا،، جس کے پیچھے ڈھیروں دعائیں ہوں۔۔ جس وقت وہ واپس لوٹا تھا،، وہ اپنے یونیفارم میں تھا،، رپورٹنگ کے فوراً بعد وہ وہی آیا تھا،، فلیٹ کی چابی اُس کے پاس ہمیشہ سے ہوتی تھی،، سو بیل بجانے کی زحمت کبھی نہیں کی تھی۔۔۔اِس وقت بھی جب وہ اندر داخل ہوا تھا تو اُسے جائے نماز پر دعائیں کرتے پایا تھا۔۔ کیا اِس سے حسین کچھ اور ہو سکتا تھا؟ وہ چُپ چاپ آکر اُس کے سامنے بیٹھ گیا،، اُس نے دُعا مکمل کی اور ہمیشہ کے جیسے اُس کے چہرے پر پھونکا۔۔

یو لک سو جینٹل ان یور یونیفارم۔۔اٹ ریئلی سوٹ یو۔۔۔

You look so gentle in your uniform.. It really suits you..

دیکھو جیسا گیا تھا،، ویسے کا ویسا سامنے کھڑا ہوں،، انمول کی اُن نظروں میں پوچھ

سوال کا جواب دیا گیا تھا جو اُسے اوپر سے نیچے تک جانچ رہی تھی کہ وہ ٹھیک تو ہے نا؟ کہیں انجرڈ تو نہیں ہے۔۔۔

کام کیسا رہا؟ کامیاب لوٹے ہو؟

الحمدللہ،، میرے رب نے ایک بار پھر سے کامیاب ٹھہرایا ہے۔۔کام مکمل کر کے آیا ہوں،، اور بہترین۔۔۔

اینی کیوالیٹیز؟ اب وہ باقیوں کے لئے فکر مند تھی۔۔

Any casualties?

الحمدللہ غازی،، شہادت کے لئے ابھی اور جہاد باقی ہیں۔۔۔انمول میرے پاس تمہیں بتانے کو کچھ ہے۔۔

یو نووٹ،، آئی ڈڈ اٹ ود یور ماسٹر ویپن۔۔ یار اٹ ریئلی کلز۔۔۔

You know what,, I did it with your master weapon.. Yaar, it really kills..

ہاہاہاہاہاہا، یہ تو بتایا تھا میں نے،، انمول کا ویپن انمول کی طرح انمول ہے۔۔۔الحمدللہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ سب صحیح رہا۔۔اب وہ اپنے گلے سے ریان کی چین اُتار کر اُسے واپس پہنا رہی تھی،، یہ دراصل اُس کا آئی ڈینٹیٹی بیچ تھا،، جو وہ ہر مشن پر جانے سے پہلے اِسے دے کر جاتا تھا،، کیونکہ مشن کے دوران وہ ایک گمنام سپاہی ہوتا تھا۔۔۔ریان اپنی پی کیپ اُسے پہنا رہا تھا۔۔

یو لک سو بیوٹی فل مسز لیفٹیننٹ کرنل ریان۔۔۔

You look so beautiful Mrs. Lieutenant Colonel Rayaan..

ویٹ وٹ،،تتت۔۔ تم لیفٹیننٹ کرنل ہو گئے ہو،،اوئے ہوئے پروموشن۔۔ صد شکر کہ رب نے یہ دیکھنا نصیب کیا۔۔دعا ہے کہ دونوں جہانوں کی ساری کامیابیاں تمہارے نام ہوں۔۔۔

کیا ڈر، کیا وہم، کیا خوف اُسے

جس پشت پہ لاکھ دعائیں ہوں

وہ جن کے لہو میں بہتی وفا

پھر سامنے لاکھ بلائیں ہوں

جاتے جاتے بھی محفل سے

رُخ گلشن کا مہکاتے ہیں

ثابت قدموں پہ جو اپنے

وہ سچ ثابت ہو جاتے ہیں

آئے ہو جدھر سے بھی دُشمن

ہم تیز ہوا اُڑ جائیں گے

یہ ظلمت کے بادل سُن لیں

خالی واپس مڑ جائیں گے

کبھی پرچم میں لپٹے ہیں

کبھی ہم غازی ہوتے ہیں

جو ہو جاتی ہے ماں راضی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

توبیٹے راضی ہوتے ہیں۔۔۔

❤️ختم شدہ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین